

# تسہیل اخلاق صبری فی عرفان باری

مؤلف

عمدة السالکین حضرت

سید غلام حسین شاہؒ

چشتی صابری حیدر آبادی دکنی

تسہیل وترجمہ

پروفیسر حبیب اللہ چشتی صابری

# تسہیل اخلاقِ صابری فی عرفانِ باری

مؤلف

عمدۃ السالکین حضرت سید غلام حسین شاہ چشتی صابری حیدر آبادی دکنی

خلیفہ مجاز حضرت شاہ محمد ہاشم حسینی صابری سجادہ نشین حضرت سید معین الدین المعروف شاہ خاموش حیدر آبادی دکنی

تسہیل و ترجمہ

پروفیسر حبیب اللہ چشتی صابری

فاضل جامعہ محمدیہ غوثیہ پھرہ شریف (ایم اے عربی، اسلامیات)

کوئی صاحب بھی بلا اجازت قصہ طبع نہ فرمائیں۔

|                        |  |
|------------------------|--|
| نام کتاب .....         | تہیل اخلاق صابری فی عرفان باری               |
| مؤلف .....             | حضرت سید غلام حسین شاہ چشتی صابری خاموشی     |
| تہیل و ترجمہ .....     | پروفیسر حبیب اللہ چشتی صابری                 |
| با اہتمام .....        | سید عثمان وجاہت صابری                        |
| صفحات .....            | 128  |
| طبع اول .....          | ۱۳۴۸ھ (بمطابق 1929-30ء)                      |
| طبع ثانی .....         | ۱۴۳۰ھ (بمطابق 2009ء)                         |
| کمپوزنگ .....          | سید نعمان بن سلمان قادری                     |
| لے آؤٹ، ڈیزائننگ ..... | عامر حسین: مومن گرافکس (سرکلر روڈ، راولپنڈی) |
|                        | (0300-5368511, 0334-5368511)                 |
| ناشر .....             |  |

ہم ”اخلاقِ صابری فی عرفانِ باری“ کی طبع ثانی  
کو بصد عقیدت و احترام شیخ المشائخ حضرت  
سید معین الدین المعروف شاہ خاموش  
حیدر آبادی دکنی رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد  
قطب الاقطاب حضرت سید حافظ موسیٰ  
مانکپوری چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ کی نذر  
کرتے ہیں۔



## سوئے منزل

حامد اومصلیٰ: چند مہینے پیشتر مجھے میرے برادرِ مکرم جناب سید عثمان وجاہت کاظمی صابری نے حضرت خواجہ غلام حسین شاہ چشتی الصابری حیدر آبادی کی تصنیف لطیف ”اخلاق صابری فی عرفان باری“ عنایت فرمائی۔ یہ نسخہ ۱۳۴۸ھ میں طبع ہوا تھا۔ انہوں نے مجھے فرمایا کہ میں اس کتاب پر کوئی کام کروں تاکہ ایک عام قاری بھی اس بحرِ ذخار سے استفادہ کر سکے۔ میں نے جب اس کتاب کا مطالعہ کیا تو وہ علم تصوف و حقیقت کا ایک بحرِ بیکراں تھی۔ بلاشبہ بہت سے دریاؤں کو کوزے میں بند کر دیا گیا تھا۔ اور اس کتاب کی کوئی بھی خدمت میرے لئے سامانِ آخرت اور توشہِ عقبی تھی۔

چونکہ یہ کتاب تقریباً ایک صدی قبل لکھی گئی تھی اور ہر زمانے کا اسلوب اپنا ہوتا ہے۔ فی زمانہ عام قاری اس سے عموماً زیادہ استفادہ نہیں کر سکتا۔ لہذا میں نے اللہ تعالیٰ کی رحمت و کرم پر توکل کرتے ہوئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر رحمت پر اعتماد کرتے ہوئے اس کتاب کی تسہیل کا ارادہ کیا۔ میں نے جن طریقوں سے اس خدمت کو بجالانے کی کوشش کی ان کا خلاصہ یہ ہے۔

”اردو املاء کو موجودہ زمانے کے مطابق کیا مثلاً ”تھا“ کا لفظ ”تہا“

اور ”دیکھا“ کا لفظ ”دیکہا“ کی شکل میں لکھا تھا میں نے ایسے الفاظ موجودہ

طریق املاء کے مطابق لکھنے کی کوشش کی۔

مفہوم کو قطعاً تبدیل نہیں کیا گیا۔ یعنی ہاں کو نہیں اور نہیں کو ”ہاں“ نہیں

کیا گیا بلکہ صرف اس کی تسہیل و ترجمہ کی سعادت حاصل کی ہے۔

بعض فارسی اشعار کا ترجمہ نہیں کیا تھا شاید اس لئے کہ حضرت مؤلفؒ کے نزدیک ان کا ترجمہ واضح تھا اور محتاج بیاں نہ تھا۔ میں نے ان کا ترجمہ بھی کر دیا ہے کہ فی زمانہ اس کی ضرورت تھی۔

جملوں کی ترتیب کو اکثر بدل دیا ہے تاکہ عام قاری بھی اس سے استفادہ کر سکے مثلاً ایک جملہ یہ تھا ”جب نام لیتا ہے تو مسمیٰ کو ڈھونڈ چل طرف دریا کے کام نہیں چلتا ہے نہر سے“ ص ۳۴۔ میں نے اسے آساں کر کے یوں لکھ دیا ”جب تو اُس (اللہ) کا نام لے تو اُس کو تلاش کر۔ دریا کی طرف چل نہر سے کام نہیں چلتا“ اور یہی وہ اصل کام تھا جو عام قارئین کے لئے کرنا ضروری تھا۔ کتابت کی غلطیاں درست کی ہیں اور مشکل الفاظ کا ترجمہ کر کے لکھا ہے۔ مفہوم کو مزید واضح کرنے کے لئے حاشیہ پر اردو اشعار بھی درج کیے ہیں اور قرآن و سنت سے اشتہاد بھی کیا ہے۔

کتاب کی ثقاہت کو برقرار رکھنے کے لئے اصل کتاب کا عکس آخر میں دے دیا گیا ہے تاکہ قارئین کرام اصل کتاب بھی پڑھ سکیں۔ قارئین کرام سے التماس ہے کہ اس سلسلہ میں مجھے اپنی قیمتی آرا سے نوازیں تاکہ کتاب مزید بہتر ہو سکے اور حضرت خواجه غلام حسین چشتی الصابری خاموشی رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان سے ہم سب اپنے دامن مراد بھر سکیں۔

محتاج دعا

محمد حبیب اللہ چشتی صابری سعیدی

گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج

H-8، اسلام آباد

## چھوٹا منہ اور بڑی بات

تمام بڑائیاں اُس پروردگار کے لئے کہ جس نے انسان میں اپنی معرفت کا شوق جگایا اور ہم پر بے پناہ احسان فرماتے ہوئے ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں فرمایا۔ بے پناہ سلام اہلبیت اطہار پر کہ جن کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں سرداری عطا فرمائی۔ رب کی رضا کیں اور خوشنودی صحابہ کرام کو روا کہ جنہوں نے تابع فرمانی اور محبت کا حق ادا کیا۔ بے حد درجات بلند ہوں اولیائے کرام کے، جنہوں نے اپنے آپ کو فنا کر کے ذاتِ باری تعالیٰ کی معرفت حاصل کی اور پروردگار کا نام دنیا کے کونے کونے میں فروزاں کیا اور نبوت کا وارث ہونے کا حق ادا کیا۔

بے شک جس نے جو پایا خدا کی رضا سے پایا، جس کو جو بھی ملا خدا کی مرضی سے ملا، جس عارف نے حق کہا تو اُس ذاتِ باری تعالیٰ کی مرضی سے، جس نے تحریر کو تبلیغ کا ذریعہ بنایا تو اُس ذات کی مرضی سے۔ اور مجھ سانا تو اں جو یہ چند حرف لکھ رہا ہے تو اس میں بھی اُسی کی رضا ہے ورنہ انسان کسی قدر بھی کسی کام کی قدرت نہیں رکھتا۔

حضرت شاہ غلام حسین چشتی صابری حیدر آبادی خلیفہ مجاز حضرت شاہ محمد ہاشم حسین رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں جو کہ حضرت سید معین الدین المعروف شاہ خاموش رحمۃ اللہ علیہ کے برادر زادے اور سجادہ نشین ہوئے۔ آپ کا شجرہ طریقت کچھ یوں ہے حضرت شاہ غلام حسین صابری مرید و خلیفہ حضرت محمد شاہ ہاشم حسینی صابری مرید و خلیفہ حضرت سید معین الدین خاموش صابری مرید و خلیفہ حافظ موسیٰ مانکپوری صابری مرید و خلیفہ سید محمد اعظم روپڑی صابری مرید و خلیفہ سید محمد سالم روپڑی صابری مرید و خلیفہ حضرت سید محمد سعید المعروف میراں بھیکھ تک پہنچتا ہے اور یہ سب معروف ہے۔ حضرت شاہ غلام حسین چشتی صابری بہت اعلیٰ علمی ذوق رکھتے تھے اور آپ

کا کلام معرفت سے لبریز تھا۔ آپ نے یہ رسالہ اخلاق صابری فی عرفانِ باری لکھ کر طالعالبانِ حق اور ساکانِ راہ طریقت کے لیے ایسے موتی بکھیر دیئے ہیں کہ فی زمانہ جن کی مثال نہیں ملتی۔ خاص طور پر جو اسلوب آپ نے اختیار کیا وہ آپ ہی کا خاصہ ہے۔ ربِّ کریم کا احسان کہ اُس نے حضرت شاہ غلام حسین صاحبِ کُلو م معرفت سے سرفراز فرمایا اور ہم تک اُس کی جھلک اخلاقِ صابری فی عرفانِ باری کی صورت میں پہنچی۔

میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ اُس نے مجھے اس توفیق سے نوازا کہ میں اس نادر کتاب کو از سر نو بعد از تسہیل و ترجمہ طبع کروانے کا انتظام کر سکوں۔ مجھے کوئی شک نہیں کہ مجھ میں کوئی بھی بات اس قابل نہ تھی۔ یہ تو میرے ہادی و مرشد حضرت حاجی حافظ قمر الدین چشتی صابری مظہری خاموشی کی صحبت کا فیضان ہے۔ اے اللہ تو میرے مرشد کے درجات کو بہت اعلیٰ فرما۔ امین

اس کتاب کو طبع کروانے میں دو محرکات تھے۔ ایک تو از خود کتاب کے مضامین کا اعلیٰ ہونا اور دوسرا احسانِ مندی کا جذبہ کہ حضرت شاہ غلام حسین چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ نے 'حیاتِ مظہریہ' تالیف فرمائی۔ جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت سید مظہر علی شاہ صاحبِ میرٹھی خلیفہٗ مجاز حضرت شاہ خاموش حیدر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ لکھا گیا ہے۔ یہ کتاب حضرت صوفی اللہ دیا شاہ صاحبِ رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ و سجادہ نشین حضرت سید مظہر علی شاہ صاحبِ کے ایماء پر لکھی گئی تھی۔ خاندانِ صابریہ خاموشیہ مظہریہ کا ہر فرد اس تالیفِ حیاتِ مظہریہ پر حضرت شاہ غلام حسین چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ حیدر آبادی دکنی کا ممنون ہے۔

کتاب کی عبارات کا معیار اس قدر بلند تھا کہ مجھ سے کم علم اور کم ہمت کے بس کی بات نہ تھی۔ اپنے کرم فرما جناب پروفیسر حبیب اللہ چشتی صابری مدظلہ العالی سے گزارش کی جس کو انہوں نے قبول فرمایا اور ہم پر احسان فرماتے ہوئے کتاب کی اس قدر بہتر تسہیل فرمائی کہ مؤلف کا مزاج بھی قائم رہا اور تحریر آج کے قاری کے لئے قابلِ فہم بھی بن گئی۔ پروفیسر

صاحب حضرت حافظ موسیٰ مانپوری صابری رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ طریقت میں ہی شرف بیعت رکھتے ہیں۔ آپ کے شیخ حضرت غزالی زماں، رازی دوران حضرت مولانا سید احمد سعید کاظمی صابری رحمۃ اللہ علیہ ہوئے جن کا سلسلہ بیعت حضرت سید امانت علی امر وہوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز حضرت حافظ موسیٰ مانپوری رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔

پروفیسر صاحب کا تعلق سلاں والی سرگودھا سے ہے۔ آپ 1982ء سے 1990ء تک کے عرصہ میں جامعہ محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف میں پیر کرم شاہ صاحب الازہری چشتی نظامی کی نگاہوں سے فیضیاب ہوئے۔ اسی زمانہ طالب علمی میں 1985ء میں مولانا سید احمد سعید کاظمی صابری کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ نے پہلی کتاب دلائل التوحید لکھی جس پر حضرت پیر کرم شاہ صاحب الازہری نے مقدمہ تحریر فرمایا اور نہایت حوصلہ افزائی فرمائی۔ رب کی رضا شامل حال رہی اور آپ کے قلم سے اسباب زوال امت، قرآن یہود اور ہم، معارف درود و سلام، ختم نبوت دلائل و مسائل، شبیر ویزید، قرآن کا فلسفہ حیات، روح عبادت اور اسلام کے درخشاں پہلو بھی احاطہ تحریر میں آچکی ہیں۔ آپ پی ایچ ڈی کے امتحان میں کامیابی کے بعد ”مناسبات قرآن اور تفسیر نظم الدرر کا تحقیقی و تجلیلی جائزہ“ کے موضوع پر مقالہ لکھ رہے ہیں۔ آپ کی مزید خوش بختی یہ ہے کہ حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور نے اپنے وصال سے ایک برس قبل آپ کو روایت حدیث کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دو جہاں میں نیک نامی اور اس خدمت کی جزا عطا فرمائے (آمین) کہ ہم آپ کی خدمت کی جزا دینے سے قاصر ہیں۔

میں نہایت شکر گزار ہوں حضرت سید علی اکبر نظام الدین حسینی صابری حیدر آباد دکن، سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ خاموشؒ کا کہ جن کے تعلق اور محبت نے ہمیشہ مجھ عاجز کی ہمت بڑھائی اور رہنمائی بھی فرمائی۔ آپ نے ہماری درخواست کو قبول کرتے ہوئے اس کتاب کی طبع ثانی پر اپنے قیمتی کلمات نوازے جن پر میں اور پاکستان میں موجود سلسلہ صابریہ خاموشیہ کے تمام متعلقین شکر گزار اور ممنون ہیں۔ ہمارے لیے یہ نہایت پُرسرت بات ہے کہ حضرت

شاہ خاموش رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت سید مظہر علی شاہ صاحبؒ میرٹھی کی سجادگی (جو کہ حضرت پیر و مرشد حضرت حافظ قمر الدین چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ کے پاکستان تشریف لانے سے یہاں منتقل ہوئی) کا ایک بار پھر ظاہری تعلق بحال ہوا، یہ اور بات ہے کہ باطنی جدائی نہ کبھی تھی نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ محبتوں اور عقیدتوں کے یہ تعلق قائم رکھے۔ آمین۔

جو اصحاب اس کتاب کی طبع ثانی میں معاون رہے، احباب جو پروف ریڈنگ اور مشاورت میں شامل رہے، ان کا شکر گزار ہوں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ پروردگار ان بھائیوں کو دو جہاں کی بھلائیاں عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں صاحبزادہ مقصود احمد صابری صاحب جو حافظ فیض محمد صابری خاموشی رحمۃ اللہ علیہ (محبوب مرید حضرت شاہ غلام حسین صابری حیدر آبادیؒ) کے صاحبزادے ہیں، کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے اپنے والد کی چند نادر کتب میں سے ”اخلاق صابری فی عرفان باری“ ہمیں عطا فرمائی اور اس کی تسہیل و ترجمہ اور طباعت کی سعادت میں مختار کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ (آمین)

آخر میں رب کریم سے عرض گزار ہوں کہ اے اللہ جس نیک نیتی سے تیرے محبوب بندے غلام حسین صابری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کتاب طالبان حق کی رہنمائی کے لئے لکھی، ہم بھی اُسی نیت سے طبع ثانی کا اہتمام کرتے ہیں جو بے شک بغیر تیری توفیق کے ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مؤلف، معاونین طبع اول اور معاونین طبع ثانی کی زندگیوں میں خیر اور حال پر رحم فرمائے۔

عاجز: سید عثمان وجاہت صابری عفی عنہ  
یکے از غلامان حافظ قمر الدین چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ  
راولپنڈی: ۹ جون، 2009ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حق حق حق

## تاثرات

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء وخاتم

رساله وعلى اله وصحبه الاكرمين اجمعين اما بعد!

حضرت خواجہ غلام حسین شاہ صاحب صابری خاموشی حیدر آبادی رحمۃ اللہ علیہ،  
حضرت پیر دستگیر روشن ضمیر سید محمد شاہ ہاشمی حسینی المعروف محمد شاہ صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز  
کے معروف خلفاء میں سے تھے جنہوں نے سلسلہ صابریہ خاموشیہ کی اشاعت اور تعلیمات  
کے فروغ میں گرانقدر خدمات انجام دیئے۔ خصوصاً علاقہ پنجاب جو ہندوستان اور پاکستان  
کا مشترکہ علاقہ تھا، شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور میں مختلف کتابیں تصنیف و  
تالیف کیں جن میں یہ کتاب جس کا نام ”تسہیل اخلاق صابری فی عرفان باری“ خصوصیت  
کی حامل ہے۔ اس کتاب کو انہوں نے اپنے مریدین و خلفاء کی خواہش پر سلیس اردو زبان  
میں قلمبند کی تھی جو سلوک و معرفت اور اخلاق و پند و نصیحت سے معمور ہے جس سے طالب علم  
بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور اہل سلسلہ بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ صفحہ ۲۴ پر کمال نیک  
بخشی کی کتنی علامتیں ہیں؟ کے جواب میں تحریر کرتے ہیں۔

”دس علامتیں ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سچائی، دوسری مخلوق کے ساتھ  
انصاف، تیسری اپنے نفس کو تنبیہ کرنا، چوتھی علمائے باطن یعنی اولیائے کرام کی صحبت اختیار  
کرنا، پانچویں بزرگوں کی تعظیم، چھٹویں چھوٹوں پر شفقت کرنا، ساتویں دوستوں سے حسن

سلوک کرنا، آٹھویں دشمنوں کے ساتھ تحمل و بردباری کا برتاؤ کرنا، نویں درویشوں کی خدمت کرنا اور دسویں بے علم کو نصیحت کرنا۔“

اور صفحہ نمبر ۲۵ پر عبد ورب کے تعلقات و معاملات پر اس طرح اظہار خیال کرتے ہیں کہ:

”بندے کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ راحت و آرام کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ سے بندگی کے تعلق کو مستحکم کرنا چاہیے تاکہ سختی اور تنگی کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ بندے کی دستگیری فرمائے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اچھے حالات میں اللہ تعالیٰ کو بھول جائے اور سختی میں اسے یاد کرے۔ بلکہ انسان کو چاہیے کہ وہ آرام اور سختی دونوں زمانوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہے اور اس کی نعمتوں کا شکر بجالائے اور اپنی ہر حاجت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے ہی مانگے۔ اس لئے کہ اگر ساری دنیا تیری بہتری کے لئے کوشش کرے یا تجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے بغیر تجھے کوئی نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتے۔“

حضرت غلام حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند مولوی حافظ خواجہ شمس الدین مرحوم جنہیں میرے پڑدادا حضرت سید محمد شاہ اصغر حسینی صابری نور اللہ مرقدہ سے بیعت و خلافت حاصل تھی اور ان کے فرزند خواجہ محمد جلال الدین صاحب صابری مرحوم کو میرے دادا حضرت سید محمد شاہ صابر حسینی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت و خلافت حاصل تھی، اب جناب خواجہ محمد جلال الدین مرحوم کے دو فرزند ان مولوی خواجہ نظام الدین صابری، خواجہ فرید الدین حیدر آباد کن میں اپنے افراد خاندان کے ساتھ قیام پذیر ہیں۔ جنہیں میرے والد حضرت پیر و مرشد سید محمد شاہ قطب الدین حسینی صابری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا شرف حاصل ہے۔ ان دونوں فرزند ان کے علاوہ مرحوم جلال الدین صاحب صابری کی پانچ دختران بھی ہیں۔



جن کے اسماء صالحہ بیگم، طاہرہ بیگم عرف اسری سلطانہ (حال مقیم کراچی پاکستان)، سیدہ بیگم، ہاجرہ بیگم اور غوثیہ بیگم ہیں۔ ان تمام لڑکیوں کو بھی والدی حضرت سید شاہ محمد قطب الدین صابری علیہ الرحمۃ سے شرف بیعت حاصل ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ پروفیسر حبیب اللہ چشتی صابری کی یہ کوشش عند اللہ ماجور و مثاب ہو اور طالبان ہدایت کا ذریعہ کامیابی ہو آمین بحق طہ و یسین۔

سید شاہ علی اکبر نظام الدین حسینی صابری

مورخہ ۱۸ جمادی الاول ۱۴۳۰ھ

مطابق ۱۲ جون ۲۰۰۹ء

سجادہ نشین

درگاہ و خانقاہ حضرت شاہ خاموش قبلہ قدس سرہ العزیز

حیدرآباد دکن۔ انڈیا

امیر جامعہ نظامیہ حیدرآباد، دکن، انڈیا

## مختصر سوانح

# حضرت خواجہ سید غلام حسین شاہ صابری رحمۃ اللہ علیہ

(اقتباس: ”صابری انسائیکلو پیڈیا“ از صاحبزادہ مقصود احمد صابری)

تعارف ☆: مرشد لاٹانی، مقبول بارگاہِ رحمانی، محرم اسرار سبحانی، واقف اسرار رموز حقانی، حضرت خواجہ پیر سید غلام حسین شاہ چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ سادات حیدر آباد دکن کے عظیم روحانی چشم و چراغ ہیں۔ حیدر آباد دکن میں ہی آپ کی ولادت باسعادت ظہور پذیر ہوئی۔ گھر کے علمی اور روحانی ماحول میں آپ کی پرورش ہوئی۔ تمام علوم مروجہ سے فراغت کی سند پا کر خانقاہی نظام سے منسلک ہو گئے۔

آپ کے روئے تاباں پر بچپن سے ہی آثار ولایت نظر آتے تھے۔ خداوند کریم نے جس طرح ظاہری حسن کی دولت سے آپ کو نوازا ہوا تھا۔ اسی طرح باطنی حسن سے بھی مالا مال تھے۔

بیعت و خلافت ☆: آپ پیر دستگیر حضرت سید ہاشم حسینی شاہ محمد چشتی صابری حیدر آبادی دکنی علیہ الرحمۃ کے دست حق پر بیعت سے مشرف ہوئے پیر و مرشد نے سلوک کی تعلیم دی اور بعد از مجاہدات خلافت سے سرفراز فرمایا۔

آپ انتہائی درجہ کے نیک متقی صالح عابد و زاہد اور نیک نام تھے۔ تمام زندگی حصول علم کے متلاشی رہے اور نماز و ہجگا نہ کا خصوصی اہتمام فرماتے حتیٰ کہ کبھی تکبیر اولیٰ تک فوت نہ

ہونے دی۔ کثرت سے نوافل کا اہتمام فرماتے۔ آپ ہمہ وقت با وضو رہتے کبھی بھی  
 ماسوائے قضائے حاجت کے آپ کا وضو باطل نہ ہوا۔ ہر وقت یاد خدا اور تصور شیخ میں  
 مستغرق رہتے۔ خداوند کریم نے آپ کو ظاہر و باطنی حسن کی دولت سے مالا مال کیا ہوا تھا۔  
 جس کا اثر یہ ہوا کہ بہت سے غیر مسلم صرف آپ کا روئے تاباں دیکھ نہ صرف مشرف بہ  
 اسلام ہوئے بلکہ آپ کے دست حق پرست پر بیعت سے مشرف ہو کر عابد و زاہد کہلائے۔  
 سلوک کی تعلیم دینے کا آپ کو اس قدر ملکہ اور خاصہ تھا کہ عام آدمی بھی با آسانی آپ کی  
 بات اور اس سے نکلنے والے مقصد کو سمجھ جاتا اور یہی وجہ تھی آپ کے حلقہ ارادت میں داخل  
 ہونے والے حضرات بہت جلد اپنی منزل اور مقام کو پالیتے اور خدا رسیدہ ہو جاتے تھے۔  
 آپ کی تحریر و تقریر میں ایک عجیب تاثیر تھی کہ سننے والے کے دل میں اترتی جاتی اور تحریر کا  
 حال یہ کہ معمولی پڑھا لکھا بھی پڑھنے کے بعد بڑے پڑھے لکھوں سے گفتگو میں آگے نکل  
 جاتا تھا۔ اخلاق محمدی کا عملی نمونہ آپ کی ذات والا صفات تھی ایثار کا جذبہ آپ میں کوٹ  
 کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ دروازے پر آنے والے سائل کو کبھی نہ جھڑکا اور مانگنے والے کو اس کی  
 ضرورت سے زیادہ دیا کرتے تھے۔ آپ کی گفتگو میں اس قدر نرمی تھی آنے والا جب کوئی  
 تکلیف بیان کرتا یا اپنا کوئی مسئلہ پیش کرتا تو آپ اس کی بات کو پوری توجہ سے سنتے۔ ابھی  
 آپ اُس کو مکمل جواب بھی نہ دے پاتے تھے کہ آنے والا اس طرح محسوس کرتا کہ میرا مسئلہ  
 اور مشکل حل ہو چکی ہے۔ آپ کے پاس تمام مکاتیب فکر اور دیگر مذاہب کے لوگ فیض یاب  
 ہوتے تھے۔ آپ کا معمول تھا کہ سال بھر میں ایک مرتبہ اپنے عقیدت مندان اور بزرگان  
 کے ہاں عرس یا میلاد شریف کی محافل میں ضرور تشریف لے جاتے تھے۔ حیدر آباد کن میں  
 ہونے والی روحانی تقریبات کے علاوہ بالخصوص میرٹھ میں حضرت سید مظہر علی شاہ چشتی  
 صابر علیہ الرحمۃ، حضرت صوفی اللہ دیا شاہ صابر علیہ الرحمۃ اور حضرت صابر بخش علیہ  
 الرحمۃ کے آستانہ عالیہ دریا گنج نزد ہلی شہر کے علاوہ انبالہ مظفر نگر اور مشرقی پنجاب کی طرف

ضرورت شریف لے جاتے اور اس دوران اپنے بزرگان کے علاوہ دیگر اولیاء اللہ کے مزارات کی زیارت کرتے ان کے عرس کی محافل میں شریک ہوتے اور اپنے عقیدت مند ان کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ فرماتے اور پوری پوری رات ان کو ذکر جہر کا طریقہ بتاتے۔ آپ کے زمانے کے صوفیاء اپنے مریدین کو تربیت کے لئے آپ کی خدمت میں روانہ کرتے وہ اس لئے کہ آپ کا انداز تربیت انتہائی آسان اور عام فہم ہونے کے علاوہ اخلاق و عرفان سے مزین ہوتا تھا۔ آپ نے پوری زندگی کسی کا دل نہ دکھایا اگر کوئی عقیدت مند آپ کو نذر کے طور پر کچھ دیتا تو آپ اسے واپس لوٹا دیتے اور فرماتے اس پیسے سے کچھ سامان خرید کر اپنے بچوں کو میری طرف سے دے دینا۔ مجھ سے زیادہ ان کا حق تم پر ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ پیر کا کام مرید سے لینا نہیں بلکہ دینا ہے چونکہ مریدین بیچارے صبح سے شام محنت و مزدوری اپنے بال بچوں کے لئے کرتا ہے نہ کہ پیر کے لئے۔ اس لئے شیخ کو چاہیے کہ وہ مرید کے مال پر نظر نہ رکھے بلکہ اس کے حال پر نظر رکھے۔

حضرت قمر المشائخؒ کا آپ کو خراج تحسین ☆: راولپنڈی شہر کے عظیم روحانی پیشوا قمر المشائخؒ پیر طریقت الحاج حافظ قمر الدین چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۵-۱۶ ذی الحج ۱۹۹۹ء اکثر اپنی محافل اور مجالس میں آپ حضرت سید غلام حسین شاہ صاحب چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ بڑی محبت سے فرمایا کرتے۔ حالت یہ تھی کہ حضرت قمر المشائخؒ جب آپ کا اسم گرامی زبان پر لاتے تو آبدیدہ ہو جاتے تھے۔ حضرت قمر المشائخؒ فرماتے تھے کہ حضرت کا انداز گفتگو بہت پختہ اور علمی ہوتا تھا مگر باوجود اس کے عام آدمی با آسانی بات اور اس کے مقصد کو سمجھ جاتا تھا۔ آپ انتہائی درجہ کے خلیق و شفیق اور مہربان طبیعت کے مالک تھے۔ حضرت قمر المشائخؒ فرماتے ہیں کہ میرٹھ میں جب کبھی آپ اپنے پیر بھائی حضرت اللہ دیا شاہ علیہ الرحمۃ جو کہ میرے پیر و مرشد ہیں کہ پاس تشریف لاتے تو آپ مجھ پر خصوصی شفقت اور توجہ فرماتے اور پھر گردن و اوج میں جہاں کہیں بھی عرس

ود گیر محافل میں تشریف لے جاتے تو مجھ کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ آج کے دور میں حضرت جیسار ویش کوئی نظر ہی نہیں آتا۔

آپ کے خلفائے نامدار ☆: یوں تو آپ کے خلفاء کی تعداد بہت زیادہ ہے مگر راقم الحروف کو ابھی تک جن حضرات کے اسمائے گرامی ملے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ (نمبر ۱) حضرت خلیفہ جمیل احمد خان چشتی صابری امر وہوی محلہ بٹوال امر وہہ ضلع مراد آباد یوپی انڈیا۔ (نمبر ۲) خلیفہ وزیر علی چشتی صابری امر وہوی ضلع مراد آباد انڈیا۔ (نمبر ۳) خلیفہ حضرت سید ولی محمد شاہ علیہ الرحمۃ ساکن موضع پوٹھ ضلع میرٹھ۔ (نمبر ۴) حضرت صوفی عبد الحکیم چشتی صابری علیہ الرحمۃ جن کا مزار منڈی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ پاکستان میں مرجع خاص و عام ہے۔ (نمبر ۵) خلیفہ حضرت صوفی پیر سید عبد الحاق شاہ چشتی صابری علیہ الرحمۃ جن کا مزار گلانی پور شریف چک ۷۲ گ۔ ب فیصل آباد میں مرجع خاص و عام ہے۔ آپ کے قابل ذکر مریدین میں سے حافظ فیض محمد چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ ممتاز ہیں۔ جو دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے اور کئی صوفیا کے استاد تھے۔ تمام زندگی خدا کے گھر یعنی مسد اور قرآن پاک کی خدمت کی۔ رہائش حضرت حافظ قمر الدین چشتی صابری مظہری رحمۃ اللہ علیہ کی رہائش کے قریب تھی۔ تعلق بھی بہت قریبی تھا۔ جبھی تو حافظ فیض محمد صابری حضرت حافظ قمر الدین صابری علیہ الرحمۃ کے ہر عرس پاک کی تقریب میں شریک ہوتے۔ اللہ درجات بلند کرے۔

آپ کی علمی یادگاریں ☆: آپ کو شعر گوئی سے بھی شغف تھا۔ کئی غزلیات آپ کی والد صاحب کے ورثہ سے ملی ہیں۔ فقیر راقم الحروف کے پاس موجود ہیں آپ نے اپنے چچا مرشد حضرت خواجہ سید مظہر علی شاہ احمد صابری آبادی شمع میرٹھی علیہ الرحمۃ کی سوانح ایک کتاب تذکرۃ العارفین فی حیات مظہریہ بھی تحریر فرمائی۔

وصال با کمال ☆: وصال سے قبل آپ اپنے خلیفہ صوفی عبد الحکیم رحمۃ اللہ علیہ

کے گاؤں چوں شریف ضلع کرنال تشریف لائے ہوئے تھے۔ قبل از وصال حضرت میراں بھیکھ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری کو گئے۔ آپ کا وصال باکمال حضرت سید میراں شاہ علیہ الرحمتہ کے مزار سے واپسی پر چوں شریف ضلع کرنال جاتے ہوئے راستے میں مورخہ گیارہ ذالحجہ ۱۳۶۱ھ کو ہوا مزار شریف موضع چوں شریف ضلع کرنال میں مرجع خاص و عام ہے۔

تقسیم ہند کے بعد اگرچہ موضع چوں شریف کی آبادی میں صرف ہندو ہی رہتے ہیں مسلمانوں کا ایک بھی گھر موجود نہ ہے۔ مگر باوجود اس کے آپ کے مزار پر ہندو آپ کا عرس منعقد کرتے ہیں اور اپنی حاجات کے لئے آپ کے آستانہ پر حاضری دے کر مرادیں پاتے ہیں جس کا مشاہدہ حضرت صوفی عبدالکحیم صابری کے فرزند حضرت پیر غلام فرید صابری کر کے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ غلام حسین صابری حیدر آبادی دکن کے درجات کو اعلیٰ فرمائے۔ اور ان کی اولاد کو بھی سعادتِ دارین عطا فرمائے۔ (آمین)



حَقُّ

حَقُّ

حَقُّ

مقدمہ از مؤلف

حضرت غلام حسین شاہ چشتی صابری خاموش حیدر آبادیؒ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی  
حَبِیْبِهِ وَرَسُوْلِهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَجَمِیْعِ أَوْلِیَآءِ أَمَّتِهِ أَجْمَعِیْنَ۔

اما بعد حقیر سراپا تقصیر خواجہ غلام حسین شاہ چشتی صابری دکنی حیدر آبادی ارباب عقل  
ودانش کی خدمت میں عرض کناں ہے کہ ان دنوں اہل سلسلہ کے چند عقیدت مندوں مثلاً  
خواجہ محمد عبدالعزیز، خواجہ محمد عبدالغفور، خواجہ محمد فضل الہی روپڑی، محمد انوار الحق سنہلی اور جمیل  
احمد امرہوئی وغیرہم نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ اردو زبان میں کوئی ایسا عام فہم رسالہ لکھا  
جائے جو سلوک و معرفت، اخلاق اور پند و نصائح کا پیکر تمام ہو جس سے ہم طالب علم بھی  
فائدہ اٹھائیں اور علماء و فضلاء بھی استفادہ کریں۔ اگرچہ یہ عاجز ناخواندہ ہے۔ کچھ ایسا پڑھا  
لکھا نہیں ہے جو اس کام کو اچھی طرح انجام دے۔ لیکن مجبور ہو کر میں نے اپنے دینی  
بھائیوں کا دل رکھنے کے لئے، آئمہ دین متین مثلاً حضرت مولانا رام، حضرت سعدی، جامی،  
حسن سنجری، سید اشرف علی، عبدالفتاح مصنف کلید دانش اور حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہم کی  
تصنیفات اور ملفوظات سے استفادہ کر کے ایک حسین گلدستہ تیار کیا اور نام اس کا نام ”اخلاق

ایہ حضرت مؤلف رحمہ اللہ کا انکسار ہے کیونکہ

جو اعلیٰ ظرف ہوتے ہیں ہمیشہ جھک کے ملتے ہیں  
صراحی سرنگوں ہو کر بھرا کرتی ہے پیانہ



صابری فی عرفان باری“ رکھا۔ تاکہ طلب حق کے مسافر اس سے فائدہ حاصل کریں اور اخلاق و کردار کی تشکیل میں آسانی پیدا ہو سکے۔ اس رسالہ کو سوال و جواب کے اسلوب پر مرتب کیا گیا ہے تاکہ لوگ اس کی عبارات کو یاد کر کے دلجمعی کے ساتھ فائدہ حاصل کریں اور میں اصحاب علم و دانش سے متمسک ہوں کہ اس رسالہ کی تالیف و ترتیب میں کوئی سہو یا خطا پائیں تو اسکی اصلاح فرمادیں اور اگر اس تالیف کا کوئی حرف انھیں پسند آجائے تو اس کے مولف کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔<sup>۲</sup>

وما توفیقی الا باللہ العظیم علیہ توکلت و الیہ انیب

---

۲ ہمارا خوں بھی شامل ہے تزئین گلستاں میں  
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے

سوال: اللہ تعالیٰ سے کیا مانگنا چاہئے؟

جواب: اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کی ہی ذات اقدس کو مانگنا چاہئے اور دونوں جہانوں کی خیریت و عافیت مانگنی چاہیے۔

خواہم از تو خوبی ہر دوسرا      ورز تو خواہم خوبی ہر دوسرا  
ترجمہ: اے خدا میں تجھ سے دونوں جہان کی خوبیاں مانگتا ہوں۔ میرے پالنہار!  
میں تجھ سے تجھی کو مانگتا ہوں۔  
سوال: سلوک کیا ہے؟

جواب: احکام الہی کا بجالانا اور بندگان خدا پر شفقت کرنا۔  
ساکانِ راہ حق در امر او      یک زماں غافل نیند از جستجو  
ترجمہ: ساکانِ راہِ خدا اس کا امر بجالانے اور اس کی جستجو سے، ایک لمحہ بھی غافل نہیں ہیں۔

سوال: زندگی کیسے بسر کرنی چاہئے؟

جواب: خوشی سے اور کسی کو دکھ دیئے بغیر۔

باید چو برق خندہ زناں زیست در جہاں      نہ بچو ابر بر سر دنیا گریستن

۱۔ تجھ سے تجھی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات  
اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دعا کے بعد

۲۔ سب کے دل میں ہے جگہ تیری جو تو راضی ہوا  
مجھ پہ گویا اک زمانہ مہرباں ہو جائے گا

۳۔ وصل کے اسباب پیدا ہوں تیری تحریر سے  
دیکھنا کوئی دل نہ دکھ جائے تیری تقریر سے

ترجمہ: انسان کو دنیا میں بجلی کی طرح جینا چاہئے۔ بادل کی طرح روتے ہوئے زندگی بسر کرنا مردوں کا شیوہ نہیں۔

سوال: زندگی کس عمل میں گزارنی چاہیے؟

جواب: زندگی علم حاصل کرنے میں اور اس پر عمل کرنے میں بسر کرنی چاہئے<sup>۴</sup>

میا موز جز علم گر عاقلی کہ بے علم بودن بود غافل  
ترجمہ: اگر تو عقلمند ہے تو علم کے بغیر کچھ نہ سیکھ کہ بے علم رہنا غفلت میں رہنا ہے۔

سوال: علم سے کیا حاصل ہوتا ہے؟

جواب: علم حاصل کرنے والا اگر چھوٹا ہے تو بزرگ ہو جاتا ہے اور اگر فقیر ہو تو نوکر ہو جاتا ہے۔

علم ہچوزر باشد چونکہ شد کہنہ تازہ تر باشد  
ترجمہ: علم کا معاملہ سونے جیسا ہے وہ جتنا پرانا ہوتا جاتا ہے اتنا ہی تازہ ہوتا جاتا ہے۔

سوال: سیدھا راستہ کیسے معلوم ہوتا ہے؟

جواب: علم کی روشنی سے ہی انسان سیدھے راستے پر چل سکتا ہے۔

چو شمع از پئے علم باید گداخت کہ بے علم نتواں خدا را شناخت  
ترجمہ: انسان کو علم کی راہ میں شمع کی طرح پگھلنا چاہئے۔ کیونکہ علم کے بغیر تو آدمی اللہ تعالیٰ کی معرفت سے ہی محروم رہتا ہے۔

سوال: دنیا کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو چیز آخرت میں کام نہ آئے وہ دنیا ہے<sup>۵</sup>

---

|   |     |       |      |      |        |     |       |
|---|-----|-------|------|------|--------|-----|-------|
| ۴ | اس  | راہ   | میں  | مقام | بے     | محل | ہیں   |
|   | جو  | ٹھہرے | ذرا  | کچل  | گئے    |     | ہیں   |
| ۵ | اسے | ہم    | آخرت | کہتے | ہیں    | جو  | مشغول |
|   | خدا | سے    | جو   | کرے  | غافل   | اسے | دنیا  |
|   |     |       |      |      | سمجھتے | ہیں |       |

مولانا رومؒ فرماتے ہیں

چسپت دنیا از خدا غافل شدن نے قماش و فقرہ و فرزند و زن  
ترجمہ: دنیا کیا ہے؟ دنیا خدا سے غافل ہونے کا نام ہے۔ چاندی، سونا، مال و  
دولت، بیوی اور بچے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے غافل نہ کریں تو دنیا نہیں ہیں۔

سوال: راہِ سلوک کا زادِ راہ کیا ہے؟

جواب: اپنے نفس کو مغلوب اور عاجز کرنا ہی سالکینِ راہِ حق کا اصل سرمایہ ہے۔<sup>۱</sup>  
ہر کہ نفس خویش را مغلوب کرد آتش دوزخ برو گردید سرد  
ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو مغلوب کر لیا۔ اس پر دوزخ کی آگ ٹھنڈی ہو جائے گی۔

سوال: نفس کس طرح مغلوب ہوتا ہے؟

جواب: نفس اس کی مخالفت سے مغلوب ہوتا ہے

مراد ہر کہ بر آری مطیع امر شود خلاف نفس کہ فرماں چو یافت بیزار است  
ترجمہ: نفس کے علاوہ تو جس کی بھی مراد پوری کرے گا وہ تیرا فرمانبردار ہو جائے  
گا۔ یعنی نفس ایک ایسی چیز ہے تو اس کی جتنی بھی خواہشات پوری کرتا جائے گا وہ اتنا ہی  
سرکشی اختیار کرتا جائے گا۔ لہذا تو اس کی مخالفت ہی کیا کر، تاکہ وہ سرکش نہ بنے۔

سوال: عزت کس چیز سے زیادہ ہوتی ہے؟

جواب: کم بولنے سے۔

بہ پیرے رسیدم در اقصائے یونان بدو گفتم اے آنکہ با عقل و ہوشی  
بمردم چه بہتر بہر حال گفتا اگر راست پرسی خاموشی خاموشی  
ترجمہ: میں ملک یونان میں ایک بزرگ کے پاس گیا اور ان سے عرض کیا آپ

۱۔ ہر چند سبک رفت ہوئے بت شکنی میں  
ہم ہیں تو ابھی راہ میں ہیں سنگ گراں اور

صاحب عقل و دانش ہیں۔ آدمی کیلئے ہر حال میں کیا چیز بہتر ہے جسے وہ ہر حال میں اختیار کرے۔ انھوں نے فرمایا اگر تو سچ پوچھتا ہے تو وہ چیز خاموشی ہے۔ یعنی خاموشی اختیار کرنا چاہئے۔<sup>۷</sup>

سوال: سب سے زیادہ نیکی کس کے ساتھ کرنی چاہئے؟  
جواب: ماں اور باپ کے ساتھ، یعنی ماں اور باپ اس چیز کے مستحق ہیں کہ ان کے ساتھ سب سے بڑھ کر حسن سلوک کرنا چاہیے۔

جنت برضائے مادرِ انت تھا کہ رضائے ما درانت  
ترجمہ: جنت ماں باپ کی رضامندی پر ملتی ہے۔ قسم بخدا! ہماری رضامندی بھی اُسی میں ہے۔

سوال: برا سلوک کس سے کرنا چاہئے؟  
جواب: نفس کے ساتھ۔  
مکن نفس امارہ را پیروی کہ ناگاہ گرفتار دوزخ شوی  
ترجمہ: نفس امارہ کی کبھی پیروی نہ کر۔ اگر ایسا کیا، تو یکا یک دوزخ میں گرفتار ہو جائے گا۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی رضامندی کس چیز سے حاصل ہوتی ہے؟  
جواب: اول والدین کی خدمت کرنے سے۔ دوم اللہ تعالیٰ کے بندوں کی خدمت کرنے سے۔<sup>۸</sup>

|   |   |
|---|---|
| ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد  | ہر کہ خود را دید او محروم شد            |
| ۷ کہہ رہا ہے شور دریا سے سمندر کا سکوت                            | ۷ جتنا جس کا ظرف ہے اتنا ہی وہ خاموش ہے |
| ۸ یہی ہے ذوقِ عبادت کی انتہا ساغرِ غم حیات کے ماروں کا احترام کرو |   |

ترجمہ: جس نے خدمت کی وہی مخدوم ٹھہرا۔ اور جس نے اپنے کو دیکھا (یعنی مغرور ہوا) وہی مخروم ہوا۔

سوال: کونسی نیکی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟

جواب: وہ نیکی جو والدین، استاد، پیر و مرشد، قبیلہ، بیٹوں اور قرابتداروں سے کی جائے۔  
بخویشان خود نیک باش اے پسر کہ از اصل و فرع است ذوقِ شمر  
ترجمہ: بیٹا! اپنے قرابتداروں سے اچھا سلوک کر، کیونکہ پھل کی حلاوت جڑ اور شاخوں کی وجہ سے ہی ہوتی ہے۔

سوال: کون سی بدی اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے؟

جواب: وہ بددعا جو اپنی چھوٹی اولاد کے حق میں کی جاتی ہے۔

بددعائے والدین آید چو تیر ہر ہدف در حقِ طفلانِ صغیر  
ترجمہ: ماں باپ کی بددعا چھوٹے بچوں کو ایسے ہے جیسے تیر نشانے پر لگتا ہے۔ یعنی والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی اولاد کے لئے بددعا نہ کرے۔

سوال: سعادت مند کی نشانی کیا ہے؟

جواب: تین چیزیں سعادت مندی کی نشانی ہیں۔ ایک علم۔ دوسری سخاوت۔ تیسری خندہ روئی، یعنی مسکراتے چہرے والا اور صاحبِ اخلاق ہونا۔<sup>۹</sup>

نیک بختی را دلیل آید بداں روئے خوش و علم و سخاوت برکساں  
ترجمہ: تواں لے کہ خوش نصیبی کی پہچان یہی چیزیں ہیں۔ ہنس مکھ صورت، علم اور غریبوں پر سخاوت کرنا۔

سوال: سب سے اچھے کام کون سے ہیں؟

۹ یہ ذکرِ نیم شبی یہ مرا تبتے یہ سرور  
تیری خودی کے نگہاں نہیں تو کچھ بھی نہیں

جواب: علماء اور حکماء کی مجلس میں بیٹھنا اور ان کی صحبت سے فائدہ حاصل کرنا۔ عالم عالم ربانی ہی ہے۔ اور حکیم وہی ہے جو غریبوں کا علاج کرتا ہے۔

صحبت دانا چو عطر آمد بجا کن معطر زان مشام خویش را  
ترجمہ: دانا کی صحبت عطر کی طرح ہوتی ہے۔ اپنے مشام جاں کو اس سے معطر کر

سوال: مرد عارف اور حق شناس کو پہچاننے کی دلیل کیا ہے؟

جواب: مرد حق شناس وہی ہے جو کسی کا دل نہ دکھائے۔ حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں  
مباش در پئے آزار ہر چہ خواہی کن کہ در طریقت ماغیر ازیں گناہے نیست  
ترجمہ: کسی کو دکھ دینے کے در پئے نہ ہو، اس کے سوا جو تیرا جی چاہے کرتارہ ہماری  
طریقت میں اس کے سوا کوئی گناہ نہیں ہے۔<sup>۱</sup>

سوال: کسی کو دکھ نہ دینے کا ملکہ کیسے پیدا ہوتا ہے؟

جواب: اپنے آپ کو تمام مخلوق سے کم تر، بدتر اور عاجز جاننے سے۔  
تو خود را گماں بردہ پُر خرد انائے کہ پرشد دگر چوں پُر د  
ز دعوی پُری زان تہی میروی تہی آئی تا پُر معانی شوی  
ترجمہ: تو اپنے کو بہت عقلمند سمجھتا ہے۔ جو برتن پہلے ہی بھرا ہوا ہو دوبارہ کیسے بھرے گا؟ تو  
صرف دعویٰ سے بھرا ہوا ہے اس لئے خالی ہو کر آتا کہ معانی و معارف سے تیرا دامن مراد بھر سکے۔  
سوال: انسان میں فائدہ حاصل کرنے کی صفت کیسے پیدا ہو سکتی ہے؟

جواب: علماء و حکماء کی صحبت کی برکت سے

صحبت علماء مثالِ کیمیا زان مسِ اعمال تو گردد طلا  
ترجمہ: علماء کی صحبت کیمیا کی طرح ہے۔ اُس سے تیرے اعمال کا تانبا بھی سونا

---

۱۔ دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو  
ورنہ طاعت کیلئے کچھ کم نہ تھے کروہیاں

ہو جائے گا۔

سوال: فقیری میں کیا چیز اختیار کرنا چاہئے؟ یعنی فقیری سے مطلوب کیا ہونا چاہئے؟

جواب: صرف اور صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کی خوشنودی۔

درِ رضائے حضرت حق باش و دست و پامزن می شود قلاب محکم تر چوماہی می طپد  
ترجمہ: ہر وقت رضائے خداوندی کا طالب رہے۔ ہاتھ پاؤں مت مار یعنی بیقرار نہ ہو۔ جب مچھلی تڑپتی ہے تو جال کی کندھی اور زیادہ محکم ہو جاتی ہے۔

سوال: حق تعالیٰ کی عبادت کی طرف انسان کا دل کس طرح مائل ہو سکتا ہے؟

جواب: موت کو یاد رکھنے سے۔

غافل ز احتیاط نفس یک نفس مباح شاید ہماں نفس نفس واپسین بود  
ترجمہ: تیرا ایک سانس بھی یاد خدا سے غفلت میں نہ گزرے۔ شاید وہی سانس تیری زندگی کا آخری سانس ہو۔<sup>۱۱</sup>

سوال: دل کس چیز سے سیاہ ہو جاتا ہے؟

جواب: دنیا کی محبت سے۔

حبِ دنیا راس ہر عصیان بود ترکِ دنیا صیقل ایمان بود  
ترجمہ: دنیا کی محبت ہر گناہ کی سردار ہے۔<sup>۱۲</sup> دنیا سے منہ موڑنا ایمان کو جلا بخشتا ہے۔  
سوال: دل کی روشنی کس طرح حاصل ہوتی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے سے

---

۱۱ اگر بخشے زہے قسمت نہ بخشے تو شکایت کیا

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

۱۲ غافل تجھے گھڑیاں یہ دیتا ہے منادی

خالق نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

۱۳ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے ”حب الدنیا رأس کل خطیئة“ دنیا کی محبت ہر برائی کی بنیاد ہے۔



بذکرش ہر چہ بنی ور خروش است      ولے داند دیں معنی کہ گوش است  
ترجمہ: تو جس چیز کو بھی دیکھے وہی اللہ تعالیٰ کے ذکر کے شور میں ہے لیکن یہ راز وہی  
سمجھتا ہے جس کے پاس کان ہوں۔<sup>۱۴</sup>

سوال: دنیا میں کس طرح رہنا چاہیے؟  
جواب: اس مسافر کی طرح جو کسی سرائے میں رکتا ہے اور جب رات گزر جاتی ہے تو اپنی  
منزل کی طرف روانہ ہو جاتا ہے۔

جہاں چسٹ مثلِ سرائے دو در ازیں سو بیا وزاں سو گذر  
ترجمہ: دنیا اس سرائے کی طرح ہے جس کے دو دروازے ہوں ایک دروازے سے  
آئے اور دوسرے سے چلا جائے۔

سوال: مرد کو کون سی چیز جان سے بھی بڑھ کر محبوب ہے؟  
جواب: دین دار کو دین۔ اور بے دین کو درم یعنی روپیہ پیسہ۔  
بدیں اے فرو مایہ دنیا مخر جوئے خر بانجیل عیسیٰ مخر  
ترجمہ: اے کمینے! دین بیچ کے دنیا مت خرید۔ عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل کے بدلے  
گدھے کی لگام مت خرید۔<sup>۱۵</sup>

سوال: کسی انسان کی بھلائی یا برائی کیسے معلوم ہو سکتی ہے؟  
جواب: اس کی خصلت سے واقف ہو کر اور اس سے ملاقات کر کے۔  
شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں:

تواں شناخت بیک لحظہ از شائل مرد      کہ تا کجاش رسید است پایگاہ علوم

<sup>۱۴</sup> ارشاد باری تعالیٰ ہے: وان من شئ الا یسبح بحمده ولكن لا تفقهون تسبیحهم (القرآن)  
”ہر چیز اللہ تعالیٰ کی حمد سے اس کی تسبیح بیان کرتی ہے لیکن تم اس کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو۔“

<sup>۱۵</sup> دیں ہاتھ سے دیکر اگر آزاد ہو ملت  
ہے ایسی تجارت میں مسلمان کا خسارہ

ولے زباطش ایمن مباحث وغرہ مشو کہ خبث نفس نگرود بسالہا معلوم  
ترجمہ: کسی انسان کی خوبیاں کا علم ایک لحظہ میں ہو سکتا ہے کہ اس کے علم و دانش کی حد  
کیا ہے۔ لیکن کبھی بھی اس کے باطن سے بے فکر نہ ہو اور انسان شناسی پر نازاں نہ ہو کیونکہ  
نفس کی برائی برسوں میں بھی معلوم نہیں ہوتی۔<sup>۱۱</sup>

سوال: کون سی بات ہے جو سچ ہو لیکن جھوٹ نکلے؟

جواب: بڑھاپے میں جوانی کا جوش و جذبہ اور غربت آنے پر امیری کا سب غرور جھوٹ  
ثابت ہو جاتا ہے۔

مرد چو پیر شود حرص جواں میگردد زر چو از دست رود خطرہ جاں میگردد  
ترجمہ: آدمی جب بوڑھا ہوتا ہے۔ اسکی حرص جواں ہو جاتی ہے اور جب زر ہاتھ  
سے نکل جاں کا خطرہ ہوتا ہے۔

سوال: دوست کیسے پہچانا جاتا ہے؟

جواب: حاجت اور مشکل کے وقت ہی دوست اور دشمن پہچانے جاتے ہیں۔  
شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں

دوست شمار آنکے در نعمت زند لاف یاری و برادر خواندگی  
دوست آں باشد کہ گہر دوست دوست در پریشاں حالی و در ماندگی  
ترجمہ: جو اچھے حالات میں دوستی اور بھائی چارے کے لمبے چوڑے دعوے کرے  
اسے دوست نہ سمجھ۔ دوست تو وہ ہوتا ہے جو مجبوری اور پریشانی کے وقت دوست کا دست  
وبازو بنتا ہے۔

---

|     |      |       |        |      |       |       |
|-----|------|-------|--------|------|-------|-------|
| ۱۱  | بڑی  | باریک | ہیں    | واعظ | کی    | چالیں |
| لرز | جاتا | ہے    | آواز   | اذاں | سے    |       |
| حلہ | پیری | کے    | بوجھ   | سے   | تو    | نہیں  |
| میں | جھک  | کے    | دیکھتا | ہوں  | جوانی | کدھر  |
|     |      |       |        |      | گئی   | میں   |

سوال: ناخلف اور نالائق بیٹے کے مثال کیسی ہے؟  
 جواب: ناخلف بیٹا چھٹی انگلی کی طرح ہوتا ہے۔ اگر اسے کاٹیں تو درد ہوتا ہے اور نہ کاٹیں تو قبیح اور بھدی معلوم ہوتی ہے۔  
 ناخلف فرزند را انگشت ششم گفته اند گر بدارد عیب باشد و ربرد درد ہاست  
 ترجمہ: نالائق بیٹے کو چھٹی انگلی کہا جاتا ہے اگر نہ کاٹیں تو جسم عیب دار ہو جاتا ہے اور اگر کاٹیں تو درد ہوتا ہے۔

سوال: مقیم بہتر یا مسافر؟  
 جواب: مسافر جاری پانی کی طرح ہے اور مقیم ٹھہرے ہوئے پانی کے مشابہ<sup>۱۸</sup> ہے۔  
 مسافر چو آب رواں صاف تر مقیم است چو آب بستہ نشر  
 ترجمہ: مسافر آب رواں کی طرح صاف اور شفاف ہوتا ہے اور مقیم ٹھہرے ہوئے پانی کی طرح ہے۔

سوال: گناہوں کی دوا کیا ہے؟  
 جواب: ایسی توبہ کرنا جو اخلاص سے لبریز ہو<sup>۱۹</sup> جسے توبہ نصوحا (ایسی توبہ جس میں دوبارہ گناہ نہ کرنے کی نیت کی جائے) کہا جاتا ہے۔

توبہ آمد ہچو صابون گناہ صفائی دل از خدا پیوستہ خواہ  
 ترجمہ: توبہ گناہ کی میل کے لئے صابن کی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ دل کی صفائی کا سوال کیا کر۔

سوال: صاحب دولت کا کون سا عمل بہتر ہے؟

۱۸ عیش منزل ہے عمر زیبا محبت پہ حرام  
 سب مسافر ہیں بظاہر نظر آتے ہیں مقیم

۱۹ ہوئیں بارشیں کرم کی اسی وقت آسمان سے  
 جو لپٹ کے رو دیئے ہم تیرے آستان سے

جواب: محتاجوں کو کھانا کھانا اور مہمانوں کی خدمت میں مشغول رہنا۔

غریب آشنا باش و سیاح دوست کہ سیاح جلاب نام نکوست  
ترجمہ: غریب کا ساتھی اور مسافر کا دوست۔ کیونکہ مسافر نیکی کے نام کو لے جانے  
والا ہے۔ یعنی مسافر نیکی نامی کا سبب بنتا ہے۔

سوال: وہ کون سا شخص ہے کہ جہاں جائے لوگ اس سے محبت کرتے ہیں؟  
جواب: صاحبِ ادبؑ۔

چند روزے کہ دریں خانہ تن مہمانی باداد باش کہ خاصیت مہمانی ادب است  
ترجمہ: تو چند دن اس دنیا میں مہمان ہے۔ ادب سے رہو، کیونکہ ادب کے ساتھ  
رہنا ہی مہمان کے شایاں شان ہے۔

سوال: خواب بہتر ہے یا بیداری۔ یعنی سونا بہتر ہے یا جاگنا؟

جواب: ظالم کا سونا بہتر ہے اور عادل کا جاگنا۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں  
ظالمی راخفته دیدم نیمروز گفتم ایں فتنہ است خوابش بردہ بہ  
آنکہ خوابش بہتر از بیداری است آنچنان بہ زندگانی مردہ بہ  
ترجمہ: میں نے دوپہر کے وقت ایک ظالم کو سویا ہوا دیکھا۔ میں نے کہا یہ فتنہ ہے  
اس کا سوجانا ہی بہتر ہے۔ ایسی بری زندگی والے آدمی کا مرجانا ہی بہتر ہے۔

سوال: تمام اوراد سے بہتر ورد کون سا ہے؟

جواب: ہر دم اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔ اور موت کو کبھی نہ بھولے۔

ہر آں کہ غافل از حق یک زماں است در آں دم کافر است امانہاں است

|    |       |       |       |      |      |      |
|----|-------|-------|-------|------|------|------|
| ۲۰ | دور   | بیٹھا | غبار  | راہ  | سے   | نیر  |
|    | عشق   | بن    | ادب   | نہیں | آتا  |      |
|    | ادب   | پہلا  | قرینہ | ہے   | محبت | کے   |
|    | باداد | باصیب | بے    | ادب  | بے   | نصیب |

ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ کی یاد سے ایک لحظہ کیلئے بھی غافل ہے وہ اسی وقت کافر ہے۔ لیکن پوشیدہ ہے۔

سوال: رزق کیا ہے؟

جواب: جو کچھ تجھے ملے وہی رزق ہے۔

گر زمیں را بآسماں دوزی نشود جو زیادہ از روزی  
ترجمہ: اگر تو آسمان کو زمین سے بھی ملادے تو تیری روزی میں جو برابر بھی اضافہ نہیں ہوگا۔

سوال: وہ کون سا شخص ہے جس میں اگر سوعیب بھی ہوں تب بھی لوگ اسے نہیں پکڑتے؟

جواب: سخاوت کرنے والا اور کریم شخص۔

سخاوت مس عیب را کیمیا است سخاوت ہمہ عیب ہا را دوا است  
ترجمہ: سخاوت عیب کے تانبے کیلئے کیمیا ہے سخاوت تمام دردوں کی دوا ہے۔

سوال: کتنی چیزیں ہیں جو غم کو دور کرتی ہیں؟

جواب: دو چیزیں غم کو دور کرتی ہیں ایک دوسرے سے نرمی سے پیش آنا دوسری: مخلص دوست کی صورت دیکھنا۔<sup>۲۱</sup>

رفیق خوب کیمیا است چوں اکسیر در عالم بدست ہر کہ افتد کیمیا گرمیواں گفتن  
ترجمہ: اچھا دوست اس دنیا میں اکسیر کی طرح بہت ہی کم ملتا ہے جس شخص کو ایسا دوست ملے اسے کیمیا گر کہہ سکتے ہیں۔<sup>۲۲</sup>

۲۱ ان کے دیکھے سے جو آ جاتی ہے منہ پر رونق

وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

۲۲ اسی اقبال کی میں جبتو کرتا رہا برسوں

بڑی مدت کے بعد آخر یہ شاہیں زیر دام آیا

سوال: مرد عاقل کون ہے؟

جواب: وہ شخص جو دنیا کی مخالفت سے غمگین اور موافقت سے خوش نہ ہو۔

ز رنج و راحت گیتی مر نجا دل مشو خرم کہ آئین جہاں گاہے چنیں گاہے چنناں باشد  
ترجمہ: اس دنیا کے رنج و راحت سے آزرده ہونہ خوش۔ کہ اس دنیا کی روش کبھی کیسی  
ہے اور کبھی کیسی۔

سوال: عالی ہمت کون ہے؟

جواب: وہ شخص جو آخرت کی نعمت کو دنیا کی نعمت پر ترجیح دے۔<sup>۲۳</sup>

دلے کہ حور بہشتی رلود و یغما کرد کئی التفات کند بر بتان یغمانی  
ترجمہ: جس دل نے حوران بہشتی کو لوٹ لیا وہ دنیاوی بتوں کو طرف کب دیکھتا  
ہے۔<sup>۲۴</sup>

سوال: وہ کون سا مرض ہے کہ جس کے علاج سے ماہر طبیب بھی قاصر ہے؟

جواب: وہ حماقت اور بیوقوفی کا مرض ہے۔

خوئے بد در طبیعت کہ نشست نہ رود جذ بوقت مرگ از دست  
ترجمہ: بُری عادت جس کی طبیعت میں گھر کر جاتی ہے۔ وہ مرتے دم تک اس سے  
چھٹکارا نہیں پاسکتا۔ یعنی بری عادت اور بری خصلت کو بدلنا ناممکن ہو جاتا ہے۔<sup>۲۵</sup>

سوال: مرد اور عورت کے درمیان کیا فرق ہے؟

۲۳ توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے

یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

۲۴ تخت سکندری پر وہ تھوکتے نہیں ہیں

بستر لگا ہوا ہے جن کا تیری نگلی میں

۲۵ نہ ہو طبیعت ہی جن کی قابل وہ تربیت سے نہیں سنورتے

ہوا نہ سرسبز رہ کے پانی میں عکس سرو کنار جو کا

جواب: جو فرق آسمان سے زمین تک ہے یعنی جب تک آسمان سے پانی نہ بر سے زمین پر فضلیں نہیں اُگتیں..... یعنی مرد اور عورت ایک دوسرے کا مکملہ ہیں۔  
تخم از زمین خوب بزرگ و شمر رسد ضائع مکن بشورہ زمین تخم خویش را  
ترجمہ: اچھی زمین بچ کو بزرگ و شمر تک پہچا دیتی ہے۔ کھاری زمین میں اپنے بچ کو ضائع مت کر۔

سوال: کون سا ایسا عمل ہے جسے بجالانے سے انسان دنیا والوں سے امن پالیتا ہے؟  
جواب: دوستوں کے ساتھ مہربانی اور شفقت، دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک اور سخاوت۔

حافظ شیرازی فرماتے ہیں  
آسائش دو گیتی تفسیر ایں دو حرف است بادوستاں تلطف بادشمنان مدارا  
ترجمہ: دونوں جہان میں امن کا راز ان دو حرفوں میں پوشیدہ ہے۔ دوستوں کے ساتھ مہربانی اور دشمنوں کے ساتھ صلح اور تواضع۔

سوال: وہ کون سی چیزیں ہیں جو زندگی سے بہتر اور موت سے بھی بدتر ہے؟  
جواب: نیک نامی زندگی سے بہتر ہے اور موت سے بدتر بخل اور بدنامی ہے  
شرف ذات بجزو است و کرامت بسجود ہر کہ ایں ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود  
ترجمہ: انسان کی شرافت سخاوت سے ہے اور بزرگی سجدہ سے۔ یعنی نماز پڑھنے سے۔ جس شخص میں یہ دونوں چیزیں نہیں پائی جاتیں اس کی موت اسکی زندگی سے بہتر ہے۔

سوال: تمام کاموں میں سے بہتر کون سا کام ہے؟  
جواب: اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی  
فکر عقبی ہمیں کند دانا عاقبت کار با خداوند است

ترجمہ: غفلت صرف عاقبت کی فکر کرتا ہے کیونکہ سارا معاملہ اللہ تعالیٰ کے دستِ

قدرت میں ہے

سوال: جسم کی صحت کس عمل میں ہے؟

جواب: صحیح بھوک کے لگنے پر کھانا کھانا اور ابھی بھوک باقی ہو تو کھانے سے ہاتھ روک لینا۔

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں

بآنکہ در وجود طعام است حظ نفس رنج آور طعام کہ بیش از قدر بود  
گر گل شکر خوری بہ تکلف زیاں کند ورنان خشک دیر خوری گل شکر بود  
ترجمہ: باوجود اس کے کہ کھانے میں جسم کی لذت ہے۔ لیکن اگر کھانا بھی ایک حد  
سے زیادہ ہو تو بیماری کا سبب بن جاتا ہے۔ اگر غفلت بھی تکلف سے کھایا جائے تو نقصان کرتا  
ہے اور اگر خشک روٹی دیر سے کھائی جائے تو غفلت ہو جاتی ہے۔ (یعنی بھوک کے وقت خشک  
روٹی بھی غفلت سے معلوم ہوتی ہے)

سوال: دوست کون ہے؟

جواب: دوست وہ ہے جو لوگوں کے سامنے تیرے عیب کو چھپائے اور خوبیاں بیان  
کرائے اور تیرے سامنے تیری خوبیاں چھپائے اور عیب ظاہر کرے۔

ہر کہ عیب دیگران پیش تو آور دشمرد بیگماں عیب تو پیش دگراں خواہد برد  
ترجمہ: جو کوئی دوسروں کا عیب تیرے سامنے بیان کرے تو یقیناً جان کہ وہ تیرے  
عیب بھی دوسروں کے پاس بیاں کرے گا۔

سوال: انسان کو کون سا عمل لوگوں کا محبوب بناتا ہے؟

جواب: ہر کسی سے خندہ پیشانی سے ملنا اور سچا معاملہ کرنا

ز بخت روئے ترش پیش یار عزیز مرو کہ عیش بزونیز تلخ گردانی  
بحاجتہ کہ روی تازہ رو و خنداں رو فرد نہ بندو کار کشادہ پیشانی



ترجمہ: بد نصیبی سے پریشان ہو کر کسی دوست عزیز کے پاس مت جا۔ اس طرح تو اس کے عیش و راحت میں بھی تلخی گھول دے گا۔ تو خوش و خرم رہ اور ہنستا ہوا جا۔ کیونکہ کشادہ پیشانی والے اور ہنس مکھ انسانوں کے کام کبھی نہیں رُکے۔

سوال: دنیا کی نعمتوں میں سے کتنی چیزیں بہتر ہیں؟

جواب: وہ چار چیزیں ہیں۔ ایک حلال ذریعہ سے کمائی ہوئی روزی۔ دوسری نیک و صاحب جمال بیوی۔ تیسری صالح بیٹا اور چوتھی نیک نامی و سعادت مندی۔

سوال: توبہ جوانی میں بہتر ہے یا بڑھاپے میں؟

جواب: جوانی میں بہتر ہے کیونکہ بوڑھا آدمی توبہ کے سوا اور کچھ بھی کیا سکتا ہے۔<sup>۲۶</sup>

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں

موئے برتن ہمہ سفید شدہ بر سرت موئے یک سیاہ نماند  
اے حسن توبہ آں زماں کردی کہ ترا طاقت گناہ نہ ماند  
ترجمہ: تمام تن کے بال سفید ہو گئے۔ تیرے سر پر ایک بال کالا نہ رہا۔ اے حسن تو نے توبہ اس وقت کی جب کہ تجھ میں گناہ کرنے کی طاقت نہ رہی۔ جوانی میں توبہ کرنا بہت بہتر ہے۔

در جوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبری ست وقت پیری گرگ خالم می شود پرہیزگار  
ترجمہ: جوانی میں توبہ کرنا طریقہ پیغمبری ہے بڑھاپے کے وقت تو بھیڑیا بھی پرہیزگار  
ر بن جاتا ہے۔ یعنی جب بڑھاپے میں ایک درندہ بھی نفاہت اور کمزوری کے سبب شکار  
کرنے اور چیرنے پھاڑنے سے عاجز آ جاتا ہے تو مجبوراً صبر اختیار کر لیتا ہے۔ اس سے یہ نہ  
سمجھا جائے کہ بڑھاپے میں توبہ کرنا فضول ہے۔ میرے بھائی! جس وقت بھی اللہ تبارک و

---

۲۶ عمر ساری تو کئی عشق بتاں میں مومن  
آخری عمر میں کیا خاک مسلمان ہوں گے

تعالیٰ توبہ کی توفیق عنایت فرمادے۔ غنیمت ہے۔ وہ غفور الرحیم ہے اور فرماتا ہے۔ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ<sup>۲۸</sup> ”اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو“ توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔ ہر وقت توبہ لازم ہے۔

سوال: دوستی کے کتنے درجے ہیں یعنی دوستی کے کتنے حصے ہیں؟

جواب: دوستی کے چار درجے ہیں۔ درجہ اول یہ ہے کہ تو دوست کے گھر میں جائے اور تیرا دوست تیرے گھر آئے، دوسرا درجہ یہ ہے کہ دوست کو گھر بلا کر کھانا کھلائے اور اس کے گھر جا کر کھانا کھائے تیسرا درجہ یہ ہے کہ جب تو دوست سے کوئی چیز لیکر اسے واپس کرے تو وہ واپس نہیں لیتا۔ جب نوبت یہاں تک پہنچے تو جان لے کہ تجھے دوستی کے تین حصے مل گئے اور چوتھا درجہ یہ ہے کہ دوست تجھے اپنا راز بتائے اور تو اسے اپنے راز سے آگاہ کرے۔ جب اس طرح آپس میں ہم آہنگی اور یکجہتی پیدا ہو جائے تو سمجھ لو کہ دوستی کامل ہو گئی ہے۔

سوال: دوست کتنے قسم کے ہوتے ہیں؟

جواب: تین قسم کے۔ مولانا رحمہ فرماتے ہیں

دلایاراں سہ قسم اندا ربدانی      زبانی اندو خانی اندو جانی  
بنانی ناں بدہ از و ربدکن      تواضع کن بیاران زبانی  
دل یاران جانی رابدست آر      زبہرش جاں بدہ ارمیتوانی  
ترجمہ: اے دل! اگر تو جانے تو دوست تین قسم کے ہیں ایک زبانی، دوسرے نانی، تیسرے جانی، زبانی دوستوں سے تواضع سے پیش آ۔ جو دوست نانی ہیں انھیں روٹی دیکر گھر سے رخصت کر دے۔ اور جانی دوست کیلئے اگر ممکن ہو تو جان بھی دیدے۔

۲۸ موتی سمجھ کے شان کری می نے چن لے  
قطرے گرے جو میرے عرق انفعال کے

۲۸ القرآن الکریم: ۵۳/۳۹

سوال: بھائی بہتر ہے یا دوست؟

جواب: بھائی بشرطیکہ دوست بھی ہو۔

ہزار خولیش کہ بیگانہ از خدا باشد فدائے یک تن بیگانہ کہ از خدا آشنا باشد  
ترجمہ: ہزار رشتہ دار جو خدا سے بیگانہ ہو اس ایک بیگانہ پر صدقے جو (خدا) آشنا ہو۔ یعنی جو دوست خدا آشنا ہے وہی دوستی کے قابل ہے۔

سوال: کون سی چیزیں روزی کی وسعت میں رکاوٹ ہیں؟

جواب: چھ چیزیں روزی کی وسعت میں رکاوٹ ہیں۔ ایک کاہلی، دوسری عورتوں کی طرف ناجائز رغبت، تیسری دائمی بیماری، چوتھی وطن کی الفت، پانچویں ہمت کی کمی اور چھٹی خوف و ڈر۔

سوال: کمال نیک بختی کی کتنی علامتیں ہیں؟

جواب: دس علامتیں ہیں۔ ایک: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سچائی، دوسری: مخلوق کے ساتھ انصاف، تیسری: اپنے نفس کو تنبیہ کرنا، چوتھی: علمائے باطن یعنی اولیاء کرام کی صحبت اختیار کرنا، پانچویں: بزرگوں کی تعظیم کرنا، چھٹی: چھوٹوں پر شفقت کرنا۔ ساتویں: دوستوں سے حسن سلوک کرنا، آٹھویں: دشمنوں کے ساتھ تحمل و بردباری کا برتاؤ کرنا، نویں: درویشوں کی خدمت کرنا اور دسویں: بے علم کو نصیحت کرنا۔

سوال: محبت کسے کہتے ہیں؟

جواب: محبت وہ ہے جو نیکی سے زیادہ اور بُرائی سے کم نہیں ہوتی

زدوست دوست زنجبدہ پیچ تقصیرے اگر برنجد وگید کہ دوستم غلط است  
ترجمہ: دوست، دوست کی کسی تقصیر سے رنجیدہ نہیں ہوتا۔ اگر رنجیدہ ہو تو دوستی کا دعویٰ غلط ہے۔<sup>۲۹</sup>

۲۹ جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں  
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں

سوال: بندے کو اللہ تعالیٰ سے کس طرح کا معاملہ کرنا چاہیے؟

جواب: بندے کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کو ملحوظِ خاطر رکھنا چاہئے۔ راحت اور آرام کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ سے بندگی کے تعلق کو مستحکم کرنا چاہئے تاکہ سختی اور تنگی کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ بندے کی دستگیری فرمائے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اچھے حالات میں اللہ تعالیٰ کو بھول جائے اور سختی میں اسے یاد کرے۔ بلکہ انسان کو چاہئے کہ وہ آرام اور سختی کے دونوں زمانوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہے اور اس کی نعمتوں کا شکر بجالائے۔ اور اپنی ہر حاجت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے ہی مانگے۔ اس لئے کہ اگر ساری دنیا تیری بہتری کیلئے کوشش کرے یا تجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے بغیر تجھے کوئی نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں

گر گزندت رسد ز خلق      نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج  
از خداداں خلافِ دشمن و دوست      کہ دل ہر دو در تصرف اوست  
گرچہ تیر از کہاں ہمیں گزرد      ار کماندار بیند اہل خرد  
ترجمہ: اگر تجھے مخلوق سے کوئی دکھ پہنچے تو مغموم نہ ہو کہ مخلوق سے نہ راحت پہنچتی ہے نہ رنج، تو یہ جان لے کہ دوست اور دشمن کی مخالفت بھی صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کیونکہ دونوں کا دل صرف اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہے۔ اگرچہ تیر کمان سے نکلتا ہے مگر عقلمند کمان پکڑنے والے کو دیکھتا ہے۔

سوال: کلام کرنا بہتر ہے یا خاموش رہنا؟

جواب: خاموشی ہر حال میں بہتر ہے۔ کیونکہ بات کرنے میں ایک فائدہ ہے اور خاموشی رہنے میں دس فوائد ہیں لیکن جو بات کہ بے یادِ خدا کہی جائے۔ لہو و لعب ہے۔

اور جو خاموشی صفاتِ الہی کی معرفت سے خالی ہو سہو ہے۔

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں

اگرچہ پیشِ خردمند خاموشی ادب است      بوقتِ مصلحت آں بہ کہ درخنِ کوشی  
دو چیز تیرہ عقل است دمِ فروستن      بوقتِ گفتن و گفتنِ بوقتِ خاموشی  
ترجمہ: اگرچہ عقل مند کے نزدیک خاموشی ادب ہے۔ کہ مصلحت کے وقت بات  
کرنے کی کوشش کرنا بہتر ہے کہ دو چیزیں عقل کیلئے تاریکی ہیں۔ بولنے کے وقت چپ رہنا  
اور چپ رہنے کے وقت بولنا۔

سوال: درویشی بہتر ہے یا تو نگری بہتر ہے؟

جواب: تو نگری اس وقت بہتر ہے جب صاحبِ مال درویشوں کی خدمت کرے، اللہ  
تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر بجالائے، مال کو اس کے مستحق لوگوں تک پہنچائے، ہر کام  
میں خدا سے ڈرے اور تکبر و غرور سے بچا رہے۔ ہاں درویشی اس سے بھی  
بدرجہ بہتر ہے۔

گر غنی زر بدامن افشاند      تا نظر در ثواب او نہ کنی  
از بزرگاں شنیدہ ام بسیار      صبر درویش بہ زبذل غنی  
ترجمہ: اگر غنی اپنے دامن سے زر جھٹک دے اور اس کے فائدے پر ذرا نظر نہ  
کرے تو میں نے بہت سے بزرگوں سے سنا ہے کہ فقیر کا صبر غنی کی بخشش سے بہتر ہوتا ہے۔  
سوال: فقیر کون ہے؟

جواب: وہ جو دنیا کے مال کا لالچ نہ کرے۔ اگر کوئی اُسے دے تو رد نہ کرے اور جب لے  
تو جمع نہ کرے۔

چیز یکہ بے سوال رسد دادہ خدا است      آں را تو رد کن فرستادہ خدا است  
ترجمہ: جو چیز بغیر سوال کئے تجھے ملے اسے رد نہ کر کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ نے بھیجی ہے۔

سوال: اسلام کیا ہے؟

جواب: لغت میں اسلام کا معنی گردن جھکانا ہے اور اصطلاح میں اللہ رب العزت کی اطاعت کرنا اور فرمانبرداری کرنا اور اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ انسان ہر کسی کو اپنے سے خوش رکھے اور کبھی کسی کا دل نہ دکھائے۔<sup>۱۲</sup>

سوال: ایمان کیا ہے؟

جواب: لغت میں ایمان کا مطلب اپنے آپ کو عذاب سے روکنا اور بے فکر کرنا ہے اور اصطلاح میں زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا ہے، اپنے آپ کو اللہ رب العزت کے حضور تمام عیبوں سے سلامت رکھنا اور اسکی غیبی امداد کا منتظر رہنا ہے اور اس میں بھی اشارہ اس طرف ہے کہ انسان اپنے آپ سے سب کو راضی اور خوش رکھے اور اس کے بہتر شعبے میں اور سب کی اصل اور سب سے افضل کلمہ طیبہ ہے اور سب سے چھوٹا راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔<sup>۱۳</sup>

سوال: ایمان کی کتنی صفات ہیں؟

جواب: چھ ہیں۔ اول: اللہ تعالیٰ کو وحدہ لا شریک ماننا۔ دوم: اس کے فرشتوں کو برحق سمجھنا، سوم: اس کی کتابوں کو سچا ماننا، چہارم: تمام پیغمبروں کو برحق ماننا۔ پنجم: قیامت پر یقین رکھنا کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب دینا ہے اور ششم: یہ سمجھنا کہ نیکی اور بدی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لیکن اللہ تعالیٰ بندے کے نیک کام کرنے سے خوش ہوتا اور گناہ کرنے سے ناراض ہوتا ہے۔

بیروں زگور لاف کرامت چہ میزنی ایماں اگر بگور برسی آں کرامت است

۱۲۔ یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے  
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا

۱۳۔ یہ اس حدیث پاک کی طرف اشارہ ہے (الایمان بضع وسبعون و بضع وستون شعبة افضلها قول لا اله الا الله وادناها امانة الاذى عن الطريق) ریاض الصالحین: ص ۲۴۶۔ کتاب الادب۔ وہ ایمان کے ساٹھ یا ستر کے اوپر کچھ شعبے ہیں سب سے افضل لا اله الا الله کہنا اور سب سے کم راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔

ترجمہ: قبر سے باہر کرامتوں کی کیا شہنشاہی بگھارتا ہے۔ اگر قبر میں ایمان سلامت لے جائے تو یہی کرامت ہے۔

سوال: کتنی چیزیں یاد رکھنے کے قابل ہیں؟

جواب: وہ چار چیزیں۔ اوّل: موت، دوم: وہ احسان جو کسی دوسرے شخص نے تجھ پر کیا ہے، سوم: زندگی کے تجربات اور چہارم: نصیحت کرنے والے کی نصیحت۔

سوال: کتنی چیزوں کا بھول جانا بہتر ہے؟

جواب: تین چیزوں کا۔ اوّل اپنی ہستی کا، دوم وہ احسان جو تو نے کسی پر کیا ہے، سوم اس برائی کو جو کسی نے تیرے ساتھ کی ہے۔

سوال: کس چیز کا دینا بہتر ہے اور کس کا نہ دینا؟ کھانا کسی چیز کا بہتر ہے اور کس کا نہ کھانا؟

جواب:

ازدادہ چہ بہتر است گفتا کہ طعام نادادہ چہ بہتر است گفتا کہ دشنام از خوردہ چہ بہتر است گفتا کہ غضب ناخوردہ چہ بہتر است گفتا کہ حرام ترجمہ: کہا کہ کس چیز کا دینا بہتر ہے، کہا کہ طعام۔ کہا کہ کس چیز کا نہ دینا بہتر ہے کہا گالی۔ کہا کہ کس چیز کا کھانا بہتر ہے کہا کہ غصہ۔ کہا کہ کس چیز کا نہ کھانا بہتر ہے کہا حرام کا۔ سوال: عبادت کس بات سے بارگاہِ الہی میں مقبول ہوتی ہے؟

جواب: ظاہری اور باطنی طہارت سے۔

تایاری طہارت ظاہر باطن نیز حق کند طاہر

ترجمہ: جب تو ظاہری طہارت حاصل کر لے گا تو خدا تیرے باطن کو بھی پاک کر دے گا۔

سوال: طہارت ظاہری کیا ہے؟

---

۳۲ مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

جواب: انسان کا جسم اور لباس صاف ہو اور جائے نماز نجاست خفیفہ اور غلیظہ سے بھی پاک ہو اور نجاست حقیقی اور حکمی سے بھی۔

طہارت چو جوشن خود بود اے جواں نبرد سلاح عزایل آں  
ترجمہ: اے نو جوان! طہارت زرہ کی طرح ہے۔ جسے عزایل (شیطان) کا ہتھیار بھی نہیں کاٹ سکتا۔

سوال: طہارت باطنی کیا ہے؟

جواب: دل کو حسد، حرص، بخل و عداوت، کینہ، کبر اور ریا سے بچانا۔ غصہ، غیبت اور غرور سے پاک و صاف کرنا اور اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے معمور کرنا، تاکہ باطن کی روشنی دل کے آئینے میں ظاہر ہو۔

خواہی کہ دل تو بشود آئینہ دہ چیز بیروں کن زدروں سینہ  
بغض و حسد و حرص و ریا و غیبت بخل و حقہ و کبر و دغا و کینہ  
ترجمہ: اگر تو چاہے کہ تیرا دل آئینہ ہو جائے تو اپنے سینہ سے دس چیزوں باہر نکال دے بغض، حسد، حرص، ریا، غیبت، بخل، عداوت، کبر، غضب اور کینہ۔

سوال: انسان کی طبیعت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: تین قسمیں ہیں۔ اول: عاقل۔ دوم: نیم عاقل اور سوم: جاہل۔

سوال: عاقل کون ہے؟

جواب: عاقل وہ جو کوئی بھی کام کرنے سے پہلے اُسکے انجام پر غور کرے اور جو بات کرے سوچ سمجھ کر کرے تاکہ بعد میں پچھتا نہ پڑے۔

اول اندیش آنگہی گفتار پایہ پیش آمد است و پس دیوار

ترجمہ: پہلے سوچ بعد میں کلام کر۔ پہلے بنیاد رکھتے ہیں پھر دیوار اٹھاتے ہیں۔

سوال: نیم عاقل کون ہے؟



جواب: جو اگر کسی کام کے وقت مہلک خطرات میں گھر جائے تو اپنے آپ کو پیچھے نہ ہٹائے اور حکیمانہ تدبیروں سے اُس سے نجات نہ پائے تو پریشان نہ ہو۔  
 مشکلے نیست کہ آسان نشود مرد باید کہ براساں نشود  
 ترجمہ: ایسی کوئی مشکل نہیں جو آسان نہ ہو اور آدمی کو چاہیے کہ گھبرائے نہیں۔

سوال: جاہل کون ہے؟

جواب: جاہل وہ ہے جو صرف کوئی خطرہ دیکھ کر ہی گھبرا جائے اور پراگندگی اور پریشانی کی وجہ سے اُس سے نجات نہ پاسکے اور پریشان و رسوا ہو جائے۔  
 آنچہ دانا کند کند ناداں لیک بعد از قبول رسوائی  
 ترجمہ: جو کچھ عقل مند کرتا ہے وہی نادان کرتا ہے لیکن نادان پریشانی اور رسوائی اٹھانے کے بعد کرتا ہے۔

سوال: عقل کی کتنی نشانیاں ہیں؟

جواب: چار چیزیں عقل مندی کی نشانیاں ہیں۔ اول اپنے دشمنوں کو دوست بنائے۔  
 دوستی را ہزار شخص کم است دشمنی را یکے بود بسیار  
 ترجمہ: دوستی کے لئے ہزار شخص بھی کم ہیں اور دشمنی کے لئے ایک بھی بہت ہے۔ عقل مندی دوسری نشانی یہ ہے کہ وہ جاہلوں کے شر سے ہمیشہ بچتا رہے یعنی اُس سے ڈرتا ہے۔

ز جاہل گریزندہ چوں تیر باش نبا میخندہ چوں شکر شیر باش  
 ترجمہ: تیر کی طرح جاہل سے بھاگ اور اس سے کبھی بھی شیر و شکر ہو کر ملاقات نہ کر۔ عقل مندی تیسری نشانی یہ ہے کہ وہ فاسق و فاجر کی نصیحت سے بھی اپنی اصلاح کرے۔

مولانا روم فرماتے ہیں

گرچہ دانی کہ نشوند بگوی ہرچہ دانی تو از نصیحت و پند  
 زود بینی سفینہ ناداں را بدو پا اوفتادہ اندر بند  
 دست بردست میزند کہ در لیج تشبہم حدیث دانشمند  
 ترجمہ: اگرچہ تو جانتا ہے کہ وہ نہیں سنتا مگر جو کچھ تو جانتا ہے انھیں پند و نصیحت کرتا  
 رہ، تو بہت جلد دیکھے گا کہ نادان کمینہ قید خانے میں الٹا لٹکا ہوا ہوگا۔ ہاتھ پر ہاتھ مارتا ہوگا کہ  
 افسوس میں نے عقل مند کی بات نہیں سنی۔  
 عقل مند کی چوتھی نشانی یہ ہے کہ وہ قضائے الہی پر راضی رہتا ہے اور کبھی بھی دل  
 تنگ نہیں کرتا۔

چور وی نگر دد خدنگ قضا سپر نیست مر بند راجز رضا  
 ترجمہ: جب قضا کا تیر کبھی بھی قضا نہیں ہوتا تو پھر بندے کے پاس سوائے رضا کے  
 اور کوئی سپر ہے۔

سوال: کوئی چیز انسان کے سب سے زیادہ نزدیک ہے؟  
 جواب: موت۔ کہ انسان جتنا اس سے دور بھاگتا ہے وہ اتنی ہی نزدیک ہوتی جاتی ہے۔  
 موئے سفید از اجل آرد پیام پشت خم از مرگ برساند سلام  
 ترجمہ: سفید بال موت کا پیغام لاتے ہیں۔ پیٹھ کا خم موت کا سلام پہنچاتا ہے۔

سوال: کون سی چیز انسان سے سب سے زیادہ دُور ہے؟  
 جواب: حصول مراد۔ کہ اگرچہ آدمی اسے حاصل کرنے میں اس کے نزدیک ہوتا  
 جاتا ہے۔ لیکن مشیت الہی کے سبب اس کا مقصد اسی طرح زیادہ دور دکھائی  
 دیتا ہے۔

قفل تقدیر بہ تدبیر کسے وانکند ورنہ در ز فلک اہل خرد بسیار اند  
 ترجمہ: تقدیر کے قفل کو تدبیر سے کوئی نہیں کھولتا۔ ورنہ آسمان کے نیچے اہل خرد بہت

ہیں۔

سوال: انسان کو جو دس چیز سے ہے؟

جواب: انسان اپنی اصل کے اعتبار سے مٹی سے ہے اور اسکی خوراک و پوشاک بھی اسی سے ہے آخر اس نے مٹی میں ہی جانا ہے۔<sup>۳۳</sup>

اے برادر چو عاقبت خاک است خاک شو پیش از آنکہ خاک شوی  
ترجمہ: اے بھائی! جب ہمارا انجام خاک ہے تو خاک ہونے سے پہلے ہی خاک ہو جا۔  
سوال: گل یعنی مٹی کیا چیز ہے؟

جواب: مٹی انسان کے عناصر اربعہ یعنی خاک، پانی، آگ اور ہوا میں سے ایک ہے اور ان عناصر کی اصل آسمانوں سے ہے اور آسمانوں کا وجود فطرت یعنی عقل اول سے ہے اس کو عقل احمدی، قلم، ام الکتاب اور مغلول اول بھی کہتے ہیں اور یہ بمنزلہ دانہ ہے۔ عالم علوی یعنی آسمان اور عالم سفلی یعنی زمین درخت کی مانند ہیں اور مولید ثلاثہ یعنی جمادات، نباتات اور حیوانات اس کے پتے، شگوفے، کلیاں اور پھول ہیں اور انسان اس درخت کا پھل ہے۔<sup>۳۴</sup>

|                             |                             |
|-----------------------------|-----------------------------|
| توانائے کہ در یک طرفۃ العین | زکاف و نون پارید آورد کونین |
| چوقافِ قدرتش دم بر قلم زد   | ہزاراں نقش بر لوح عدم زد    |
| ازاں دم گشت پیدا جملہ عالم  | وزاں شد ہویدا جان آدم       |
| چو خود را دیدیک شخص معین    | تفکر کرد تا خود ہستم من     |

۳۳ ارشاد باری تعالیٰ ہے (منہا خلقنکم و فیہا نعیدکم و منہا نخرجکم تارۃ اخری) القرآن الکریم: ۵۵/۲۰۔ ہم نے تمہیں اسی زمین سے پیدا کیا، ہم تمہیں اسی میں واپس لوٹائیں گے اور ایک مرتبہ پھر اسی میں سے نکالیں گے۔

۳۴ نہ تو زمیں کیلئے ہے نہ آسمان کیلئے  
جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کیلئے

ترجمہ: قدرت والے نے ایک پلک جھپکتے میں کاف و نون یعنی کن سے دو جہاں کو پیدا فرمایا۔ جب اس کے قدرت کے قاف نے قلم کو اشارہ فرمایا تو لوحِ عدم پر ہزاروں نقش ظاہر ہو گئے۔ اسی وقت سب جہاں پیدا ہو گئے۔ اسی وقت جانِ آدم ظاہر ہوئی جب ایک شخص اپنی جان کی طرف دیکھے تو یہ سوچتا ہے کہ میں کون ہوں؟<sup>۳۵</sup>

سوال: انسان کو نور الہی کیوں نہیں کہتے؟

جواب: فرق مراتب کے اعتبار سے۔ اگرچہ انسان بھی ایک نور ہے۔ لیکن خاکی کے نام سے مشہور ہوا۔

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی  
ترجمہ: وجود کی وجہ سے ہر مقام کا اپنا ایک حکم ہے۔ اگر تو مراتب کو ملحوظ خاطر نہ رکھے گا تو زندیق ہو جائے گا۔

سوال: کیا یہ پیکر خاکی اپنے آپ کو نور بنا سکتا ہے؟

جواب: ہاں۔ عبادت و ریاضت کی قوت سے عروج کے سب پر دے ہٹ جائیں گے اور قوتِ ملکی اس کے قوائے تور و حانی میں پیدا ہو جائے گی اور انسان اپنی اصل کی طرف لوٹے گا اور خاکی کثافت کی تاریکیاں نور ایمانی سے منور ہو جائیں گی۔ اس طرح حیوانی صفات، انسانی صفات کے قالب میں ڈھلیں گی اور انسانی صفات، ملکی صفات سے تبدیل ہو کر پانی کے اس بلبے کی طرح ہو جائیں گی جو دریائے وحدت کے کنارے تہا پڑا ہو۔ اور پھر وہ اپنے آپ کو دریا سے ملا کے فنا کر دے اور جب وہی قطرہ حقیقت کے دریا سے ملے گا تو نور علیٰ نور ہو جائے گا۔<sup>۳۶</sup>

۳۵ حیراں ہے بویں کہ میں آیا کدھر سے ہوں

رومی یہ سوچتا ہے کہ جاؤں کدھر کو میں

۳۶ عشرت قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا

تاچند کہ باہر زہ گرد مردم گردی    تا روشن و پُر فضا چو انجم گردی  
 چیزے تو نہ گم نیست کرامی طلبی    ز نہار بخود کوش کہ خود گم کردی  
 ترجمہ: تو کب تک بیہودگی میں آدمیوں کے گرد پھرتا رہے گا۔ تاکہ تو پُر فضا  
 ستاروں کی مانند روشن ہو جائے۔ کوئی چیز تجھ سے گم نہیں ہے تو کس چیز کی تلاش میں  
 سرگرداں ہے۔ اپنے آپ کو تلاش کریں یہاں تک کہ تو خود گم ہو جائے۔<sup>۲۸</sup>

سوال: اتصال کا مقام کب حاصل ہوتا ہے؟

جواب: اپنی ذات کو فنا کرنے سے جس وقت تو گم ہوا اُسی وقت باقی ہوا  
 تو دراو گم شو وصال این است و بس    تو مباح اصلاً کمال این است و بس  
 ترجمہ: تو ذات حق میں گم ہو جا۔ بس یہی وصال ہے، تو اپنا آپ تک مٹا دے بس  
 یہی کمال ہے۔

سوال: مومن کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو ہمیشہ خدا تعالیٰ سے راضی رہے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو اپنے آپ سے راضی رکھے۔  
 نمی گویم کہ از دنیا جدا باش    بہر کارے کہ باشی با خدا باش  
 ترجمہ: میں نہیں کہتا کہ تو دنیا سے الگ ہو جا، جو بھی کام کر تیرے دل کی سوئی اللہ کی  
 طرف لگی رہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کون سی چیز میں ہے؟

جواب: معرفتِ ذات<sup>۲۹</sup> میں اور ہمہ تن اُس کی طرف متوجہ رہنے میں۔

۲۷ عشق بتاں سے ہاتھ اٹھا اپنے خدا میں ڈوب جا

نقش و نگار دیر میں خوں جگر نہ کر تلف

۲۸ کبھی اپنا بھی نظارہ کیا ہے تو نے اے مجنوں

کہ لیلیٰ کی طرح تو خود بھی ہے محل نشینوں میں

۲۹ اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی

تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

دمبدم دم راغنیمت داں و هدم شو بدم واقف دم باش و دم رادمبدم بیجا بدم  
ترجمہ: دمبدم جو تیری سانس آتی جاتی ہے۔ اسے غنیمت جان اور اپنے ہر سانس کی  
قدر کر۔ ہر سانس پر چوکنا رہ کہ تیرا کوئی بھی سانس یاد خدا کے بغیر نہ ہو۔ ہر وقت شغل پاس  
انفاس کر یعنی تیرا ہر سانس ذکر الہی کا ذریعہ بنے۔

سوال: روح کو جسم کے ساتھ کیا مناسب ہے؟

جواب: جو نسبت سوار کو گھوڑے کے ساتھ ہوتی ہے اور گھوڑے کو سوار کے ساتھ۔

ہمیں میروت عیسیٰ از لاغری تو در بند آئی کہ خر پروری  
ترجمہ: یونہی مر رہا ہے۔ تیرا عیسیٰ (روح) کمزور ہے۔ اور تو گدھے کی پرورش میں  
لگا ہوا ہے۔ یعنی تیری جان مثل عیسیٰ کے ہے اور تیرا تن گدھے کی طرح ہے۔ تیری جان  
بے یاد خدا کمزور ہو رہی ہے اور تو تن کی پرورش میں لگا ہوا ہے جو گدھے کی طرح ہے۔

سوال: بہترین انسانی صفات کیا ہیں؟

جواب:

سخاوت عبادت شجاعت عدالت بانسان بود بہترین صفتہا  
ترجمہ: سخاوت۔ عبادت۔ شجاعت اور عدالت بہترین انسانی صفات ہیں۔

سوال: انسان کی بدترین صفات کیا ہیں؟

جواب:

بخل و کین است و ظلم و غفلت داں بدترین صفات در انسان  
ترجمہ: بخل، کینہ، ظلم اور یاد خدا و احکامات الہی سے غفلت بدترین انسانی صفات

ہیں۔

---

میں سبق پھر شجاعت کا، عدالت کا، سخاوت  
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

سوال: دانا لوگوں نے کتنی باتوں کی وصیت کی ہے؟

جواب: وہ دس چیزیں ہیں۔ پہلی یہ کہ ہوا و ہوس کو چھوڑ کر قناعت اختیار کی جائے۔ دوسری یہ کہ نعمت کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور مشکل کے وقت صبر کا دامن نہ چھوڑے کیونکہ شکر سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے<sup>۱</sup> اور صبر سے فراخی نصیب ہوتی ہے۔ تیسری یہ کہ مصیبت کے وقت اپنے دل کو مضبوط رکھے<sup>۲</sup>۔ چوتھی یہ کہ کسی بھی کام کو چھوٹا اور حقیر نہ جانا جائے کیونکہ وہی جب بڑا ہوگا تو باکمال ہو جائے گا۔ پانچویں یہ کہ مخلص دوستوں کی تربیت سے کبھی غافل نہ ہو۔ چھٹی یہ کہ اپنے دوستوں کو اتنا قوی نہ کرو کہ اگر وہ تمہارے دشمن ہو جائیں اور تم پر غالب آ جائیں اور کسی بھی وقت ان سے اتنی محبت نہ کر کہ اگر اس میں کچھ کمی ہو جائے تو وہ دشمن ہو جائیں۔ ساتویں یہ کہ کبھی بھی فضول بات نہ کر۔ آٹھویں یہ کہ انسان جتنا بھی تندرست، قوی اور توانا ہو کبھی بھی زندگی کا بھروسہ نہ کرے۔ نویں یہ کہ مرض جتنا بھی مہلک ہو، نا اُمید ہو کر کبھی علاج بند نہ کرے اور دسویں یہ کہ دنیا کو مصیبت اور بلا سمجھ کر اسے کبھی بھی اپنے اوپر سوار نہ کرے۔

اگر دنیا نباشد درد مندیم وگر باشد بمہرش پائے بندیم  
بلائے زیں جہاں آشوب تر نیست کہ رنج خاطر است ارست ورنیست  
ترجمہ: اگر دنیا نہ ہو تو ہم درد مند ہیں۔ اور اگر ہو تو اس کی محبت میں گرفتار ہیں۔ کوئی چیز دنیا میں اس سے زیادہ سخت نہیں۔ اگر یہ ہو تو پھر بھی تکلیف ہے اور اگر نہ ہو تو پھر بھی تکلیف ہے۔

۱۴ ارشاد باری تعالیٰ ہے (لئن شکرتکم لازیدنکم) القرآن الکریم: ۴/۱۴ ”اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں لازماً تمہیں زیادہ دوں گا“

۴۲ مصائب میں مسکرا میری عادت ہے  
مجھے ناکامیوں پر اشک برسانا نہیں آتا

سوال: دوستی کی کتنی علامتیں ہیں؟

جواب: چار علامتیں ہیں پہلی یہ کہ دوست ملاقات سے تنگ دل نہ ہو، دوسری یہ کہ جدائی میں بھول نہ جائے، تیسری یہ کہ اچھے برے حالات میں ساتھ دے اور چوتھی یہ کہ حاضر و غائب میں ایک جیسا رہے۔ یعنی جیسا منہ پر کہے ویسا ہی عدم موجودگی میں کہے۔

سوال: حماقت کی کتنی علامتیں ہیں؟

جواب: آٹھ ہیں۔ پہلی: بن بٹائے کسی کے دسترخوان پر بیٹھنا، دوسری: مہمان ہو کہ میزبان پہ حکم چلانا، تیسری: اپنے دشمنوں سے نیکی کی توقع رکھنا، چوتھی: نالائقوں سے احسان کی امید رکھنا، پانچویں: جب دو آدمی مصروف گفتگو ہوں تو خواہ مخواہ اپنے آپ کو ان میں شامل کرنا، چھٹی: حکماء اور بزرگوں کا مذاق اڑانا، ساتویں: ایسی جگہ پر بیٹھنا جو بیٹھنے کے قابل نہ ہو اور آٹھویں: زیادہ بولنا اور بغیر ضرورت کے باتیں شروع کر دینا۔

سوال: ایمان کی سلامتی کس چیز میں ہے؟

جواب: دینداری، تقویٰ، تحمل، ریاضت، صبر، شکر اور عبادت میں۔

با خدا اگر بت تراشی کعبہ ات سنگ آورد بے خدا اگر کعبہ سازی بت تو ننگ آورد ترجمہ: اللہ کی محبت میں (بالفرض) اگر تو بت بنائے تو کعبہ تجھے پتھر لاکے دے گا اور بغیر محبت الہی کے اگر تو کعبہ بھی بنائے تو بت تجھ سے شرم کریں گے<sup>۳۳</sup>۔ یہ شعر عارف صاحب طریقت کا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ خدا کی محبت میں اگر بت بھی بنائے گا تو کعبہ تجھے پتھر لا کر دے گا یعنی تیرا وہ کام قبول ہو گا چونکہ تیری نظر اللہ تعالیٰ پر ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی محبت

---

۳۳ اگر ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی  
نہ ہو تو مرد مسلمان بھی کافر و زندیق



کے بغیر، ریا و غود سے کعبہ یعنی مسجد وغیرہ بھی بنائے گا۔ تو وہ تیرے لئے بُت ہے یعنی بُت بھی تجھ سے شرم کریں گے اور تجھ سے بھاگیں گے<sup>۴۴</sup> یعنی وہ نیکی قبول نہ ہوگی۔

سوال: مال کی سلامتی کس چیز میں ہے؟

جواب: قرابت داروں، حق داروں اور محتاجوں کے حقوق ادا کرنے سے، اپنی صفائی کا خیال رکھنے اور بچوں کی زیب و زینت کرنے سے۔

زکوٰۃ مال بدرگن کہ فضلہ زر را چو باغبان بدر و بیشتر دہد انگور ترجمہ: مال کی زکوٰۃ نکال کیونکہ جب باغبان انگور کے زائد پتوں کو کاٹتا ہے تو انگور اور بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ ایسے ہی زکوٰۃ دینے سے مال میں زیادتی اور ترقی ہوتی ہے۔

سوال: تن کی سلامتی کس چیز پر ہے؟

جواب: بھوک اور شکم سیری کو اعتدال پر رکھنے سے، حرکت و سکون اور نیند و بیداری کو معتدل رکھنے سے۔

تقدّر ہر سکوں راحت بود بنگر تفاوت را دویدن، رفتن، ایستادن، نشستن، حفتن و مردن ترجمہ: ہر کام ایک اندازے سے راحت ہے۔ اس فرق کو ملحوظ خاطر رکھ۔ دوڑنا، چلنا، کھڑا ہونا، بیٹھنا، سونا اور مرنا۔ الغرض ہر کام ایک اعتدال سے ہی اچھا ہوتا ہے۔

سوال: کتنی چیزیں آدمی کی ہمت کو پست کرتی ہیں؟

جواب: وہ چار چیزیں ہیں۔ اول: دشمن، دوم: قرضہ، سوم: نالائق بیٹا اور چہارم: بد خصلت بیوی۔

سوال: مکینہ پن کی کتنی علامتیں ہیں؟

جواب: چار علامتیں ہیں۔ پہلی: یہ کہ اپنے سے زیادہ عقل مند سے بحث و مقابلہ کرنا۔

---

<sup>۴۴</sup> جو میں سر بسجود ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا تیرا دل تو ہے ضم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

دوسری: نا تجربہ کار پر اعتماد کرنا، تیسری: عورتوں کی چالبازیوں سے بے فکر رہنا اور چوتھی: لڑکوں کی صحبت اختیار کرنا۔

سوال: غفلت کی علامت کیا ہے؟

جواب: آخرت کی نعمت کو اس دنیا سے بہتر سمجھنا اور پھر دین کو دنیا کے بدلہ میں بیچ ڈالنا۔ موت سے غافل ہو کر اپنی زندگی پر مغرور رہنا۔ یقین تو اس بات کا رکھنا کہ رازق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور پھر بھر وسہ اپنے دست و بازو کا کرنا۔<sup>۴۵</sup>

فراموشی نکر د ایزد در اں حال کہ بودی نطفہ مدفون و مدہوش  
روانت داد و عقل و طبع و ادراک جمال و نطق و رائی و فکر و ہوش  
دہ انگشت مرکب کردہ بر کف دو بازویت مرتب کردہ بردوش  
چہ می پنداری اے ناچیز ہمت کہ خواہد کردنت روزی فراموش

ترجمہ: تجھے اللہ تعالیٰ نے اس وقت بھی فراموش نہ کیا جب تو مدہوش اور ایک نطفہ مدفون تھا۔ اس نے تجھے جان دی۔ عقل، طبیعت، ادراک اور حسنِ تکلم دیا، ہوش و حواس دیئے تیری ہتھیلی پہ دس انگلیاں بنا دیں۔ تیرے کاندھے پہ دو بازو لگا دیئے۔ اے کم ہمت انسان! کیا تیرا خدا تجھے روزی دینے میں بھول جائے گا؟

سوال: مرد کے لئے بہترین زیب و زینت کیا ہے؟

جواب: مرد کو چاہے کہ ہر صبح کو آئینہ میں اپنی شکل دیکھے۔ اگر اپنی صورت اچھی لگے تو سیرت کو بھی نیک کرے تاکہ صورت اور سیرت دونوں نیک ہو جائیں<sup>۴۶</sup>۔ اور اگر اپنے آپ کو بد صورت دیکھے تو سیرت کو نیک کرے تاکہ اس میں دونوں برائیاں

۴۵ بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نو میدی

مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

۴۶ سیرت نہ ہو تو عارض و رخسار سب غلط

خوشبو اڑی تو پھول فقط رنگ رہ گیا

جمع نہ ہو جائیں۔

واہ چہ خوش است مصرعہ مرغوب سیرت نیک بہ صورت خوب  
ترجمہ: واہ کیا اچھا مصرع دل کو بھاتا ہے۔ اچھی سیرت اچھی صورت سے بہتر ہے۔

سوال: اسراف کیا ہے؟

جواب: سخاوت اور بخشش کرنا اسراف نہیں ہے۔ اسراف تو حفظ نفس اور ناموری کیلئے بے جا خرچ کرنے کا نام ہے۔

خوردن برائے زیست و ذکر کردن است تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است  
ترجمہ: کھانا تو زندہ رہنے اور ذکر الہی کرنے کے لئے ہے اور تیرا یہ اعتقاد ہے کہ  
زندگی ہی کھانے کے لئے ہے۔

سوال: کس عمل سے غفلت پیدا ہوتی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور نفس کی اطاعت کرنے سے غفلت پیدا ہوتی ہے۔  
بقول دشمن پیمان دوست بشکستی نہیں کہ باکہ بریدی و باکہ پیوستی  
ترجمہ: تو نے دشمن کے کہنے پر دوست سے کیا ہوا وعدہ توڑ دیا۔ تو دیکھ کہ تو کس سے  
ملا اور کس سے جدا ہوا؟

سوال: نفس کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو چیز اللہ تعالیٰ کے حکم اور عقل و حکمت کے خلاف حکم کرے وہ ایک نفسانی قوت  
ہے جس کا تعلق ارواح انسانی سے ہے۔

نفس امارہ ترا دشمن بود در رہ دین حقت راہ زن بود  
ترجمہ: نفس امارہ تیرا دشمن ہے۔ دین حق کے راستہ میں تیرا رہنما ہے۔

سوال: شیطان کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ جو انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے اور برائی کے راستہ کی طرف

کھینچتا ہے۔ اسے خناس، ر ہزن اور عز ازیل بھی کہتے ہیں۔

شیطان ہزار مرتبہ بہتر زبے نماز کو سجدہ پیش آدم و اس پیش حق نکرد  
ترجمہ: شیطان بے نمازی سے ہزار مرتبہ بہتر ہے کہ اس نے آدم علیہ السلام کے  
آگے سجدہ نہیں کیا اور بے نمازی اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ نہیں کرتا۔

سوال: ان تمام علوم کی ابتدا کس سے ہے؟

جواب: حضرت آدم علیہ السلام سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام علوم متعدد زبانوں اور مختلف  
الفاظ میں اُن کو سکھائے۔ اور علم باطن سے انہیں اس قدر آگاہ فرمادیا کہ فرشتوں  
کو اُن میں سے ایک حرف بھی یاد نہ تھا۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے انہیں مسجود ملائک  
بنایا۔

سالمہا دل طلب جام جم از ما میگرد آنچه خود داشت زیگانه تمنا میگرد  
ترجمہ: برسوں سے دل ہم سے جام جمشید طلب کرتا تھا۔ جو اس کے پاس تھا وہی  
دوسروں سے طلب کرتا تھا۔

سوال: روح اور عقل میں کیا مناسبت ہے؟

جواب: وہی مناسبت جو بادشاہ اور وزیر میں ہوتی ہے۔

سوال: روح کی بادشاہی پر کون سی دلیل عقلی ہے؟

جواب: چونکہ انسانی بدن ایک آباد سلطنت اور مُلک کی طرح ہے۔ دل اس کا قلعہ، روح  
سلطان عادل، عقل وزیر باتدبیر، حواس خمسہ باطنی جس مشترکہ اور متخلیہ کی طرح  
اور حافظہ، واہمہ اور متعرفہ اس دربار کے مصاحب ہیں ان کا مقام دماغ ہے اور  
حواس خمسہ یعنی پانچوں ظاہری حواس یعنی سامعہ، باصرہ، شامہ، ذائقہ اور لامسہ

---

|      |      |     |     |    |     |      |
|------|------|-----|-----|----|-----|------|
| دل   | بینا | بھی | خدا | سے | کر  | طلب  |
| آنکھ | کا   | نور | دل  | کا | نور | نہیں |

اس دربار شاہی کے جاسوسوں کی طرح اور ان خدام کی مثل ہیں جو ہر وقت خدمت کے لئے حاضر رہتے ہیں اور جو دیکھتے، سنتے اور دریافت کرتے ہیں۔ بہت جلد اس کا اظہار بادشاہ کے حضور کرتے ہیں اعضاء و اعصاب پہاڑوں اور اضلاع کی طرح، گوشت زمین کی مثل، رگیں نہروں کی طرح اور خون اس آب حیات کے مشابہ ہے جو ہر وقت رواں دواں رہتا ہے اور روح حیوانی انہیں اشیاء کے متعلق ہے۔ زبان اس دربار شاہی کی مترجم ہے قلب اسرار پروردگار کا خزانہ ہے۔ شیطانی وسوساں چوروں، مفسدوں اور رہزنوں کی طرح ہیں تاکہ دولت ایمان کو لوٹ لیں اور حسن نیت کے قافلوں کو تباہ و برباد کر دیں۔ یہ صرف عقل دوراندیش کے بیدار رہنے، اللہ رب العزت کی توفیق ازلی اور خشیت الہی کی نگہبانی سے ہی قابو میں رہتے ہیں اور اسی طرح یہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہتے ہیں۔

سوال: انسانی اعضاء کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: انسان کا وجود دو سو اڑتالیس (۲۳۸) اعضاء سے مرکب ہے۔

سوال: انسان کے بدن کی کتنی رگیں ہیں؟

جواب: تین سو ساٹھ (۳۶۰) شاخ دار رگیں بدن پر لپٹی ہوئی ہیں۔

سوال: اس سلطنت خلقت انسانی کے کتنے فوائد ہیں؟

جواب: بے شمار فوائد ہیں۔ زمین و آسمان، چاند اور سورج سب کچھ انسان کی خدمت

کیلئے پیدا کیا گیا ہے اور انسان کی تخلیق، معرفتِ ذاتِ الہی اور عبادتِ باری تعالیٰ کیلئے ہے<sup>۴۸</sup> اور اللہ تعالیٰ نے زمین پر اسے خلیفہ مطلق بنایا۔ بادل اس کی

---

۴۸ رہے گا راوی و نیل و فرات میں کب تک  
تیرا سفینہ کہ ہے بحر بیکراں کیلئے

خوراک تیار کرنے کے لئے برستا ہے اور ہوا خادموں کی طرح اس کی زمینی جلوہ گاہ کو سنوارنے میں مصروف ہے، آگ اس کے باورچی خانہ کو چلانے کے لئے سرخ لباس زیب تن کیے ہوئے ہے اور آسمان کے ستارے رنگا رنگ جواہرات کی کانیں اور طرح طرح کے مفردات کے خزانے زمین کے دھینے بنانے میں لگے ہوئے ہیں اور خشکی تری کے تمام جانور اس کی خدمت بجالانے میں مصروف ہیں۔ یہاں تک کہ نباتات عجیب خاصیات اور نادر کیفیات سے مسحور ہو کر کوہ و بیاباں، فصلوں اور باغات میں انسانی خدمت کے لئے ایک پاؤں پر کھڑے ہیں۔ اب انسان کو چاہیے کہ اپنے خالق کو پہچانے۔ اس چند روزہ زندگی پر مغرور نہ ہو وہ اپنے مقصدِ حیات کو حاصل کر سکے اور زندگی کی نعمتوں سے سرفراز اور ممتاز ہو سکے۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں ۛ

ابرو بادومہ و خورشید و فلک درکار اند      تا تو نانی و بکف آری و بغفلت مخوری  
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار      شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نہری  
ترجمہ: بادل، ہوا، چاند، سورج اور آسمان سب تیری خدمت میں مصروف ہیں۔  
جب تو روٹی ہاتھ میں لے تو اسے غفلت سے نہ کھا۔ سب کچھ تیرے لئے پریشاں اور تیرا فرمانبردار ہے۔ اگر تو اللہ تعالیٰ کا حکم نہ مانے تو یہ انصاف کا خون ہے۔

سوال: موت کیا چیز ہے؟

جواب: موت اللہ رب العزت کی ایک مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے ہر ایک ذی روح پر قابض اور غالب فرمایا ہے اور اس کو ملک الموت یعنی حضرت عزرائیل علیہ السلام کے تابع کیا ہے اور آخرت میں اسے ایک فرکرے کی صورت میں محشر میں لا کر ذبح کر دیا جائے گا اور دوزخ میں ایک فرشتہ ندا کرے گا کہ اے اہل دوزخ! تم ہمیشہ اسی طرح عذاب میں مبتلا رہو گے اور تمہیں موت نہ آئے گی اور

دوسرا فرشتہ جنت میں منادی کرے گا کہ اے اہل جنت! بشارت ہو کہ اب تم ہمیشہ جنت میں رہو گے اور سدا جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہو گے۔ اب کبھی بھی تمہیں موت نہیں آئے گی۔ اس ندا سے اہل دوزخ کا عذاب سو ہزار گنا زیادہ ہو جائے گا اور اہل جنت کی خوشیاں اسی طرح ہزاروں گنا بڑھ جائیں گی۔

گزدیدند فرزاناں دست موت کہ در طب ندیدند داروئے موت  
ترجمہ: جب کتب طب میں موت کی کوئی دوا نہ ملی تو داناؤں نے مرنا قبول کر لیا۔

سوال: حیات کیا ہے؟

جواب: صفات الہی کے پرتو میں سے ایک ہے۔ تمام عالم کی ابتدائی خلقت اسی سے ہے اور بروز حشر اسے گھوڑے کی صورت میں مکمل زیب و زینت سے ظاہر کیا جائے گا۔

از بہر قطع کردن نخل حیات تو چوارہ دو ہر نفس اندر کشاکش است  
ترجمہ: تیری نخل حیات کے کاٹنے کیلئے تیرے سانس آ رہے کی طرح مصروف ہیں۔

سوال: عالم کتنے ہیں؟

جواب: دو ہیں۔ عالم غیب اور عالم شہادت۔ انہیں عالم ارواح اور عالم اجسام بھی کہا جاتا ہے۔

جہاں یکسر چہ ارواح و چہ اجسام بود جسم معین عالمش نام  
ترجمہ: عالم یکساں ہے کیا عالم ارواح اور کیا عالم اجسام۔ ایک جسم معین ہے اور عالم

اس کا نام ہے۔

سوال: عالم مثال کیا ہے؟

جواب: یہ وہی عالم ہے جو عالم غیب اور عالم شہادت کے درمیان پردہ کی طرح حائل ہے

اور اسی کو عالم برزخ بھی کہا جاتا ہے۔

چہ خوش بودم بعیش عالم غیب زہست و نیستی آزاد و بے غم  
بقید خاک از دست شہادت فقام در ظہور بیشی و کم  
چوں خود را نیک بشناسم خلاصم ولے مشکل کہ من خود را ندانم  
ترجمہ: میں عالم غیب کی زندگی میں کیا کیف میں تھا۔ ہستی و نیستی سے آزاد اور بے غم  
تھا۔ اب ظہور کی کمی اور زیادتی کے سبب عالم شہادت کے ہاتھ سے مٹی کی قید میں پڑا ہوں۔  
اگر میں اپنے آپ کو اچھی طرح پہچان لوں تو اس اضطراب سے نجات پا لوں لیکن مشکل یہ  
ہے کہ میں اپنے آپ کو پہچانتا نہیں ہوں۔<sup>۴۹</sup>

سوال: موت پہلے ہے یا حیات؟

جواب: وجود کے اعتبار سے پہلے موت ہے۔ اور اس کے بعد حیات، پھر دوسری موت  
پھر دوسری حیات یعنی موت اول ایسی ہے کہ جب انسان کی تخلیق ہی نہیں ہوتی  
وہ باپ کی صلب سے رحم مادر میں نہیں پہنچا تھا۔ ابھی معدوم الوجود تھا۔ اور حیات  
اول یہ ہے کہ وہ عدم کے گڑھے سے ایوان شہود میں پہنچا۔ خلعت مستعارہ پہنی،  
اپنی طبعی عمر سو سال یا اس سے کم و بیش بسر کی۔ اور پھر اسے موت ثانی آگئی کہ اس  
نے نفس عنصری سے پرواز کی اور عالم بقا میں پہنچا۔ اس کا وجود اس جہان سے  
معدوم ہو گیا۔ پھر حیات ثانی اسے روز محشر کو ملے گی اور اسے اپنے اعمال کے  
مطابق بدلہ دیا جائے گا۔ اور یہ حیات ابدی ہے جس کے بعد موت نہیں۔ پس یہ  
حیات دو عدموں کے درمیان واقع ہے<sup>۵۰</sup>۔ کہ ابتدا میں عدم اول اور انتہا میں عدم

۴۹ اقبال بھی اقبال سے آگاہ نہیں ہے  
کچھ اس میں تسخیر نہیں واللہ نہیں ہے

۵۰ ارشاد باری تعالیٰ (کیف تکفرون باللہ و کنتم امواتا فاحیا کم ثم یمیتکم ثم یحیکم ثم الیہ ترجعون)  
القرآن الکریم: ۲۸/۲۰ ”تم اللہ تعالیٰ کا انکار کس طرح کرتے ہو تم بے جان تھے اس نے تمہیں زندگی دی پھر تمہیں مارے گا  
پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ پھر تم اسی کی طرف لوٹے جاؤ گے۔“



ثانی جو کالمیلین کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

ایں مدعیایں در طلبش بیخبر آئند کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد  
ترجمہ: یہ دعوے کرنے والے لوگ اس کی طلب میں بے خبر ہیں۔ جسے اُس کی خبر ہو  
گئی پھر اُس کی خبر نہ ہوئی۔<sup>۵۱</sup>

سوال: پردہ مثالی عالم غیب کی صورت پر ہے یا عالم شہادت کی؟

جواب: پردہ مثالی عالم شہادت پر ہے۔ یہ عالم چھ جہات میں مُقید ہے جنہیں شش  
جہات کہا جاتا ہے یعنی آگے، پیچھے، دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے۔ اور وہ عالم جو  
عرش کے اوپر ہے اس پر نور و اق زبردی موجود ہیں اس کی کوئی جہت نہیں۔ وہ  
مکان و لامکان کی قید سے پاک ہے۔ پس انسان اپنا پردہ خود ہی ہے جب اسے  
اُٹھایا۔ تو اُس کے دل کی آنکھ مینا ہو گئی۔

نقاب چہرہ ندارد نگار دلکش من تو خود حجاب خودی حافظ از میاں بر خیز  
ترجمہ: میرا دلکش محبوب اپنے چہرے پر کوئی نقاب نہیں رکھتا۔ اے حافظ تو خود اپنا  
حجاب آپ ہے درمیان سے نکل جا۔<sup>۵۲</sup>

سوال: عالم باطن کیا ہے؟

جواب: علم ظاہر کا مغز ہے۔

بآیات معنی ظاہر یکبیت و لے ہفت معنی باطن دروست

ترجمہ: آیات میں ظاہر کے معنی ایک ہے۔ لیکن اس میں سات معانی مضمر ہیں۔

سوال: علم ظاہر اور علم باطن میں کیا فرق ہے؟

۵۱ لذت و لطف مئے ناب میں کس سے پوچھوں

کوئی باہوش نکلتا ہی نہیں مئے خانے سے

۵۲ ہر چند سبک رفت ہوئے بت شکنی میں

ہم ہیں تو ابھی راہ میں ہیں سنگ گراں اور

جواب: کوئی فرق نہیں مگر ظاہر اسم کی طرح ہے اور باطن مُسمیٰ کی طرح۔ یا ظاہر اجمالی ہے اور باطن تفصیلی۔

سوال: اسم سے مُسمیٰ کی طرف کیسے پہنچا جاسکتا ہے؟

جواب: اسم کو فنا کرنے اور اپنی خودی کے آثار مٹا دینے سے۔<sup>۵۳</sup>

اسم چوں خواندی مسمیٰ را بجوئی  
رو بدریا کار برنا آید ز جوئی

ترجمہ: جس ذات (اللہ) کا نام لیتا ہے تو اُس کو تلاش کر۔ دریا کی طرف چل نہر سے کام نہیں چلتا۔

سوال: معرفتِ الہی کا مقام کس طرح حاصل ہوتا ہے؟

جواب: معرفتِ الہی پانے کے دو طریقے ہیں۔ پہلا طریقہ وکیل کے ساتھ اس مقام تک پہنچنا ہے۔ یعنی ہر شے کے نام کو اس کے خالق تک پہنچائے۔ اور منزل یقین پہ پہنچ کر ہر شے کو بھول جائے۔ اور ہر وجود سے اسی واجب الوجود کو طلب کرے۔ تاکہ اسے ابتدا اور انتہا کی حقیقت معلوم ہو جائے اور اس پر یہ بھید کھل جائے کہ تمام اشیاء کی اصل ذات باری تعالیٰ ہے اور تمام اشیاء اسی کی بارگاہ اقدس کی طرف لوٹ کر جا رہی ہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ دل بیٹا اور مشاہدات سے معرفتِ الہی کو حاصل کیا جائے کیونکہ اس جہاں سے بے خبر ہو جانا علم باطن کا ہی نتیجہ ہے۔

ہوش است سرمایہ صدور سراسر است      فارغ بال آنکہ از جہاں بے خبر است  
در بیضہ خمی کنند مرغان فریاد      ہر چند کہ بیضہ از قفس تنگ تراست

ترجمہ: ہوش اور بصیرت سو (۱۰۰) ورد کا سرمایہ ہے۔ فارغ وہ ہے جسے جہاں کی خبر

۵۳ مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے  
کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

نہیں۔ پرندے انڈے کے اندر فریاد نہیں کرتے اگرچہ انڈا قفس سے زیادہ تنگ ہوتا ہے۔

سوال: مشاہدات کس طرح حاصل ہوتے ہیں؟

جواب: اس کے بھی دو طریقے ہیں۔ پہلا طریقہ کسب ہے یعنی بدن کو نجاست سے اور دل کو کدورت سے صاف کر کے ریاضت، عبادت اور تقویٰ میں مشغول کر دیا جائے۔ اپنے شیخ و مرشد کو اپنا ہادی بنا کر اور ایمان کا چراغ ہاتھ میں لے کر یاد خدا سے دل کے زنگ کو دور کیا جائے۔ اپنے آپ کو تعصب سے بچائے۔ اپنے آپ کو کم کھانے، کم بولنے اور کم سونے کی عادت ڈالے، تاکہ مقام مکاشفات تک پہنچ سکے۔

دوسرا طریقہ وہب ہے کہ اللہ تعالیٰ توفیق کا چراغ اس کے آگے رکھ دیتا ہے تاکہ نورِ عبادت اور تجلّیٰ ایمان اس کے دل پر اپنا پر تو ڈالے ایسا پر تو جو جذب و کیف سے معمور ہو۔

ہرچہ غیر از شورش و دیوانگی است کاندراں راہ دوری و بیگانگی است ترجمہ: دیوانگی اور شورش کے سوا جو کچھ بھی ہے راہِ عشق میں سب بیگانگی ہے۔<sup>۵۴</sup>

سوال: مردعارف کی علامت کیا ہے؟

جواب: اگرچہ وہ جتنا بھی زیرک اور دانشور ہو اپنے آپ کو بہت بڑا نادان اور کورِ باطن (دل کا اندھا اور باطن کا اندھا) سمجھے اور دنیا پرستوں کے نزدیک وہ دیوانہ ہو۔

آنکس کہ بداند و بداند کہ نداند اسطرب خویش بگردوں بچماند و آنکس کہ بداند و بداند او نیر خرخویش بمنزل برساند و آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند درجہل مرکب ابدال دھر ہر بماند

۵۴ فرزانگی قصور ہے دنیاۓ عشق میں  
دیوانہ جو ہوا وہی کامل ٹھہر گیا

ترجمہ: وہ شخص جو جانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ وہ نہیں جانتا۔ وہ اپنی خوشی کے گھوڑے کو آسمان پر دوڑا دے گا اور وہ شخص جو جانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ وہ جانتا ہے وہ اپنے گدھے پر منزل پر پہنچے گا اور وہ شخص جو نہیں جانتا اور سمجھتا ہے کہ میں جانتا ہوں وہ قیامت تک بیوقوفی کے گھوڑے پر ہی سوار رہے گا یعنی ہمیشہ بے وقوف رہے گا۔

سوال: دانائی کیا چیز ہے؟

جواب: دانش و دانائی کا اصلی مادہ دانستن ہے۔ جس کا معنی جانتا ہوتا ہے اور اصطلاحاً اس کا معنی عقل و خرد ہے اور وہ چراغ کی طرح حجرہ دماغ میں روشن ہے لیکن معرفت الہی پانے میں اور صفات الہی کو جاننے میں عقل و خرد عاجز و بے بس ہیں۔<sup>۵۵</sup>

گر خرد در راہِ اوتق ہیں بُدے صد ہزاراں شبلی و ادہم شدے  
ترجمہ: اگر صرف عقل راہِ حق کو دیکھنے والی ہوتی تو لاکھوں ابراہیم ادہم اور شبلی پیدا ہو جاتے۔<sup>۵۶</sup>

سوال: عقل کی روشنی کس چیز سے ہے؟

جواب: عقل کی روشنی علم سے، علم کی تقویٰ و طہارت سے اور باطن کی معرفت الہی سے ہے اور باتوں کے معانی و حقائق دلہن کی طرح الفاظ کے پردہ میں چھپے رہتے ہیں یعنی عبادت ظاہری دریا کی طرح، حروفِ موج کی مانند، معنی صدف یعنی سپی کے مشابہ اور اس کا مضمون بے بہا موتیوں جیسا ہے۔

ہر سخن را معنی و مغزے بود لیکہ مغزش در سرت کی می شود

|      |      |      |       |      |     |        |
|------|------|------|-------|------|-----|--------|
| ۵۵   | خرد  | کی   | گتیاں | سلہا | چکا | میں    |
| میرے | مولا | مجھے | صاحب  | جنوں | کر  |        |
| ۵۶   | گزر  | جا   | عقل   | آگے  | کہ  | یہ نور |
| چراغ | راہ  | ہے   | منزل  | نہیں | ہے  |        |

گوش خر بفروش ودیگر گوش خر      ایں سخن باور ندارد گوش خر  
ترجمہ: ہر ایک بات کا ایک معنی اور مغز ہوتا ہے لیکن اس کا مغز تیرے سر میں کب  
ہوتا ہے۔ گدھے کے کان کو فروخت کر اور دوسرے کان خرید۔ جو اس بات پر یقین نہیں  
اسے گدھا کہو۔

سوال: عشق کیا چیز ہے؟  
جواب: عشق ایک غیبی آگ ہے جب کسی دل پہ گرتی ہے ماسوائے محبوب ہر چیز کو جلا کر  
بھسم کر دیتی ہے۔

نیم رخ تو اکسٹ منکم بےعید      وان نیسی دگران عذابی لشدید  
برگر دلت نوشته یحیی ویمیت      من مات من العشق فمات بشہید  
ترجمہ: (عاشق اپنے معشوق سے کہتا ہے) اے پیارے! تیرا آدھا رخ زیبا  
بشارت دے رہا ہے کہ میں تم سے دور نہیں ہوں۔ اور اے میرے دوست! تیرا دوسرا  
آدھا روئے زیبا ارشاد کر رہا ہے کہ تحقیق میرے جدائی کا عذاب بڑا سخت ہے تیرے لب  
ہائے مبارک پر لکھا ہوا ہے یحیی ویمیت۔ یعنی کلام کرنا معشوق کا عاشق کی زندگی ہے۔  
اور معشوق کا انجان ہو کر بات کرنا عاشق کی موت ہے پس جو شخص معشوق حقیقی کے عشق میں  
مر گیا۔ یقیناً وہ شہادت کی موت مرا۔

سوال: بزرگوں کی صحبت کی تاثیر اور ناصحین کی نصیحت کب اثر کرتی ہے؟  
جواب: راہِ نجات طلب کرنے سے اور اپنے دل کو اپنی عادات سے ہٹانے سے۔ اس  
لیے کہ پتا جب تک پھول کے درخت پر قائم ہے۔ پھول کی صحبت کا اس پر کچھ  
اثر نہیں۔ جب اپنی جگہ سے ٹوٹ گیا اور جدا ہوا اسی وقت جو ہر قابل ہوا۔<sup>۷۵</sup>

۷۵۔ اس راہ میں مقام بے محل ہیں  
جو ٹھہرے ذرا کچل گئے ہیں

البتہ پھول کی صحبت سے اس میں خوشبو پیدا ہوگی۔

صحبت اندر جو ہر قابل کند تاثیر و بس ورنہ شاخ گل چرا از بوئے گل خوشبو نشد  
ترجمہ: جو ہر قابل میں تاثیر قبول کرنے کا ملکہ ہوتا ہے ورنہ پھول کی خوشبو سے  
پھول کی ٹہنی خوشبودار کیوں نہیں ہو جاتی۔

سوال: تمام مذاہب میں سے کون سا مذہب سب سے اچھا ہے؟

جواب:

در مذاہب مذہب دہقان خوب است مولوی مذہب دہقان چہ باشد انچہ کاری بدروی  
ترجمہ: مولوی مذاہب میں سب سے اچھا مذہب دہقان کا ہے۔ کسان کا مذہب  
کیا ہے کہ جو بوتا ہے وہ کاٹتا ہے یعنی جیسا بوئے گا ویسا ہی پھل حاصل کرے گا۔

سوال: موجودات مراتب کی ابتدا اور انتہا کیا ہے؟

جواب: ان کی ابتدا عقل اول سے ہے کہ اسی کو عقل کل، معلول اول اور حقیقت محمدی کہا  
جاتا ہے اس کے بعد اعیان ثابتہ ہیں جنہیں صور علمیہ حق اور معلول ثانی سے تعبیر  
کیا جاتا ہے اور پھر موالید ثلاثہ ہیں اور انسان کے ساتھ مراتب کی انتہا ہو جاتی  
ہے اور قرآن مجید کا آخری لفظ الناس ہے اور پھر اس جہان سے منتقل ہو کر واصل  
حق ہو گا۔ یعنی قدرت الہیہ ایک نقطہ ہے کہ اس سے نفوس، اقوال و اجرام اور  
عناصر و موالید کی ابتدا ہوئی۔ پھر ان سب کی انتہا بھی اسی کی جناب کی طرف ہو  
گی اور یہ چراغ جس مقام سے روشن ہوا سب لوٹ کے اسی کی طرف جائیں  
گے۔<sup>۵۸</sup>

سوئے ہستی از عدم در ہر زماں ہست وایم کارواں در کارواں

۵۸ عشق تیری انتہا عشق میری انتہا  
تو بھی ابھی تمام میں بھی ابھی تمام

باز از ہستی رواں سوئے عدم      میروند ایں کاروانہا دمبدم  
 جزوہا را ووئی ہاسوئے کل است      بلبلان راعشقبازی باگل است  
 انچہ از دریا بدریا میروند      از ہمانجا کلد آنجا میروند  
 ترجمہ: عدم سے زندگی کی طرف ہر وقت قافلہ آ رہا ہے۔ پھر ہمہ وقت زندگی سے  
 عدم کی طرف لوگ جا رہے ہیں۔ اجزاء کی صورتیں کل کی طرح ہیں۔ بلبلیں پھولوں سے  
 عشق بازیاں کر رہی ہیں۔ جو کچھ دریا سے آئے وہ دریا کی طرف ہی جاتا ہے۔ جہاں سے  
 آیا تھا وہیں جاتا ہے پھر یہ قافلہ دمبدم ہستی سے عدم کی طرف جاتے ہیں۔<sup>۵۹</sup>

سوال: نقطہ علم سے کیا مراد ہے؟

جواب: نقطہ علم ہر وجود کا آغاز ہے جب تقاضائے ازلی کے سبب یہ مقام وحدت سے  
 کثرت کی طرف لایا گیا۔ اور ہزاروں نام و نشان پیدا کئے گئے اور نام و نشان کی  
 کثرت سے یہ ایسا پوشیدہ ہوا کہ جیسا تھا ویسا ہی ہے اور دریائے وحدت سے  
 ایک قطرہ بھی کم و بیش نہیں کیا۔<sup>۶۰</sup>

ہنوز آن ابر رحمت درفشان است      خم و خانہ بامہر و نشان است  
 ترجمہ: ابھی وہ ابر رحمت مائل بہ کرم ہے اور یہ خم و خانہ اسی کی محبت اور نشان کے  
 صدقے قائم ہے۔

سوال: جسم سے نقطہ کو کس طرح پہچاننا چاہیے؟

جواب: تعلقات کے ترک کرنے سے کیونکہ جسم طول و عرض و عمق سے مرکب ہے اور اگر  
 عمق یعنی گہرائی کو ختم کر دیں تو اس کی سطح برابر ہو جاتی ہے یعنی وہ طول و عرض تو

---

۵۹ عیش منزل ہے غریبان محبت پہ حرام  
 سب مسافر ہیں بظاہر نظر آتے ہیں مقیم  
 ۶۰ بے نقابی یہ کہ ہر ذرے سے جلوہ آشکار  
 اس پہ گھونگھٹ یہ کہ صورت آج تک نادیدہ ہے

رکھتا ہے عمق نہیں رکھتا۔ پھر عرض کو بھی ختم کر دیں تو صرف خط باقی رہتا ہے جو طول رکھتا ہے۔ اور عمق و عرض نہیں رکھتا۔ پھر اگر خط کو بھی قطع کر دیا جائے تو صرف جُور رہا۔ ایسا جزو لایتجزی ہو یعنی ٹکڑے نہ ہو سکے۔ پس انسان قطع تعلقات کو شطرنج کی طرح چھوڑ دے۔ جس طرح اس نے عقل اوّل سے نزول کیا تھا آہستگی سے پھر عروج کرے اور اس نوبطی خول سے باہر آ کر محبت کے بال و پر کھولے تو آشیانہ قدیم تک پہنچ سکتا ہے۔

دلا تا کے درایں کاخ مجازی      کنی مانند طفلان خاکبازی  
 ہینشاں بال و پر از آمیزش خاک      پر تا کنگرہ ایوان افلاک  
 توئی آں دست پرور مرغ گستاخ      کہ بودت آشیانہ بیروں ازیں خاک  
 چہ از آں آشیانہ بیگانہ کشتی      چو دوناں چغدازیں ویرانہ کشتی  
 ترجمہ: اے دل! تو کب تک اس محل مجازی میں لڑکوں کی طرح خاکبازی کرتا رہے گا اپنے خاک آلودہ بال و پر کو جھٹک اور ایوان افلاک کے کیگنرہ پر جا بیٹھ! تو وہ اپنے ہاتھوں سے پالا ہوا گستاخ پرندہ ہے کہ تیرا آشیاں اس خاک سے باہر تھا۔ تو کس لئے اپنے آشیانہ سے بیگانہ ہوتا چلا گیا اور کمینوں کی طرح تو ویرانوں کا اُلو ہو کے رہ گیا۔

سوال: انسان کی پیدائش اصل میں خاک سے ہے لیکن ظاہری طور پر کس سے ہے؟

جواب: خاک سے ہے کیونکہ انسان جو غلہ اور پھل وغیرہ کھاتا ہے اشیاء خاکی میں سے ہوتے ہیں اور اس خوراک سے خون پیدا ہوتا ہے اور خون سے نقطہ، علقہ اور جنین کا وجود تیار ہوتا ہے پس انسان اپنی اصل کے اعتبار سے مکمل طور پر خاک سے

---

۱۱ مثل کلیم ہوا گر معرکہ آزما کوئی  
 اب بھی درخت طور سے آتی ہے بانگ لاتخف



ہے اور باعتبار خاک کے تمام خاک سے ہے۔

آدم از خاک است و خار و گل ز خاک آمد پدید  
جامہ خاک و غلہ خاک و تخت خاک و جسم خاک  
خاک مہد و لحد خاک خاک بستر خاک فرش  
خاک اندر خاک گشت و رفتہ بیروں جان پاک

ترجمہ: آدم خاک سے ہے اور خار و گل بھی خاک سے ہیں۔ جامہ خاک، غلہ خاک،  
تخت خاک، جسم خاک، خاک جھولا، لحد یعنی قبر خاک، بستر خاک اور فرش خاک، خاک اندر  
خاک ہو گئی اور پاک جان نکل گئی۔

سوال: آدمی کے وجود میں ماں اور باپ سے کون سی چیزیں پیدا ہوتی ہیں؟

جواب: باپ سے چار چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ ہڈی، رگیں، چربی اور اعصاب اور چار  
چیزیں ماں سے پیدا ہوتی ہیں۔ گوشت، بال، جلد اور خون اور یہی چیزیں بدن  
انسانی کی بنیاد ہیں۔

لحم و جلد و شعر و خون از طرف مادر شد چہار استخوان و رگہا و چربی و از اب بدار  
ترجمہ: گوشت، جلد، بال اور خون یہ چار چیزیں ماں کی طرف سے ہوتی ہیں۔  
ہڈیاں، رگیں، چربی اور اعصاب باپ کی طرف سے ہوتے ہیں۔

سوال: تمام انسانوں کو آپس میں بھائی کس لئے کہتے ہیں؟

جواب: اس لیے کہ سب انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور ہر بچہ جو اس دنیا  
میں آنکھ کھولتا ہے وہ ایک بے گناہ اور پاکیزہ راستے پر ہوتا ہے یعنی فطرت سلیمہ  
پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اگر عیسائی ہوں تو اسے عیسائی بنا لیتے ہیں  
اور اگر یہودی ہوں تو اسے یہودی بنا لیتے ہیں اور اگر بت پرست ہوں تو بت

پرست بنا لیتے ہیں مولا ناروم فرماتے ہیں۔

ہر کسے را بہر کارے ساختند مہر آں را درد لش انداختند  
ترجمہ: ہر ایک کو کسی ایک کام کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس کام کی محبت اس کے دل  
میں ڈال دی گئی ہے۔ لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا نہ کرے آدمی نہیں ہے بلکہ حیوانوں  
سے بدتر ہے۔ اس لیے کہ تمام حیوانات اللہ تعالیٰ کی بندگی میں مشغول ہیں اور اس کی محبت  
ان کے وجود میں سرایت کیے ہوئے ہے۔

شتر را چوشور و طرب در سر است اگر آدمی را نباشد خر است  
ترجمہ: جب اونٹ کے سر میں شور و طرب موجود ہے اگر آدمی میں نہ ہو تو گدھا  
ہے۔ یعنی اونٹ جذبہ اطاعت الہی سے سرشار ہے اگر انسان اس سے محروم ہے وہ تو ایک  
گدھا ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی محبت کس طرح پیدا ہوتی ہے؟

جواب: اس کی نعمتوں کو یاد کرنے سے۔ اس لیے کہ تیرا پیدا کرنا اللہ تعالیٰ پر لازم نہیں  
تھا۔ محض اپنے ارادہ ازلی اور احسان قدیمی سے وہ تجھے عدم کی گلی سے جلوت گاہ  
ظہور میں لایا۔ اور بیغیہ بروں کو علم ظاہر اور علم باطن سکھانے، تصفیہ اور تزکیہ نفس کے  
لیے کتابوں اور صحائف کے ساتھ مبعوث کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے بیوی بچے اور دنیا  
کا مال و دولت جو زندگی کی زینت ہے تجھے عطا فرمایا۔ اب تجھے چاہیے کہ تو اپنے  
مال و دولت، بیوی بچوں اور گھر بار ہر چیز سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے محبت کرے  
اور منعم حقیقی کی طرف رجوع کرے<sup>۶۲</sup> اگر تجھے سننے والے کان اور چشم بے نصیب

<sup>۶۲</sup> یہ مضمون ایک حدیث پاک سے لیا گیا ہے جس کے الفاظ مبارکہ یہ ہیں (ما من مولود الا یولد علی الفطرة ولكن  
ابواه یهودانه وینصرانه ویمجسانه) تفسیر ابن کثیر ۳/۴۱۸ ”ہر بچہ فطرت اسلام یہ پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے  
والدین اسے یہودی عیسائی یا مجوسی بنا لیتے ہیں“

<sup>۶۳</sup> اہل ایمان کی نشانی ہی یہ بتائی گئی۔ ارشاد ہے (والذین امنوا اشد صبا للہ) ”اور ایمان والے ہر چیز سے بڑھ کر اللہ  
تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں“ (القرآن الکریم ۳/۱۶۵)

ہے یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے لئے کافی ہیں۔

بداں دہرمن غذا و مکار      ذراہ حق ترا دار و براں کار  
زند بروئے تو آں پنچہ خویش      نمایندوش درنیش توچوں نیش  
ز انگشتان دو بردچشم دوو برگوش      یکے برب نہد گوید کہ خاموش  
دلت راتالع خودی نماید      عداوت از حقت بردل فزاید

ترجمہ: مکار و دعا باز انسان حق سے روکتا ہے۔ تجھے اس کام پر مارتا ہے۔ وہ تیری صورت پر اپنا پنچہ مارتا ہے۔ دو انگلیوں سے تیرے کان سے اور دو سے آنکھ پر ڈنگ مارتا ہے اور ایک انگلی تیرے لب پر رکھتا ہے تاکہ تو خاموش رہے۔ تیرے دل کو اپنے تابع کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے تیری دشمنی اور زیادہ کر دیتا ہے۔

سوال: اندھا کون ہے؟

جواب: وہ شخص جو کسی کو کفن میں دیکھے اور اپنی موت سے غافل رہے۔ یعنی اپنی موت سے نظر بند کر لے۔

اگر بمرد عداو جائے شادمانی نیست      کہ زندگانی مانیت جاودانی نیست  
ترجمہ: اگر دشمن مر گیا تو خوشی کا مقام نہیں ہے کہ ہماری زندگی بھی ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔

سوال: بہرہ یعنی اونچا سننے والا کون ہے؟

جواب: وہ جو نصیحت کی بات سنے اور اس پر عمل نہ کرے<sup>۶۴</sup>۔ بلکہ کہنے والے کو اپنا مخالف سمجھ کر اس سے بیگانوں جیسا سلوک کرے۔

سخم قطره بود سمع شریف تو صدف      قطره را دولت در دانه شدن صدف است  
ترجمہ: بات میری قطرہ ہے اور کان تیرے سپی۔ قطرہ کا سپی میں ہونا ہی

۶۴ نیک باتوں پر عمل کرنا ہمارا کام ہے  
یہ نہ دیکھو کہنے والا کون ہے کیا نام ہے

صدف ہے۔

سوال: کونگا کون ہے؟

جواب: جو نصیحت کو یاد رکھے لیکن کسی کو آگے نصیحت نہ کرے۔

چومی پنم کہ ناپینا و چاہ است اگر خاموش بنشینم گناہ است  
ترجمہ: جب میں دیکھوں کہ ایک اندھا ہے اور راستے میں کنواں ہے پھر بھی اگر میں  
خاموش بیٹھا رہوں تو گناہ ہے۔

سوال: دونوں جہاں کی نعمت کسے حاصل ہے؟

جواب: جو اپنے نفس کو تنبیہ کرے اور ہمیشہ اپنی خصلتوں کی طرف مشغول یعنی اپنے  
عیوب دیکھتا رہے۔ اس لیے کہ نفس ایک نادان بچے کی طرح ہے<sup>۶۵</sup> بالغ ہونے  
تک..... جو موت سے کنایہ ہے..... اسے برے افعال سے روکے اور اسے  
ڈانٹتا رہے اور ایک لحظہ بھی اس سے غافل نہ بیٹھے۔ اگر بالغ ہونے تک نیک  
اخلاق سے مزین ہو گیا تو اسے دونوں جہانوں کا مقصد اور زندگی کا شمرل گیا۔ مگر  
جب نابالغ لڑکا غفلت اور عمر برباد کرتے ہوئے اس عمر سے گزر گیا تو ابدی  
ندامت اور ہزاروں عذابوں میں گرفتار ہوگا۔

خنک نیک بختی کہ در گوشہ بدست آرد از معرفت توشہ

ترجمہ: وہ خوش بخت بہت اچھا رہا جس نے ایک کونے میں بیٹھ کر جام معرفت کا

گھونٹ پیا۔

۶۵ یہ مفہوم قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر سے مستنبط ہے۔

والنفس کا الطفل ان تہملہ شب علی

حب الدضاع وان تفضمہ ینفطم

نفس شیرخوار بچے کی طرح اگر اسے جوان ہونے تک دودھ پینے سے نہ روکے تو وہ خواہش شیرخواری میں ہی جوان ہو جائے گا  
اور اگر مدت رضاعت میں دودھ چھڑا دے تو آسانی سے چھوڑ دے گا۔

سوال: نفس کو کس طرح تنبیہ کرنا چاہیے؟

جواب: اس طرح کہ انسان اسے کہے اے نفس! اگر تو نے اللہ تعالیٰ کی بندگی نہیں کرنی تو اس کی روزی مت کھا۔ اور اگر تو نے اس کی رضا پر راضی نہیں رہنا تو آسمان کے نیچے سے نکل جا۔ اگر تو اس کی عطا پر راضی نہیں اور زیادہ طلب کرتا ہے تو دوسرے خدا سے مانگ تا کہ وہ تجھے اور روزی دے دے۔ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ ہم اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں اے اللہ! ہمیں صراطِ مستقیم پر چلنے والا بنا دے۔

سوال: انسان کس طرح اپنے نفس کو اپنا ملازم و خادم بنا سکتا ہے؟

جواب: حکمت ازلی کی رو سے جب سب انسان عالمِ عدم میں تھے اور قلمِ قدرت نے ہر ایک کے ساتھ سعادت یا شقاوت لکھ دی۔ لیکن یہ دنیا عالمِ اسباب ہے نفس کو مغلوب کرنے کا راستہ عقل (نورانی) اور ایمان کی روشنی ہے۔ نفس بنی آدم سے اپنی عداوت کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ ہر شخص نفس کو اپنا دشمن تو مانتا ہے لیکن ہمت کی کمی سے اس پر غالب نہیں آ سکتا کیونکہ نفس اپنے کاموں کو انسان پر بڑا خوبصورت بنا کر پیش کرتا ہے۔ جو شخص نفس کی حقیقت سے آگاہ ہو جائے اور اس پر غلبہ پالے اور اس کی اطاعت نہ کرے وہی کامیاب و کامران ٹھہرتا ہے۔ اور نیک و بد کو ممتاز کرنے کا ذریعہ بھی معرفتِ نفس ہی ہے اور سعادت و شقاوت کا پتہ بھی اسی سے چلتا ہے یعنی نفس کو زیر کرنے والا نیک اور سعادت مند ہے اور نفس کا غلام بُرا اور شقی ہے۔

گناہ گرچہ نبود اختیار ما حافظ تو در طریق ادب کوش گو گناہ من است ترجمہ: اے حافظ اگرچہ ہمیں گناہ کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے مگر ادب کا طریقہ

یہی ہے کہ تو کہہ یہ میرا گناہ ہے۔

سوال: راہ ایمان کی دلیل کیا ہے؟

جواب: وہ تین چیزیں ہیں اوّل زبان سے اقرار کرنا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان حق ہے اور وہ وحدہ لا شریک ہے دوسری دل سے بھی اس کی تصدیق کرنا اور تیسری اس پر عمل بھی کرنا یعنی ایمان اقرار، تصدیق اور عمل کا نام ہے۔

سوال: موحد کون ہے؟

جواب: جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہ دیکھے۔<sup>۶۶</sup>

یکے بین و یک دا و یکے گوئے یکے خواہ و یکے خواں و یکے جوئے  
ترجمہ: ایک کو دیکھ، ایک جان اور ایک کہہ۔ ایک کو چاہ، ایک کو پکار اور صرف ایک کو  
ڈھونڈ۔ ایضاً

یک چراغ است دریں خانہ کہ از پرتو آں ہر کجائی نگری انجمنے ساختہ اند  
ترجمہ: اس گھر میں ایک چراغ ہے جس کی ایک کرن بھی جہاں پڑتی ہے وہیں  
انجمن بن جاتی ہے۔

سوال: توحید کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو ہر وجہ سے وحدہ لا شریک ماننا کہ وہی واجب الوجود ہے اور اس کے سوا  
مشرک جسے بھی خدا مانتے ہیں ممنوع الوجود ہے اور تمام مخلوقات ممکن الوجود ہے اور  
قدرت ازلی کے پرتو سے معرض وجود میں آئی اور تمام ممکنات کا وجود وجود حق  
سے قائم ہے۔

حق جان جہاں است و جہاں جملہ بدن اجناس ملائکہ حواس ایں تن

---

۶۶ توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے  
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

اجرام و عناصر و موالید اعضاء توحید ہمیں است و دگرہا ہمہ تن ترجمہ: جہاں کی جان حق تعالیٰ ہے اور سارا جہاں بدن ہے، اجرام، عناصر، موالید ثلاثہ اور ملائکہ، سب اسی تن کے حواس ہیں۔ توحید یہی ہے اور باقی سب کچھ جسم ہے۔ سوال: اللہ تعالیٰ کا دیدار کسے حاصل ہوگا؟

جواب: جس نے اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کو پہچانا اور ایمان لایا۔ وہی بلا کیف اور بلا جہت دیدار الہی کی نعمت سے متمتع ہوگا جو جنت کی بہترین نعمت ہے۔ ارباب شریعت کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا دیدار خواب میں بھی حق جائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے (من کان فی هذه الاعمی فہو فی الاخرة الاعمی)<sup>۷۷</sup> ترجمہ: جو شخص یہاں کا اندھا ہے۔ پس وہ آخرت کا اندھا ہے۔ حضرت خاموش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

نا بینا یہاں جو ہے نا بینا وہاں بھی ہے دیکھا نہیں جو اس جا جا کروہاں کیا دیکھے چشم بکشا کہ جلوہ دلدار تجلی متجلی اساست بر در و دیوار و نحن اقرب الیہ آمدہ است دور افتادہ تو در پندار اوبہ پیش تو ایستادہ چو سرو سرفرو بردہ تو نرگس دار ترجمہ: آنکھ کھول کہ جلوہ دلدار در و دیوار پر تجلیاں بکھیر رہا ہے<sup>۷۸</sup> نحن اقرب قرآن کریم میں آیا ہے۔ تو غرور خودی سے دور پڑا ہوا ہے۔ وہ سرو کی مانند تیرے آگے کھڑا ہے اور تو نرگس کی طرح سر نیچے کیے ہوئے ہے۔

۷۷ القرآن الکریم: ۷۲/۷۳

۷۸ کھول آنکھ، زمین دیکھ، فلک دیکھ، s 4 h دیکھ مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ اس جلوہ بے پردہ کو پردوں میں چھپا دیکھ ایام جدائی کے ستم دیکھ جفا دیکھ

## خاتمہ

خیر الکلام قلّ و دل (بہترین کلام وہ ہے جو مختصر ہو اور مدلل ہو) کے حکم کے مطابق اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ اس لیے کہ اگر گھر میں کوئی ہے تو ایک آواز ہی کافی ہے یعنی اگر عقل مند ہے تو ایک اشارہ یک حرفی بھی کافی ہے۔

دانا مزاج ہو تو فقط یک اشارہ بس نادان کو لہو و لعب ہے اور قصہ خوانی ہے<sup>۶۹</sup>

نقل

ایک شخص نے ایک عقل مند سے پوچھا کہ اس دنیا میں انسان کے لیے سب سے بہتر کون سی چیز ہے۔ اس نے کہا مادر زاد دولت۔ اس نے کہا اگر یہ نہ ہو اس نے کہا چشم بینا۔ یعنی دیکھنے والی آنکھ۔ اس نے کہا اگر یہ بھی نہ ہو۔ اس نے کہا کان شنوا یعنی سننے والے کان۔ اس نے کہا اگر یہ بھی نہ ہو اس نے کہا اسے فوراً مرجانا چاہیے۔ یعنی عزت کے ساتھ مرنا ذلت کی زندگی سے بہتر ہے۔

عمر گر خوش گذرد زندگی خضر کم است و بتلخی گزرد نیم نفس بسیار است ترجمہ: عمر اگر اچھی گذرے۔ زندگی خضر کی بھی کم ہے۔ اور اگر تلخی کے ساتھ گذرے۔ آدھی سانس ہی بہت ہے۔

کتاب اخلاق صابری تمام ہوئی  
صلی اللہ تعالیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

۶۹ طوفان نوح لانے سے اے چشم فائدہ؟  
دو آنکھ ہی بہت ہیں اگر کچھ اثر کریں



کوفی صاحب بلا اجازت قصیدیں نظر نہیں

وَاللّٰهُ يَكْفِيكَ الشَّيْءَ الْاَصْلَ الْمُسْتَقِيمَ

الحمد لله

دیں ولایت رسالہ مضمون مشتمل بر اخلاق و تصوف  
موسوم بہ

# اخلاق صابری فی عرفان باری

من تالیف فقیر خواجہ غلام حسین چشتی الصابری  
حیدر آبادی دکنی مدظلہ العالی

باہتمام ندوی خواجہ جمیل احمد خان امر و مہوی چشتی الصابری خادم حضرت موصوف

ماہ جمادی الاول ۱۳۴۸ھ

تقریظ امیل احمد خاں صاحب چشتی الصابری امرہوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی رسولہ محمد وآلہ و  
آلہ بعدہ ان دنوں پیرو مرشد قبلہ سیدنا حضرت خواجہ غلام حسین شاہ صاحب چشتی  
والقادی حیدر آبادی دکنی مظلمہ العالی نے ایک کتاب اخلاق پسند و نصح  
باخلاق صابری تالیف فرمائی ہے جسکے دیکھنے سے اصول ظاہر و باطن کے  
معلوم و آگاہی ہوئی ہے عجیب سے طرز سے انتخاب فرمائی اسکی تعریف زبان  
قاصر ہے میں نے واسطے حصول استفادہ برادران اہل اسلام و سلسلہ  
ہے اللہ تعالیٰ اسکو مقبول عام فرماوے۔ المرقوم ۶ رد الحجۃ ۱۳۵۱ھ

تقریظ جناب خلیفہ وزیر علی شاہ چشتی الصابری امرہوی

۸۶

الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی رسولہ محمد وآلہ و  
آلہ بعدہ ان دنوں پیرو مرشد قبلہ سیدنا حضرت خواجہ غلام حسین شاہ صاحب چشتی الص  
حیدر آبادی دکنی خلیفہ اکبر و اعظم حضرت شاہ ہاشم حسین چشتی الصابری حیدر آبادی  
علیہ کے ہیں۔ ایک کتاب اخلاق و پسند و نصح و تصوف موسوم باخلاق صابری  
فرمائی ہے جسکے دیکھنے سے اصول ظاہر و باطن دنیا و دین کے معلوم و آگاہی ہو  
عجب سے طرز سے انتخاب فرمائی ہے۔ اسکی تعریف میں زبان قاصر ہے۔ لہذا  
استفادہ برادران اہل اسلام و سلسلہ کے لئے یہ کتاب پیش نسخہ ہے۔  
اسکو مقبول عام فرماوے۔ المرقوم ۶ ردی الحجۃ ۱۳۵۱ھ

حق

حق

حق

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 عَلَى جَبِيئِهِ وَرَسُولِهِ وَالْإِلَهِ وَأَصْحَابِهِ وَجَمِيعِ أَزْلِيَاءِ أُمَّتِهِ أَجْمَعِينَ هَذَا الْقَصِيرُ  
 حقیر سرپا تقصیر خواجہ غلام حسین شاہ چشتی الشہابری دکنی حیدرآبادی ارباب دانش و  
 بنیش کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ ان دنوں عقیدت مندان اہل سلسلہ نے مثل  
 خواجہ محمد عبدالعزیز و خواجہ محمد عبدالغفور و خواجہ محمد فضل الہی روپڑی و محمد انوار الحق سنہلی و  
 جمیل احمد امرہوی وغیرہ نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ کوئی رسالہ عام فہم زبان اردو  
 میں جو سلوک و معرفت و اخلاق و ہند و نصائح سے ملو ہو قلمبند فرمایا جائے جس سے ہم  
 بتدیوں کو سود مند اور منشیوں کو خاطر پسند ہو۔ اگرچہ یہ کترین ناخواندہ ہے کچھ ایسا پڑھا  
 لکھا نہیں ہے جو اس کام کو اچھی طرح انجام دے ناچار پاس خاطر بردار دینی تصنیف  
 سے ائمہ دین متین چند حضرات مثل حضرت مولانا روم و حضرت سعدی و جامی و سن  
 سنجری و سید اشرف تھلکی عبدالقادر مہنتہ کلید دانش و مافط شیرازی رحمۃ اللہ علیہم  
 کے کلمات کرامت آیات فراہم کر کے مثل ایک گلدستہ کے تیار کیا۔ اور نام ایسا  
 اخلاق صابری فی عرفان باری رکھا تاکہ بہندیان طالب حق و اخلاق

انسانی کو آسانی ہووے۔ اور اس رسالہ کو بطریق سوال و جواب کے مزین کیا۔ تاکہ اس کی عبارت اور اشعار کو یاد کر کے غیبت کے ساتھ فائدہ حاصل کریں۔ اور باب نوی علم سے امیدوار ہوں۔ اگر انتخاب میں کوئی سہو یا غلطی ربط مضمون وغیرہ میں پادیں تو اصلاح فرماویں۔ اور کوئی حرف اس تالیف کا پسند آوے۔ تو جامع اوراق کو دعائے خیر سے یاد فرماویں۔ و عاتق فی۔ اَللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ وَ تَوَكَّلْتُ عَلَیْہِ اَنْدِیْتُ

سوال۔ خدا کے تملے سے کیا مانگنا چاہیے جواب۔ خدا سے خدا کو مانگنا چاہیے۔ اور خیریت اور عافیت دو جہان کی ہیت۔ خواہم از تو خوبی ہر دوسرا پند و ز تو خواہم از تراے رہنا۔ ترجمہ۔ چاہتا ہوں تجھ سے یا رب خوبی دو جہان کی۔ اور تجھ سے بھگو چاہتا ہوں۔ اے خدا۔ اے رہنا۔ سوال۔ سلوک کیا ہے جواب۔ بجا لانا احکام الہی کا۔ اور شفقت اوپر بندگان خدا کے ہیت۔ سالکان راہ حق در امر او بنیک زماں غافل نمیند از جستجو ترجمہ۔ سالکان راہ خدا اس کے حکم میں ایک لحظہ غافل نہیں ہیں جستجو سے سوال زندگی کیونکر بسر کرنی چاہیے جواب۔ خوشی اور کم آزاری کے ساتھ ہیت۔ بادیو برق خندہ زماں زلیست در جہاں پند بھجو ابر ہر سر دنیا گریستن۔ ترجمہ۔ چاہیے کہ بجلی کے ہستی ہووے۔ جینا جہان میں۔ نہ کہ مانند ابر کے دنیا میں روئے رہنا۔ سوال۔ عمر کو کس شغل میں صرف کرنا چاہیے جواب۔ علم حاصل کرنے میں۔ اور اس پر عمل کرنے میں صرف کرنا۔ ہیت۔ میاں و زجر علم گر عافلی پند کہ معلّم بودن بود عافلی ترجمہ۔ یت سیکھ سوائے علم کے اگر عقلمند ہے تو کہ بے علم رہنا غفلت میں رہنا ہے۔ سوال۔ علم سے کیا نتیجہ ملتا ہے جواب۔ پڑھنے والا علم کا اگر چوٹا ہے۔ تو بزرگ ہوتا ہے۔ اور اگر فقیر ہے تو تو بکر ہوتا ہے ہیت قیمت علم سمجھنا ہے۔ چونکہ شکر نہ لگا رہتا ہے

ترجمہ - علم کی قیمت مانند زر کے ہے۔ جبکہ کہنہ ہووے زیادہ تازہ ہووے سوال  
سید ہاراستہ کیونکر معلوم ہوئے۔ جواب - علم کی روشنائی سے۔ جواب  
چوتھم اپنے علم بایگداشت نہ کہ سب علم تو اس خدا را شناخت ہے ترجمہ - مانند شمع کے  
علم کے واسطے گنا چاہیے۔ کیونکہ بغیر علم کے آدمی خدا کو نہیں پہچان سکتا۔ سوال  
دنیا کس کو کہتے ہیں۔ جواب - جو شے آخرت میں کام نہ آوے۔ وہ دنیا ہے  
بیت ہولنا دُوم۔ چھیت دنیا از خدا غافل بلانے نے قماش و فقرہ و فرزند و زن  
ترجمہ - دنیا کیا ہے؟ خدا سے غافل ہونا۔ چاندی، سونا، مال و دولت، جو رو  
بچے دنیا نہیں ہیں۔ سوال - سلوک کے راستہ کے لئے روشنائی کیا ہے۔ جواب  
مغلوبی نفس یعنی نفس کو عاجز کرنا۔ بیت - ہر کہ نفس خوش را مغلوب کردہ آتش دوزخ  
بروگردید۔ ترجمہ جس نے اپنے نفس کو قابو کیا ہے عاجز کیا۔ دوزخ کی آگ  
اس پر سرد ہو جائے گی۔ سوال - نفس کس تدبیر سے عاجز ہوتا ہے۔ جواب  
اس کی مخالفت کرنے سے۔ مترادف - ہر کہ بر آری مطیع امر شود۔ خلاف نفس  
کہ فرماں چو یانت بیزار است۔ ترجمہ - مراد جس کی توپوری کر گیا۔ وہ تیرا فرمانبردار ہوگا۔  
بخلاف نفس کے یعنی جب نفس کی مراد پوری ہوتی ہے۔ سرکشی کو تا ہے۔ لہذا اس  
کی مراد پوری نہ کرنی چاہیے۔ سوال - عزت کس چیز سے پہنچتی ہے۔ جواب - کم ہونے  
سے قطعہ سعدی - بہ پیسے رسیدم در اقصائے یونان بہ بدگفتم لے آئکہ با عقل و  
ہوشی بہ مردم چہ پتر بہر حال گفتا۔ اگر راست پرسی خوشی خموشی ہے ترجمہ - ایک  
بزرگ کے پاس گیا میں ملک یونان میں۔ ان سے کہا میں آپ صاحب عقل و  
ہوش میں۔ آدمی کے لئے بہر حال میں کون سی بات بہتر ہے۔ جو اختیار کرے

فرمایا۔ اگر تو سچ پوچھتا ہے۔ خاموشی، خاموشی، یعنی خاموشی اختیار کرنا چاہیے۔  
 سوال۔ نیکی سب سے زیادہ کس کے ساتھ کرنا چاہیے۔ جواب۔ ماں اور  
 باپ کے حق میں یعنی ماں اور باپ کے ساتھ زیادہ کرنا بہتر ہے بیت  
 جنت برضائے مادرانست نہ حقاکہ رضائے مادرانست نہ ترجمہ جنت  
 ماں باپ کی رضامندی پر مبنی ہے قسم اللہ کی ہماری رضامندی بھی اسی میں  
 ہے۔ سوال۔ برائی کس کے ساتھ کرنا چاہیے۔ جواب۔ نفس کے ساتھ بیت  
 مکن نفس امارہ را پیروی نہ کہ ناگاہ گرفتار دوزخ شوی نہ ترجمہ بیت کر نفس  
 امارہ کی پیروی یعنی اطاعت مت کر۔ کیونکہ یکایک دوزخ میں گرفتار ہو جاوے گا تو  
 سوال۔ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کس چیز سے حاصل ہوتی ہے۔ جواب۔ اول  
 والدین کی خدمت گزاری سے۔ دوم۔ بندگان خدا کی خدمت سے۔ بیت  
 ہر کہ خدمت کرد اور مخدوم شد نہ ہر کہ خود را دید اور محروم شد نہ ترجمہ۔ جس نے  
 خدمت کی وہ مخدوم ہوا۔ اور جس نے اپنے کو دیکھا یعنی غرور کیا۔ وہ محروم ہوا۔  
 سوال۔ کون سی نیکی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہے۔ جواب۔ وہ نیکی والدین  
 اور استاد، پیر و مرشد، قبیلہ، فرزندان، قرابتداران سے کی جاوے۔ بیت  
 بخویشان خود نیک باش اے ہر نہ کہ از اصل و فرع است ذوق ثمر۔  
 ترجمہ۔ اپنے قرابتداروں سے اچھا رہ اے لڑکے، کیونکہ جڑ اور شاخوں  
 سے پہلے کامزا ہے۔ سوال۔ کون سی بدی اللہ تعالیٰ کے نزدیک  
 بدتر ہے۔ جواب۔ بد دعا۔ جو حق میں اپنی چوٹی اولاد کی کرتے ہیں بیت  
 بد دعائے والدین آید چو تیر نہ ہر بد و دحق طفلان صغیر۔ ترجمہ۔ ماں باپ

کی بد دعا چھوٹے بچوں کو ایسی ہے جیسے تیر نشانہ پر لگتا ہے۔ والدین کو چاہئے  
 اپنی اولاد کے لئے بد دعا نہ کرے۔ سوال۔ نیک بخت کس دلیل سے پہچانا  
 جاتا ہے جواب۔ عین دلیلوں سے۔ ایک علم۔ دوسری سخاوت تیسری خنداں  
 روئی سے یعنی ہر ایک سے ہنس کر بات کرنا۔ اخلاق سے بدیت۔ نیک بختی را  
 دلیل آید ہاں پڑوے خوش علم و سخاوت ہر کساں۔ ترجمہ۔ نیک بخت کی دلیل  
 کیا ہے جان نہیں مکہ صورت، صاحب علم، اور سخاوت کرنا غریبوں پر سوال۔  
 سب سے اچھے کام کون سے ہیں جواب۔ مجلس میں عالموں اور حکیموں کی بیٹھنا۔  
 اور ان کی صحبت سے فائدہ حاصل کرنا۔ عالم کون ہے۔ عالم ربانی حکیم کون ہے  
 غریبوں کا علاج کرنے والا بدیت۔ صحبت وانا چو عطر لاد بجا پکن مطر زان مشام  
 خوش را پڑ سوال۔ مرد عارف اور حق شناس کس دلیل سے پہچانا جاتا ہے۔  
 جواب۔ مرد حق شناس وہی ہے جو کسی کو تکلیف دینا جائز نہ رکھے بدیت حافظ  
 شیرازی۔ مباش در پئے آزار ہر چہ خواہی کن پکہ در طریقت ما غیر از گناہ نیست  
 ترجمہ۔ مت رہو در پئے آزار کسی کے۔ اس کے سوا جو تیرا دل چاہے کہ ہماری  
 طریقت میں اس کے سوا کوئی گناہ نہیں ہے۔ سوال۔ صفت کم آزاری کیونکر  
 حاصل ہوتی ہے جواب۔ اپنے آپ کو سب مخلوقات سے کترا اور بدتر اور  
 زیادہ عاجز جاننے سے ایسا ت۔ تو خود را گماں بردہ پرخرد پانا ہے کہ پرشد  
 دگر چوں پردہ پڑد دعویٰ پری زان ہتی میروی پڑہی آئی تا پرمعانی شوی پ  
 ترجمہ۔ تو اپنے کو بہت عقلمند سمجھتا ہے جو برتن کہ بھر گیا۔ دوبارہ کہو بکبر ہے  
 تو صرف دعویٰ سے بھرا ہوا ہے۔ اس لئے خالی جاتا ہے تو خالی ہو کر آ۔

تا پر معافی ہووے تو۔ سوال۔ فائدہ حاصل کرنے کی صفت کیونکر آتی ہے جواب۔  
 صحبت علماء و حکماء کی برکت سے صحبت علماء مثال کیماں، زان میں اعمال تو گرد و طلا۔  
 ترجمہ۔ عالموں کی صحبت مثل کیماں کے ہے۔ اس سے تیرے اعمال کا تابنا سونا  
 ہو جائیگا۔ سوال۔ فقیری میں کیا چیز اختیار کرنا چاہیے۔ جواب۔ رضا مندی حق سبحانہ  
 تعالیٰ کی بدیت۔ در رضاے حضرت حق باش دوست و پافرن بنی شود و قلاب  
 محکم تر چو ماہی می طپد۔ ترجمہ۔ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کی رضا مندی میں رہ۔ اور ہاتھ  
 پاؤں مت مار یعنی بغیر امت ہو۔ ہوتا ہے مضبوط زیادہ قلابہ یعنی گندھی آہستی۔  
 جبکہ چھلی ٹپتی ہے۔ سوال۔ دل حق تعالیٰ کی عبادت کی طرف کس طرح مائل ہوتا  
 ہے جواب۔ موت کو یاد رکھنے سے۔ غافل ز احتیاط نفس یک نفس  
 مباش بن شاید ہماں نفس نفس واپس بود۔ ترجمہ۔ احتیاط کرنے میں سانس کے یاد  
 خدا سے یک لحظہ غافل مت رہ۔ شاید کہ وہی سانس تیری آخری سانس ہو جائے۔  
 یعنی موت کی ہو۔ سوال۔ دل کی تاریکی کس چیز سے پیدا ہوتی ہے۔ جواب۔ دنیا  
 کی محبت سے بدیت۔ جب دنیا راں ہر عصیان بود بن ترک دنیا صیقل ایمان بود  
 ترجمہ۔ دنیا کی محبت سردار ہر گناہ کی ہے۔ دنیا کو ترک کرنا صیقل ایمان ہے۔  
 سوال۔ دل کی روشنی کس طرح حاصل ہوتی ہے۔ جواب۔ خدا کے ذکر کرنے  
 سے بدیت۔ ہر ذکر ہر چینی و درخوش است بن دے داند و راں معنی کہ گوش است  
 ترجمہ۔ اس ذکر میں جس کو دیکھے تو شور میں ہے لیکن وہی جانتا ہے اس بات کو۔  
 جسکو کہ کان ہے۔ سوال۔ دنیا میں کس طرح رہنا چاہیے۔ جواب۔ مثل اس مسافر  
 کے رہنا چاہیے جو کسی سرے میں منزل کھٹے ہے۔ اور جب رات گزرے صبح



کو کوچ کرے۔ بیت۔ جہاں چھپت مثل سرے دو در بن ازیں سو بیا و زالی سو گذر  
 ترجمہ۔ جہاں کیا ہے مثل سرے دو در کے یعنی دو دروازے کی سرے  
 ہے۔ ایک دروازہ ہے آئے۔ دوسرے دروازہ سے چلا جائے۔ سوال  
 مرد کو بان سے زیادہ کون سی چیز عزیز تر ہے۔ جواب۔ دین دار کو دین۔ اور بیدین  
 کو درم بیت بدیں اے فرومایہ دنیا محراب جوئے خراب بخیل عیسیٰ محراب ترجمہ۔  
 دین کے بدلے میں اے کمینہ دنیا کو منت خرید کر عیسیٰ کی بخیل سے گدے  
 کی جو مت خرید۔ سوال۔ بھلائی اور بُرائی پر انسان کے کیونکر خبردار ہو سکتے  
 ہیں۔ جواب۔ خصلت سے۔ ملاقات سے قطعہ سعدی۔ تو ان شناخت  
 بیک لفظہ از شمائل مرد یہ کہ تا کجاش رسید است پانچواں علوم بن وے نہ ہلش  
 ایمن مباحث و غرہ مشو یہ کہ خست نفس نگر دو با لہا معلوم بن ترجمہ۔ ایک لفظہ  
 میں پہچان سکتے ہیں خصلتوں کو مرد کی پ کہ کہاں تک پہنچا ہے۔ اس کے علوم کا  
 مقصود منصب۔ اور لیکن باطن سے اس کے بغیر مت رہو۔ اور نازمت کر  
 کیونکہ نفس کی بُرائی برسوں میں نہیں معلوم ہوتی۔ سوال۔ کون سی بات ہے جو  
 سچی معلوم ہو۔ اور جھوٹ نکلے۔ جواب۔ جوانی کا زور بڑھاپے میں۔ تو نگر سی کا  
 حال فقیری میں بیت۔ مرد چوں پیر شود جڑیں جواں میگردد و بن ز چو از دست  
 رو و خطرہ جاں میگردد۔ ترجمہ۔ آدمی جب بوڑھا ہوتا ہے۔ جس جوان ہوتی ہے  
 زرجب ہاتھ سے نکل گیا۔ جان کا خطرہ ہوتا ہے۔ سوال۔ دوست کیونکر پہچان جاتا  
 ہے۔ جواب۔ حاجت اور مشکل کے وقت۔ دوست اور غیر دوست کو پہچان سکتے  
 ہیں قطعہ سعدی۔ دوست شمار آنکہ در نیت زند بنلاف یاری و برادر خواندگی

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست نہ در پریشاں حالی و در ماندگی نہ  
ترجمہ - دوست مت گن اُس کو جو نعمت کے وقت مارے شیخی نہ دوستی اور  
بھائی پنہ کی - دوست وہ ہے جو پکڑے ہاتھ دوست کا - مالت پریشانی  
اور عاجزی میں سوال - فرزند ناخلف یعنی نالایق کس طرح ہوتا ہے - جواب -  
مانند اگشت ششم - اگر کاٹیں در و کرتی ہے - اگر کہیں تو عیب ہے - بیت  
ناخلف فرزند را اگشت ششم گفته اند نہ گردار عیب باشد و بر سر دروہاست  
سوال - بقیم بہتر یا مسافر جواب - مسافر آپ رواں کا مکمل رکھتا ہے - اور بقیم حکم  
ٹھیرے ہوئے پانی کا بیت - مسافر جو آپ رواں صاف تر بقیم است  
جو آپ بستہ نشتر سوال - گناہوں کی دو اکبا ہے جواب - تو بہ کرنا تو بہ النصوح  
کے بیت - تو بہ آید جو صابون گناہ نہ صافی دل از خدا پیوستہ خواہ نہ ترجمہ  
تو بہ آئے مانند صابون گناہ کے - صاف رہنا دل کا ہمیشہ خدا سے مانگ -  
سوال - صاحب دولت کو کون سا عمل بہتر ہے جواب - محتاجوں کو روٹی  
دنیا - اور مہمانوں کی تواضع کرنے میں مشغول رہنا بیت - غریب آشنا باش و یار  
دوست نہ کہ سیاح جلاب نام نکوست نہ ترجمہ - غریب کا آشنا رہو - اور مسافر  
کا دوست ہو - کیونکہ مسافر نیکی کے نام کو لیجائے والا ہے سوال - کون سا شخص  
ہے جہاں جاوے - دوست رکھتے ہیں جواب - صاحب ادب - بیت  
چند روزیکہ درین خانہ تن بہانی نہ با ادب باش کہ خاصیت مہمانی ادب است  
ترجمہ - تھوڑے روز اس خانہ تن میں مہمان ہے تو - یا ادب رہو - کیونکہ مہمان  
کی خاصیت ادب کے ساتھ رہنا ہے سوال - خواب بہتر یا بیداری - جواب

ظالم کا سونا بہتر ہے۔ عادل کو بیداری قطعہ سحر سی۔ ظالمی رافقہ دیدم نیمروز  
گفتم این فتنہ است خوابش برودہ بہ بہ آنکہ خوابش بہتر از بیداری است بہ آنچنان  
بہ زندگانی مردہ بہ۔ ترجمہ۔ ایک ظالم کو دو پیر کو میں نے سویا ہوا دیکھا۔ کہ میں  
نے یہ فتنہ ہے۔ اس کا سونا اچھا ہے۔ ایسی بڑی زندگی والے آدمی کا مرنا  
بہتر ہے۔ سوال۔ تمام اوار سے کون سے درد کو یاد کرے۔ جواب۔ ہر دم خدا  
کو یاد کرے۔ اور موت کا خیال کرے۔ بہت۔ ہر آن کو غافل از حق یکنان آج  
در آن دم کا فرست اما نہاں است ترجمہ۔ جو شخص خدا کی یاد سے ایک لمحہ  
غافل ہے۔ اسی وقت کافر ہے لیکن پوشیدہ ہے۔ سوال۔ رزق کیسے  
جواب۔ جو کچھ تجھے ملے۔ بہت۔ گریزیں را با آسمان دوزی نہ نشود جو زیادہ از روزی  
ترجمہ۔ اگر زمین کو آسمان سے ملا دے تو نہ جو برابر زیادہ روزی سے نہ  
سوال۔ وہ کون سا شخص ہے۔ اگر سوعیب رکھتا ہے۔ اس کا عیب نہیں ہے۔  
جواب۔ مرنی اور کریم بہت سخاوت میں عیب را کیا است نہ سخاوت ہمہ  
در ہارا و است نہ ترجمہ۔ سخاوت عیب کے تانے کے لئے کیا ہے سخاوت  
تمام دردوں کی دواس ہے سوال۔ کتنی چیزیں میں جو غم کو دور کریں۔ جواب۔  
ایک رفیق موافق۔ دو کے صورت و کیفا خالص دوست کی۔ فرد۔ رفیق خوب  
کیا است چوں اکیر در عالم نہ بدست ہر کہ انت کیا اگر میتوان گفتن نہ ترجمہ۔ اچھا  
رفیق کیا ہے۔ مانند اکیر کے۔ عالم میں جس شخص کو ایسا دوست ملے۔ اس  
کیا اگر کہہ سکتے ہیں سوال۔ مرد ماقبل کون ہے۔ جواب۔ وہ شخص جو دنیا کی  
مخالفت سے آزرده دل اور موافقت سے خرم نہ ہو۔ فرد۔ زربخ و راحت

گیتی میں نجا دل مشو خرم نہ کہ آئین جہاں گلے چنیں گلے چناں باشد۔ ترجمہ  
سرخ و راحت سے دنیا کے دل کو مت آزر دہ کر اور خوش مت ہو کہ روش جہاں  
کی کہی کیسی ہے اور کہی کیسی ہے۔ سوال۔ عالی ہمت کون ہے۔ جواب۔ وہ  
شخص آخرت کی نعمت کو دنیا کی نعمت پر قبول کرے یعنی سبقت کرے بدیت  
دے کہ جو بستی رلود و نیما کر دے کی انفات کند بر تباہ بنمائی ترجمہ جس دل  
کہ جو بستی کو لوٹ لیا یک توجہ کرتا ہے بنمائی بتوں پر۔ سوال۔ کون سامری  
ہے جو ہر خیر طیب حاذق ہو لیکن اس کے علاج سے قاصر ہو۔ جواب۔  
مرض حماقت اور یوقونی کا۔ بلیت خوئے بد و طبیعتی کشت نہ ر و د جز  
بوقت مرگ از دست نہ ترجمہ۔ بری خصلت جس کی طبیعت میں شہتی ہے نہیں باقی  
ہے۔ مرنے تک ہاتھ سے۔ سوال۔ درمیان عورت اور مرد کے کیا فرق ہے  
جواب۔ جو فرق آسمان سے زمین تک ہے یعنی جب تک آسمان سے پانی نہ  
برے۔ زمین پر روئیدگی نہیں آگتی ہے۔ بیت۔ تخم از زمین خوب بیگ و ثمر رسد  
ضائع کن بشورہ زمین تخم خویش را نہ ترجمہ۔ ایسی زمین تخم کو بیگ و ثمر تک پہنچاتی  
ہے۔ کہاری زمین میں ضایع مت کر اپنے بچ کو۔ سوال۔ کون ساعمل کرنا چاہیے  
جو برائی سے اہل دنیا کی امن لے۔ جواب۔ دوستوں کے ساتھ مہربانی اور شفقت  
دشمنوں کے ساتھ مدارات اور سخاوت و مہر و حافظہ آسائش دیتی تفسیر اس  
دو حرف است نہ باد و ستاں تملطف باد و ستاں مدارا نہ ترجمہ۔ آرام دہ جہاں کا  
بیان اس دو حرف کا ہے۔ دوستوں کے ساتھ مہربانی۔ اور دشمنوں کے ساتھ  
مدارات یعنی صلح اور تواضع۔ سوال۔ وہ کون سی چیزیں ہیں جو بہتر زندگی سے

اور بدتر موت ہے میں جواب بہتر زندگی سے نیک نامی ہے۔ اور بدتر موت  
 سے بخلی اور بدنامی ہے۔ شرف ذات بچود است و کرامت بسجود۔ ہر کہ اس پر  
 نثار و عیش بہ زوجہ ترجمہ۔ انسان کی شرافت سخاوت سے ہے۔ اور بزرگی  
 مسجد سے یعنی نماز پڑھنے سے جو شخص کہ یہ ہر دو نہیں رکھتا ہے۔ مرناسکا بہتر  
 ہے زندگی سے سوال۔ تمام کاموں میں کون سا کام بہتر ہے جواب خوشنودی  
 حق سبحانہ تعالیٰ کی۔ فرد فکر یعنی ہمیں کس دانا بہ عاقبت کار یا خداوند است  
 ترجمہ۔ عاقبت کی فکر کرتا ہے عقلمند۔ آخر کار معاملہ اللہ کے ساتھ ہے سوال  
 جسم کی صحت کون سے عمل میں ہے جواب صبح بھوک کے وقت کھانا کھانا۔ اور  
 تھوڑی بھوک باقی ہو۔ ہاتھ کھانے سے روکنا قطعہ سعدی۔ بآنکہ در وجود طعام  
 است خط نفس بہ رنج آور و طعام کہ بیش از قدر بود بہ گریہ شکر خوری بہ تکلف زیاں  
 کس نہ بہ ورنان خشک ویر خوری گل شکر بود بہ ترجمہ۔ باوجودیکہ جسم کے لئے  
 کھانا ہے نفس کا خط۔ بیماری لاوے کھانا جو زیادہ اندازہ سے ہووے۔ اگر گل شکر  
 تکلف سے کھائے۔ تو نقصان کرے۔ اور سوکھی روٹی دیر سے کھاوے۔ تو گل شکر  
 ہووے۔ سوال۔ دوست کون ہے جواب۔ دوست وہ ہے جو لوگوں کے آگے  
 تیرے عیب کو چھپاوے۔ اور نہ کو ظاہر کرے۔ اور پھر تیرے آگے اسکے خلاف  
 ظاہر کرے۔ بدیت۔ ہر کہ عیب دیگر اس پیش تو آورد و شمر د بیگیاں عیب تو پیش دگراں  
 خواہ برد ترجمہ۔ جو کوئی دوسروں کا عیب تیرے آگے لایا۔ سمجھ لے بیگیاں تیرا  
 عیب ہی دوسروں کے آگے لجا بیگا۔ سوال۔ انسان کون سے عمل سے دل کا پیارا  
 ہوتا ہے جواب خند و پشانی اور سچا معاملہ کرنے سے قطعہ سعدی۔ نرب رویش کرد و پیش

مرو کہ عیش بر وزیر تلخ گردانی پے سجا جتی کہ روئی تازہ رو و خنداں رو خرد نہ بند و کار کشاؤ  
 پیشانی پے ترجمہ - بھیبی سے آزر دہ ہو کر لگے دوست عزیز کے مت جا کہ عیش اسکا  
 بھی تلخ کرے تو جس حاجت کے لئے جاوے تو تازہ رو - اونٹن سا ہوا جا نہیں رکتا ہے  
 کام کشا دہ پیشانی وائے کا سوال - دنیا کی نعمتوں میں سے کتنی چیزیں بہتر ہیں جواب  
 چا چیزیں ہیں - ایک دولت کسب طلال سے - دوسری بیوی نیک و صاحب جمال  
 تیسرے فرزند صالح و نیک خصلت - چوتھے نیک نامی و اقبال سوال - تو بہ کرنا  
 جوانی میں بہتر ہے یا ضعیفی میں جواب - جوانی میں بہتر ہے کس لئے کہ بوڑھا  
 آدمی کیا کرے جو تو بہ نہ کرے قطعہ حسن - ہوئی برتن ہمہ سفید شدہ نیز بر سر  
 موئے یک سیاہ نہاند پے اسی حسن تو بہ آں زماں کر دی پے کہ ترا طاقت گناہ نہ ماند پے  
 ترجمہ - بال تمام تن پر سفید ہو گئے - تیرے سر پر ایک بال کالا نہیں رہا - اے  
 حسن تو نے تو بہ اس وقت کی جب کہ تجھے طاقت گناہ کرنے کی نہ تھی - جوانی  
 میں تو بہ کرنا بہت بہتر ہے - در جوانی تو بہ کر دن شیوہ پینیری ست پے وقت  
 پیری گرگ ظالم می شود پر پینر گار پے ترجمہ - جوانی میں تو بہ کرنا طریقہ پینیری ہے -  
 بڑھاکے وقت تو بھیر یا پیری پر پینر گار کرینا لاؤٹا ہے یعنی ایک درندہ میں بوجہ کمزوری  
 بڑھاپے کے طاقت شکار یا پہاڑ کھانے کی نہیں رہتی - تو لاچار صبر اختیار کرتا ہے  
 متکلم سے یہ نہ سمجھ لیں کہ بڑھاپے میں تو بہ کرنا بے سود ہے - بہائی جسوقت اللہ  
 تبارک و تعالیٰ تو بہ کی توفیق عنایت فرماوے غنیمت ہے - وہ غفور ارحم  
 ہے - اور فرماتا ہے - لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ترجمہ - مت ناامید ہو  
 اللہ کی رحمت سے - تو بہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے - ہر وقت تو بہ لازم ہے -

سوال - دوستی کے کتنے درجے ہیں یعنی کتنے حصے ہیں جواب پہلا درجہ - اول  
 وہ ہے جو کہ گھر میں دوست کے جاوے، اور دوست کو گھر میں لاوے جسوقت  
 یہ بات ہاتھ دیوے، ایک حصہ دوستی کا حاصل ہوا، دوسرا درجہ وہ جو گھر میں دوست  
 کے کھانا کھاوے، اور دوست کو اپنے گھر میں لجا کر کھانا وغیرہ کھاوے جب  
 یہ نوبت پہنچے سمجھ لو، آدمی دوستی حاصل ہوئی تیسرا درجہ وہ ہے کہ دوست کو  
 کوئی خیر دیتا ہے، اور جب اس کو واپس دیتا ہے، تو دوست نہیں لیتا ہے، اب یہ  
 نوبت پہنچے، تو جان لو تین حصہ دوستی حاصل ہوئی چوتھا درجہ وہ ہے کہ جب دوست  
 اپنے راز سے دوست کو آگاہ کرے، اور خود وہ دوست اس دوست کے  
 راز سے آگاہ ہو جاوے، اور آپس میں یکدیگر اور یک جہتی پیدا ہو جائے سمجھ لو،  
 وہ کامل دوست ہو گیا۔ سوال - دوست کتنے قسم کے ہوتے ہیں جواب - تین  
 قسم کے غنوی، دلیا یا راں، سہ قسم انداز بدانی، زبانانی، اند و خانی، اند و جانی،  
 بنانی، ناں بدہ از در بدکن، تواضع کن، بیار ان، زبانانی، دل یار ان، جانی، راکت  
 آر، بزہر ش جاں بدہ از استوانی، ترجمہ - اسے دل دوست تین قسم کے ہیں، اگر  
 جلسے تو - زبانانی میں، دوسرے نانی میں تیسرے جانی جو دوست نانی میں اسکو  
 روٹی دے، گھر سے زحمت کر، تواضع کر، زبانانی دوستوں کے ساتھ اے دل  
 یار جانی کو حاصل کر اس کے واسطے جان تک دیدے، اگر ہو سکے سوال -  
 بہانی بہتر ہے یا دوست جواب - بہانی، اگر دوست ہووے، بدیت - ہزار  
 خوش کہ بیگانہ از خدا باشد، فداے یک تن بیگانہ کاشنا باشد، ترجمہ ہزار

قرابتدار جو خدا سے بیگانہ ہووے۔ قربان اللہ تن بیگانہ کے جو آشنا ہووے۔  
 مقصد یہ کہ جو دوست خدا آشنا ہے۔ وہ دوستی کے قابل ہے۔ سوال۔ وسعت  
 رزق کے لئے کون کون سی چیزیں ملنے میں جواب چھ چیزیں وسعت معشیت میں؛  
 اول کاہلی۔ دوسرے غبت عورتوں کے ساتھ تیسرے بیماری دالہی۔ چوتھے  
 وطن کی الفت۔ پانچویں قصور بہت۔ چھٹے خوف سوال۔ کمال نیک بختی کی علامتیں  
 کتنی ہیں جواب۔ ذیل فصلتیں ہیں۔ اول خدا کے راستہ میں سچائی۔ دوسرے  
 مخلوق کے ساتھ انصاف تیسرے اپنے نفس کے ساتھ تنہی صحبت علمائے  
 باطن کی۔ پانچویں تعظیم بزرگوں کی چھ چوٹوں پر شفقت کرنا۔ ساتویں دوستوں کے  
 ساتھ موافقت کرنا۔ آٹھویں دشمنوں کے ساتھ بردباری کرنا۔ نویں درویشوں  
 کے بخشش کرنا۔ دسویں جاہلوں کو نصیحت کرنا سوال محبت کس کو کہتے ہیں جواب  
 محبت وہ یہ ہے جو نیکی سے زیادہ اور برائی سے کم نہ ہووے۔ بدلیت۔ زوہدیت  
 دوست زرخند بہتج تقصیر ہے؛ اگر زرخند گوید کہ دوستم غلط است۔ ترجمہ۔  
 دوست سے دوست نہیں آزر وہ ہوتا ہے کسی قصور سے۔ اور اگر آزر وہ ہووے  
 اور کہے۔ دوست ہوں میں۔ غلط ہے۔ سوال۔ بندے کو اپنے خدا سے کس  
 طرح سلوک کرنا چاہیے جواب ہمیشہ اسیکے حق کو نگاہ رکھنا چاہیے۔ آرام و راحت  
 کے زمانہ میں اپنے کو اس کا آشنا بنانا چاہیے۔ تا سختی اور تنگی کے وقت دستگیری  
 بندہ کی کرے۔ نہ وہ کہ آرام میں اس کو پہل جاویں۔ اور سختی میں اس کو یاد کریں۔  
 بلکہ آرام اور سختی کے ہر دو زمانہ میں برابر اس کی عبادت میں مشغول رہیں۔ اور شکر  
 اسکی نعمتوں کا بجالاویں۔ اور جو کچھ حاجت ہو۔ سوائے اسکے نہ مانگے کس واسطے کہ



تمام عالم تیری دوستی و بہتری کی کوشش کرے۔ یا دشمنی و خرابی کے لئے کوشش کرے  
 بغیر خواہش تقدیر الہی کے کوئی نفع و نقصان تجربہ نہیں پہنچا سکتا۔ ایسیات سعدی۔  
 گرگزنت رسد خلق مرغ چہ از خدا داں خلاف دشمن دو دوست نہ کہ دل ہر دو دور  
 تصرف دوست نہ اگرچہ تیرا کماں میں گذر نہ از کماندہ بسند اہل خرد نہ ترجمہ۔ اگرچہ  
 تکلیف پہنچے مخلوق سے مت آرزو ہو۔ کہ نہ راحت پہنچے خلق سے۔ اور نہ رنج۔  
 خلاف ہونا۔ دشمن آورد دوست کا۔ خدا سے جان کیونکہ دل ہر دو کا اسی کے قبضہ قدرت  
 میں ہے۔ اگرچہ تیرا کماں سے گذرنا ہے مگر عقلمند کماں پکڑنے والے کو دیکھتا ہے۔  
 سوال۔ کلام کرنا بہتر ہے یا خاموش رہنا۔ جواب۔ خاموشی ہر حال میں بہتر ہے۔ پہلے  
 کہ بات کرنے میں ایک فائدہ ہے۔ اور خاموشی رہنے میں دس فائدے ہیں لیکن  
 جوابات کہ بے یاد خدا کی جاوے۔ یہو ولب ہے۔ اور خاموشی کہ فکر معرفت صفات  
 الہی سے خالی ہووے۔ یہو ہے قطعہ سعدی۔ اگرچہ پیش خردمند خاموشی ادب است  
 بوقت مصلحت آں بد کہ دشمن کوشی نہ و چیز تیرہ عقل است۔ دم فرو بستن نہ بوقت  
 گفتن گفتن بوقت خاموشی۔ ترجمہ۔ اگرچہ عقلمند کے آگے خاموشی ادب ہے۔  
 مصلحت کے وقت وہ بہتر ہے۔ کہ بات کرنے میں کوشش کرے تو۔ دو چیز عقل  
 کے لئے سیام میں چپ رہنا کہنے کے موقع پر اور کہنا۔ خاموش رہنے کے موقع پر  
 سوال۔ درویشی بہتر ہے یا تو نگری جواب۔ تو نگری بہتر ہے۔ اس وقت جبکہ حساب  
 مال مدد کرنے میں درویشوں کی کوشش کرے۔ اور شکر نعمت الہی بجالاوے۔  
 اور مال کو اسکے مستحق لوگوں کو پہنچاوے۔ اور ہر کام میں خدا سے ڈرے۔ اور  
 مغرور نہ ہووے۔ ہاں درویشی اس سے بدرجہا بہتر ہے۔ ترجمہ۔ اگر غنی زر و دین

سے جیکے۔ ہرگز نظر اسکے فائدہ پر نہ کرے تو۔ بزرگوں سے سنا ہے میں نے بہت۔  
 فقیر کا صبر بہتر ہے غنی کی بخشش سے۔ فارسی۔ مرغنی زرد با من افشاندہ تا نظر  
 و رثواب اذ نہ کنی یا از بزرگاں شنیدہ ام بسیار بہ صبر درویش بہ زبیل غنی یا  
 سوال۔ فقیر کون ہے۔ جواب۔ وہ جو دنیا کے مال میں طمع نہ کرے یا اور  
 جب اس کو دیویں روئے نہ کرے یا اور جب لیو جمع نہ کرے۔ بلیت۔  
 خیریکہ بے سوال رسد دادہ خدا است یاں راتو رکن کہ فرستادہ خدا است یا  
 ترجمہ۔ جو خیر بغیر سوال کے پہنچے خدا کی دی ہوئی ہے۔ اس کو روست کر جو خدا کا  
 بھیجا ہوا ہے۔ سوال۔ اسلام کیا ہے۔ جواب۔ اسلام لغت میں گردن جھکانا،  
 اور اصطلاح میں فرماں برداری پروردگار کی کرنا۔ اور اطاعت کرنا۔ اور کنایہ اسکا  
 ہر حال میں شہنشاہ کو اپنے سے راضی اور خوش و درگاہنا۔ سوال۔ ایمان کیا ہے۔ جواب  
 ایمان لغت میں روکنا اور بنکر کرنا اپنے نفس کو خدا سے۔ اور اصطلاح میں زبان سے  
 اقرار کرنا۔ اور دل سے تصدیق کرنا۔ اور پردگار کے رو برو اپنے کو تمام عیبوں سے  
 سلامت رکھنا۔ اور منتظر اس کی غیبی امداد کا رہنا۔ اور کنایہ اس سے یہ ہے۔ تمام  
 حال میں اپنے سے تمام لوگوں کو راضی اور خوش رکھنا۔ اور اس کے بہتر شہید  
 میں کہ اصل ان سب کا کلمہ طیب ہے۔ اور انہیں اس سے خس و خاشاک راستہ  
 سے دور کرتا ہے۔ سوال۔ صفت ایمان کتے ہیں۔ جواب۔ چہ میں۔ اول خدا  
 کو وحدہ لا شریک جانتا۔ دوسرے اس کے فرشتوں کو برحق سمجھنا تیسرے  
 اس کی کتابوں کو سچ جانتا۔ چوتھے تمام پیغمبروں کو برحق جانتا۔ پانچویں دن  
 قیامت کو یقین سے جانتا کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب دینا ہو گا چٹے

نیکی اور بدی اس کی طرف سے ہے سمجھنا لیکن نیک کام کرنے سے بندے  
 کے راضی ہوتا ہے۔ اور بدکاری سے اُس کے راضی نہیں ہوتا ہے۔ بدیت  
 بیروں زگو رلاف کرامت چہ میزنی یا ایماں اگر بگور ہی آں کرامت است  
 ترجمہ قبر کے باہر کرامتوں کی کیا شیخی مارتا ہے۔ ایمان اگر قبریں لیاوے۔ تو  
 کرامت ہے۔ سوال۔ یاد رکھنے کے قابل کتنی چیزیں ہیں جواب۔ چار چیز۔  
 اول موت کو۔ دوسرے احسان اس شخص کا جو اُس کے ساتھ کیا ہے۔ تیسرے  
 زمانہ کا چوتھے ناصحوں کی نصیحت کو۔ سوال۔ بمول جانا کتنی چیزوں کا بہتر ہے۔  
 جواب۔ تین چیز۔ اول اپنی ہستی کو۔ دوسرے اپنے احسان کو جو کسی کو ساتھ  
 کیا ہو۔ تیسرے برائی کو اس شخص کی جس نے اُس کے ساتھ کی ہے سوال۔ دنیا  
 اور نہ دنیا۔ کہا نا اور نہ کہا نا۔ کیا چیز بہتر ہے جواب رابعی از دادہ چہ بہتر  
 است۔ گفتا کہ طعام یا نادادہ چہ بہتر است۔ گفتا دشنام یا از خوردہ چہ بہتر است  
 گفتا کہ غضب یا نا خوردہ چہ بہتر است۔ گفتا کہ حرام یا ترجمہ۔ دینے سے کیا  
 اچھا ہے۔ کہا کہ طعام نہیں دینا کیا بہتر ہے۔ کہا دشنام یعنی گالی دینا۔ کہا نا  
 کیا اچھا ہے۔ کہا غضب یعنی غصہ کو نہیں کہنا کیا بہتر ہے۔ کہا حرام یعنی حرام  
 نہ کہنا سوال۔ عبادت کون سی بات سے مقبول ہوتی ہے۔ جواب طہارت  
 سے اور پاکیزگی ظاہری اور باطنی سے۔ بدیت۔ تاباری طہارت ظاہرہ  
 باطنیت نیز حق کہ ظاہرہ جب ظاہری کو تو ماحصل کرے گا۔ باطنی طہارت  
 کو تیرے سے خدا ظاہر کرے گا۔ سوال۔ طہارت ظاہری کیا ہے۔ جواب  
 بدن اور جامہ۔ چلے نماز کو نجاست غلیظہ اور خفیہ اور حقیقی دلی سے پاک کرے۔

بدیت۔ طہارت چوچوشن خود بود اسے جو اس بنبر و سلاح عزازیل اس پترجمہ۔  
 طہارت مانند پوشن کے ہے۔ اسے جو ان نہیں کاٹتا ہے ہتھیار عزازیل کا اس پوشن  
 کو سوال۔ طہارت باطنی کا ہے جواب۔ دل کو حرص اور سد بخل و عداوت و  
 کینہ و کبر و ریائے۔ اور غضب غیبی وغیرہ سے پاک و صاف کرے۔ اور  
 خدا کی محبت سے دل کو مہمور کرے۔ تا ارشونی باطنی کی آئینہ دل میں ظاہر ہووے۔  
 مریباغی خواہی کہ دل تو نشود آئینہ پترجمہ۔ دھیزیروں کن درون سینہ پابغض و حسد  
 حرص و ریائے غیبت پترجمہ۔ عقد و کبر و دعا و کینہ پترجمہ۔ چاہتا ہے تو کہ دل تیرا ہو  
 آئینہ۔ دس چیزوں کو باہر کر سینہ کے اندر سے بغض اور حسد اور حرص اور ریاء اور  
 غیبت۔ بخل و عداوت اور کبر و غضب و کینہ سوال۔ انسان کی طبیعت کتنی قسم پر  
 ہے جواب۔ اوپر تین قسم کے۔ اول عاقل۔ دوسرا نیم عاقل۔ تیسرا جاہل سوال۔  
 عاقل کون ہے جواب۔ عاقل وہ ہے کہ کوئی کام کرنے سے پہلے اس کے  
 انجام کو سوچے۔ اور جو بات کرے سمجھ کے کرے جو بعد کو نہ پچھتاوے۔ بدیت  
 اول اندیش آنکھی گفتار پترجمہ۔ پیش آمد است پس دیوار پترجمہ۔ پہلے سمجھ لے  
 بعد کلام کرنا پہلے بنیاد رکھتے ہیں۔ بعد کو دیوار اٹھاتے ہیں سوال۔ نیم عاقل کون  
 ہے جواب۔ کسی کام کے وقت ہلک خطروں گر جاوے۔ تو اپنے کو پیچھے نہ  
 نہ ہٹاوے۔ اور تدبیر لائقہ سے اس سے نجات نہ پاوے۔ اور ہرگز پریشان  
 اور پر اگندہ نہ ہووے۔ بدیت شکست کہ آسان نشود پترجمہ۔ مرد با یکہ ہر سال  
 نشود پترجمہ۔ ایسی کوئی شکل نہیں ہے جو آسان نہ ہووے۔ آدمی کو چاہیے  
 کہ گھبرائے نہیں سوال۔ جاہل کون ہے جواب۔ جاہل وہ ہے۔ بجز دینے

کسی خطبے کے اپنے کو گم کرے۔ اور پرگندہ و پریشان ہو کر نجات کی تدبیر سے رہ  
 جاوے۔ پاشانی و سوانی میں گرفتار ہووے۔ بلیت۔ آنچادانا کند۔ کند ناواں پ  
 لیک بعد از قبول رسوائی پ ترجمہ جو کچھ عقلمند کرتا ہے۔ وہی نادان ہی کرتا ہے  
 لیکن بعد اٹھانے پریشانی و رسوائی کے۔ سوال۔ نشانات حافل کے کیا ہیں  
 جواب۔ چار چیز علامت عقلمندی کی ہیں۔ اول اپنے دشمنوں کو دوست بناوے  
 بلیت۔ دوستی را ہزار شخص کم است پ دشمنی را یکے بود بسیار ترجمہ۔ دوستی  
 کے لئے ہزار شخص کم ہیں۔ دشمنی کے لئے ایک شخص بہت ہے۔ دوسرے جاہلوں کے  
 شر سے ہمیشہ بچتا رہے یعنی ڈرتا رہے۔ بلیت زجاہل گر زندہ چوں تیر باش  
 نیامختہ چوں شکر شیر باش پ ترجمہ۔ جاہل سے بھاگنے والا مانند تیر کی ہو۔ مانند  
 شیر و شکر نہ ملا ہوا رہے۔ تیسرے۔ صاحب فسق و فجور کی پسند نصیحت سے اصلاح  
 کرے۔ منوی۔ گرچہ دانی کہ نشوند بگویی پ ہرچہ دانی تو از نصیحت و پسند نہ زود  
 بینی سغبہ ناواں را پ نہ دیا و قوادہ اندر بند پ دست بردست میزند کہ درین  
 نشنیدم حدیث و اشمنہ پ ترجمہ۔ اگرچہ جانتا ہے تو کہ نہیں سنتے ہیں۔ مگر جو  
 کچھ تو جانتا ہے۔ پس نصیحت سے کہتا رہ۔ جلد و کیا گیا تو۔ نادان کہینہ کو اٹھا لگا  
 ہوا قید خانہ میں۔ ہاتھ اوپر ہاتھ کے مارتا ہے۔ کہ افسوس نہیں سنائیں نے عقلمند  
 کی بات کو چوتھے۔ قصائے الہی پر راضی رہے۔ اور دل تنگ نہ ہووے بلیت  
 چور وئی نگر و خدنگ قضا پ سپر نیست مرندہ را خبر رضا پ جبکہ رہ نہیں ہوتا ہے  
 قضا کا تیر سپر نہیں ہے خاص بندہ کو سوا کے رضا کے سوال۔ کون می خیر انسان  
 سے نزدیک زیادہ ہے۔ جواب۔ موت۔ کہ انسان ہر چند اس سے دور زیادہ

بھاگتا ہے۔ نزدیک زیادہ ہوتی ہے۔ ہلکتی ہے۔ سوئے سپید از اجل آرد پیام پست  
 خم از مرگ برساند سلام پستغید بال موت کا پیام لاوے۔ کوثری پیٹ موت کا  
 سلام پہنچاتی ہے سوال۔ کون سی چیز انسان سے زیادہ دور ہے۔ جواب  
 حصول مراد کہ ہر خد آدمی حاصل کرے میں اس کے نزدیک زیادہ جاتا ہے لیکن  
 مقصد اس کا سبب نسبت تقدیر کے اسی طرح اور زیادہ دکھلائی دیتا ہے۔ خد  
 قفل تقدیر بہ تدبیر کے وانگندہ ورنہ دزد فلک اہل خرد بسیار اند بہ ترجمہ تقدیر  
 کے قفل کو تدبیر سے کوئی نہیں پہنچتا ہے۔ ورنہ آسمان کے نیچے اہل خرد بہت ہیں۔

سوال۔ انسان کا جو کس چیز سے ہے۔ جواب باعتبار اصل کے مٹی سے  
 ہے۔ اور خوراک و پوشاک بھی اس کی اسی سے ہے۔ انکار اس کا مٹی سے ہے۔  
 اے برادر جو عاقبت خاک است بہ خاک شویش از انکہ خاک شوی بہ ترجمہ۔  
 اے بہائی جبکہ آخر خاک ہے۔ خاک ہو پہلے اس سے جو خاک ہووے تو یہ سوال  
 گل یعنی مٹی کیا چیز ہے۔ جواب۔ اس کے عناصر اربعہ سے یعنی چار عنصر سے۔ مٹی۔  
 خاک۔ پانی۔ ہوا اور آگ۔ اور اصل خلقت عناصر کی آسمانوں سے ہے۔ اور وجود  
 آسمانوں کا فطرت اول عقل سے ہے۔ اس کو عقل احمدی اور قلم۔ اور اتم الکتاب  
 اور معلول اول ہی کہتے ہیں۔ اور یہ بمنزلہ دانہ کے ہے۔ اور ایسے علوی یعنی آسمان  
 اور اقبات عقل یعنی زمین مانند شجر کے۔ اور وہ المید ثلاثہ یعنی جمادات۔ نباتات۔  
 اور حیوانات مانند برگ یعنی پتے اور شگوفے یعنی کلیاں اور پھول کے ہیں۔ اور  
 انسان مانند ثمرہ۔ اس درخت کے۔ ایسا ہے۔ تو ان کے درمیان طرفہ العین  
 زکات و لون پدیا اور کوئین بنو قافہ تقدیرش دم بقلم تدبیر ان نقش بر لوح عدم تدبیر

ازاں دم گشت پیدا جملہ عالم بہ وزاں دم شد ہویدا جان آدم بہ چو خود را دید یک شخص معین  
 تفکر کرد تا خود حسیتم بہ ترجمہ - قدرت والے نے - یک پلک مارنے میں - کث  
 ونون سے - یعنی نقطہ کن سے دو جہان کو پیدا کیا جب اسی کے قدرت کے کاف  
 نے دم قلم پر مارا - ہزاروں نقش عدم کے تختی پر ظاہر ہوئے - اسی دم پیدا ہو گئے تمام  
 جہان - اسی وقت ظاہر ہوئی جان آدم بہ جب اپنی کو دیکھے - یک شخص معین - فکر کرنے  
 لگے - میں کون ہوں - کیا ہوں - سوال - کئے انسان کو نور الہی نہیں کہتے ہیں -  
 جواب - باعتبار فرق مراتب کے - اگرچہ یک نور ہے لیکن نام سے خالی کے  
 مشہور ہوا - بلیت - ہر مرتبہ از وجود حکمے وارد ہوا کہ حفظ مراتب کنی زندگی بہ ترجمہ - وجود  
 کی وجہ سے ہر مرتبہ ایک حکم رکھتا ہے - اگر مراتب کو نگاہ نہ رکھے گا - تو زندگی (کافر) ہوگا  
 سوال - انسان خالی کیا ہے - اپنے آپ کو تو رہنا سکتا ہے جواب - ہاں - قوت  
 عبادت و ریاضت عروج کے پروے گر جاویں گے یعنی دور ہو جاویں گے - اور  
 قوت ملکی اس کے روحانی قوائے میں پیدا ہو جائے گی - اور اپنی اصل کی طرف  
 رجوع ہوگا - اور خاک کی کثافت کی تائیدی - نور ایمان کی روشنی سے منور ہو جائیگی  
 تا صفات حیوانی کو انسانی سے - اور انسانی کو ملکی سے بدل کر مانند جناب کے  
 جو دریائے وحدت سے کنار کثرت میں جدا پڑا ہے - اپنے کو اس میں فنا کرے -  
 البتہ وہی اصل دریا اتصال باطنی کا قبول کرے - نور علی نور ہو جائے گا - رباعی -  
 تا چند کہ باہر زہ گردم گردی بہ تاروشن و پرفضا جو انجم گردی بہ چیرے ز تو گم نیست  
 کرامی طلبی بہ ز ہار بخود کوش کہ خود گم گردی بہ ترجمہ - کب تک یہودگی میں آدمیوں  
 کے گرد چیرے تو بہ تاروشن و پرفضا مانند ستاروں کے ہووے تو بہ کوئی چیرہ جمعہ سے

گم نہیں ہے کس کو طلب کرتا ہے تو یہ ضرور اپنے اندر رکشش کرنا یہاں تک کہ خود گم  
 ہووے تو یہ سوال بمقام اتصال کاکب حاصل ہوتا ہے۔ جواب۔ اپنی ذات کو فنا  
 کرنے سے جس وقت وہ گم ہوا وہی باقی رہا۔ اولیں۔ بلیت۔ تو در او گم شود وصال  
 این است پس تو بایش اصل کمال این است پس نہ ترجمہ۔ تو اس میں گم ہو یعنی ذات  
 حق میں وصال یہ ہے اور پس نہ تو مت رہ ہرگز کمال یہ ہے اور پس سوال۔ مومن  
 کس کو کہتے ہیں۔ جواب۔ وہ جو ہمیشہ خدا سے راضی رہے۔ اور اس کو اپنے سے راضی  
 رکھے۔ یعنی خدا اس سے راضی رہے۔ بلیت۔ نبی گویم کہ از دنیا جدا باش نہ بہر کارے  
 کہ باشی با خدا باش نہ ترجمہ نہیں کہتا ہوں میں دنیا سے جدا رہ جس کام میں رہے تو خدا  
 کے ساتھ رہ۔ سوال۔ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کون سی چیز میں ہے۔ جواب۔ معرفت  
 میں ذات کی۔ اور ہمہ تن طرف اُس کی متوجہ رہنا۔ بلیت۔ دمدم دم را غنیمت  
 داں دمدم شو دمدم نہ واقع دم باش دم را دمدم بجا دم نہ ترجمہ۔ دمدم سانس  
 جو تیری آتی جاتی ہے غنیمت جان اور دمدم رہ۔ سانس کے ساتھ۔ ہرگز خبردار  
 دم سے رہ۔ اور سانس کو دمدم بجا یعنی بے یاد خدا کے مت جانے دے۔  
 ہر وقت شغل پاس انفاس کرتے رہ۔ سوال۔ روح کو جسم کے ساتھ کیا نسبت  
 ہے۔ جواب۔ اس طرح جیسا کہ سوار کو گھوڑے کے ساتھ۔ اور گھوڑے کو  
 سوار کے ساتھ۔ بلیت۔ ہمیں میروت عیسیٰ از لاغری نہ تو در بند آئی کہ نہ  
 پروری نہ ترجمہ۔ یونہی مر رہا ہے۔ تیرا عیسیٰ لاغری سے۔ تو فکر میں اسی  
 کی ہے کہ گدھے کو پرورش کرے یعنی تیری جان مثل عیسیٰ کے ہے۔ اور  
 تن تیرا مانند گدھے کے ہے۔ تیری جان بے یاد خدا لاغر ہو رہی ہے اور



تن کو جو مثل گم ہے کے ہے۔ اس کو پروا دیا ہے سوال بہترین صفات  
انسانی کیا ہیں جواب فشرو سخاوت عبادت شجاعت عدالت  
بائنسان بود بہترین صفات بہ ترجمہ سخاوت عبادت شجاعت عدالت۔

انسان کے لئے یہ بہترین صفات ہیں سوال بہترین صفات انسان  
کے کیا ہیں جواب فشرو بخل و کین است ظلم و غفلت داں بہترین  
صفات در انسان بہ ترجمہ بخیلی اور کینہ اور ظلم کرنا اور غفلت خدا کی یاد اور  
خدا کے احکام وغیرہ سے۔ یہ بدترین صفات انسان کے ہیں سوال بہترین  
حکما یعنی دانالگوگوں کی کتنے ہیں جواب۔ دہل ہیں۔ اول وہ کہ قناعت کو  
اختیار کرو۔ اور ہوا و ہوس کو چھوڑ دو۔ کیونکہ سلامتی قناعت میں ہے۔ دوسرے  
نعمت کے زیادہ ہونے پر شکر ادا کرو۔ اور تنگی کے وقت صبر اختیار کرو۔  
کہ شکر ناسب زیادہ کرنے والا نعمتوں کا ہے۔ اور صبر کرنا کشائش کاموں  
کا ہے۔ تیسرے مہمتوں کے وقت اپنے دلوں کو مضبوط رکھو چوتھے۔ ہر کام  
کو چھوٹا اور حقیر مت جانو۔ کہ کمال اس کا بزرگی کی قابلیت رکھتا ہے۔ پانچویں  
یا خلاص دوستوں کی تربیت ہے۔ غافل مت رہو چھٹے۔ دوستوں کو اتنی  
توت مت دو۔ جو اگر دشمن ہو جاویں۔ تو تم پر غالب ہو سکیں۔ اور وقت واحد  
میں ان کے ساتھ اتنی محبت مت کرو جو اگر ہمیشہ اس قسم کی محبت نہ کریں۔  
تو دشمن ہو جاویں۔ ساتواں۔ بات بے ضرورت زبان پر مت لاؤ۔ آٹھویں  
مزاج ہر چند کہ تندرست اور قوی ہووے۔ مگر تم اپنی زندگی کا ہر روز  
مت کرو۔ نویں۔ مرض، مرچند کہ مہلک ہووے۔ نا امید ہو کر علاج اور تدبیر

سے اہمیت اٹھاؤ۔ دسویں۔ دنیا کو سخت بلا سمجھ کر اس کو دل مت لگاؤ اُبتیا  
 اگر دنیا نباشد در و مندیم نہ وگر باشد ہمیش پائے بندیم نہ بلائے زیں جہاں  
 آشوب تر نیست نہ کہ رنج خاطر است اسست ورنست نہ ترجمہ۔ اگر دنیا نہ ہو۔  
 تو ہم در و مندیم۔ اور اگر ہووے۔ تو اس کی محبت میں گرفتار ہیں کوئی اس سے  
 جہان میں زیادہ سخت تر نہیں۔ اگر ہو۔ تو دل کو تکلیف ہے۔ اور اگر نہ ہو تو ہی دل  
 کو تکلیف ہے۔ سوال۔ دوستی کی علامتیں کتنی ہیں جواب۔ چار۔ اول وہ۔ جو صحبت سے  
 آزرده نہ ہووے۔ دوسرے وہ۔ جو جدائی میں بہول نہ جاوے۔ تیسرے وہ  
 جو رنج و راحت میں ساتھ دے۔ چوتھے۔ حاضر و غائب میں ایک حالت پر ہے۔  
 سوال۔ احمقی کی علامت کیا ہے جواب۔ آٹھ ہیں۔ اول بے بلائے کسی کے  
 دسترخوان پر بیٹھ جاوے۔ دوسرے۔ ہرمان ہو کر صاحب خانہ پر حکم کرے تیسرے  
 دشمنوں سے نیکی طلب کرے نیکی کی امید چھوٹے۔ نالایقوں سے احسان کی امید رکھے۔  
 پانچویں۔ دو آدمی آپس میں بات کرتے ہوں۔ تو اپنے کو ان کے درمیان میں  
 شامل کرے۔ چھٹے۔ حاکموں اور زیر رگوں کی مہنسی کرے۔ ساتویں۔ ایسی جگہ  
 پر بیٹھے۔ جو وہ وہاں بیٹھنے کے لائق نہ ہو۔ آٹھویں۔ زیادہ بولنے والا ہو۔ اور  
 بغیر غبت کسی کے باتیں شروع کرے سوال۔ سلامتی ایمان کی کون سی  
 چیزیں ہے۔ جواب۔ دینداری اور تقویٰ و تحمل اور ریاضت۔ اور صبر اور  
 شکر اور عبادت بلیت۔ با خدا گرت تراشی کعبہ ات سنگ آورد نہ بے خدا  
 گر کعبہ سازی بت ز تو تنگ آورد نہ ترجمہ۔ خدا کی محبت کے ساتھ اگر بت بناو  
 تو۔ کعبہ تجھے پتھر لا دینگا نہ بے محبت خدا کے اگر کعبہ بناوے تو۔ بت تیرے سے

شرم یعنی ننگ کریں گے۔ یہ بیت کسی عارف صاحب طریقت کی کہی ہوئی ہے۔  
 مقصد اس شعر کا یہ ہے کہ خدا کی محبت میں گریخت بھی بنائے گا کہ جسے تجھے بھلا دے گا۔  
 یعنی وہ کام تیرا قبول ہو گا چونکہ نظر تیری خدا پر ہے۔ اگر بے محبت خدا کے ربا و  
 نمود کے خیال سے کہہ یعنی مسجد وغیرہ بنا دے تو وہ تیرے لئے بہت ہے۔  
 یعنی بت ہی تجھ سے شرم کریں گے۔ بھاگیں گے یعنی دنیا کی قبول نہ ہوگی۔  
 سوال۔ سلامتی مال کی کون سی چیزیں ہے۔ جواب۔ ادا کرنے سے حقوق  
 قرابتداروں۔ اور حقدار اور محتاجوں کے۔ اور صفائی اپنی اور زینت بال  
 بچوں کی کرنا۔ ضرور۔ زکوٰۃ مال بدرکن کہ فضلہ زراعت چوباقیان بدر و بیشتر  
 دہرا نگور پتہ ترجمہ۔ مال کی زکوٰۃ نکال۔ کیونکہ انگور کے فضلہ کو یعنی پتوں وغیرہ  
 کو جبکہ باغبان کاٹتا ہے۔ انگور زیادہ ہوتے ہیں۔ ایسے ہی زکوٰۃ دینے سے  
 مال زیادہ ہوتا ہے۔ ترقی ہوتی ہے سوال۔ تن کی سلامتی کس چیز پر ہے۔  
 جواب۔ اعتدال کی نگاہ رکھنے میں۔ درمیان سیری اور بہوک کے۔ اور خواب  
 اور بیداری کے۔ اور حرکت و سکون کے۔ ضرور۔ تقدیر سکون راحت  
 بودینگر تفاوت را بہ دویدن رفتن ایستادن نشستن جفتن و مردن یا ترجمہ۔ اندازہ  
 ہر سکون کا راحت ہے۔ دیکھ فرق کے تئیں۔ دوڑنا۔ چلنا۔ کھڑا ہونا۔ بیٹھا۔ سونا  
 مرنا۔ غرض یہ کہ ہر کام اعتدال کے ساتھ اچھا ہوتا ہے۔ سوال۔ کتنی چیزیں آدمی  
 کو بدبخت کرتی ہیں۔ جواب۔ چار۔ اول۔ شمن۔ دوسرے۔ فرضہ بتیسرے۔ فرزند  
 نالایق چوتھے بیوی بدخلعت اور ناموافق۔ سوال۔ کمینہ پن کی علامتیں کتنی ہیں۔  
 جواب۔ چار۔ اول۔ اپنے سے جو دانا زیادہ ہے۔ اس کے ساتھ بحث و

مقابلہ کرنا۔ دوسرے نا تجربہ کار پر اعتبار کرنا۔ تیسرے عورتوں کے مکر سے بیکار  
 رہنا چوتھے۔ لڑکوں کی صحبت رکھنا۔ سوال غفلت کی علامت کیا ہے جواب  
 آخرت کی نعمت کو اس جہان سے بہتر سمجھنا۔ اور پھر دین کو دنیا کے بدلے میں بھنا۔  
 موت سے غافل ہو کر اپنی زندگی پر مغرور رہنا۔ چوتھے۔ اپنے یقین سے رزاق  
 مطلق کو روزی پہنچانے والا سمجھنا۔ اور پھر ہر وہ اپنے کسب و قوت بازو کا  
 کرنا قطعہ۔ فراموشی نہ کر دینے اور اس حال پر کہ ہر وہی نطفہ مدفون و مدہوش پر  
 روانہ داد عقل و طبع و ادراک پر جمال و نطق و ادراک و فکر و ہوش پر وہ انگشت  
 مرکب کردہ برکت پر دو بازویت مرتب کردہ ہر دوش پر چھ می پنداری لے  
 ناچیز ہمت پر کہ خوابہ کردنت روزی فراموش پر ترجمہ نہیں فراموش کیا اللہ تعالیٰ  
 نے مجھے۔ اس حال میں کہ تھا تو نطفہ مدفون اور مدہوش پر جان بچے دی۔ اور  
 عقل اور طبیعت اور ادراک جس گویائی کے لئے اور ہوش۔ دس انگلیاں بنائیں  
 ہر ستمی پر۔ دو بازو تیرے مرتب کئے کا ندھے پر کیا گمان کرتا ہے تو اسے ناچیز  
 ہمت۔ کہ بھول جائے گا تیرا پروردگار تجھے۔ روزی دینے میں۔ سوال۔ بہترین  
 آراستگی مرد کے لئے کیا ہے۔ جواب۔ مرد کو چاہیے کہ ہر صبح کو آئینہ میں نظر  
 کرے۔ اگر صورت اپنی اچھی دیکھے۔ سیرت کو بھی نیک کرے۔ تاہر و نیک  
 ہو ویں یعنی صورت بھی نیک۔ سیرت بھی نیک۔ اور اگر اپنے کو بد صورت  
 دیکھے۔ سیرت کو نیک کرے۔ تاکہ دو ہڑائیاں اس میں ایک جگہ جمع نہ ہو جاویں  
 بلیت۔ واہ چہ خوش است مصرعہ مرغوب پر سیرت نیک بہ صورت خوب  
 ترجمہ۔ واہ کیا اچھا مصرعہ پسندیدہ ہے۔ اچھی خصلت بہتر ہے خوب صورتی سے

سوال۔ اسراف کیا ہے جواب۔ سخاوت اور بخش کرنا اسراف نہیں ہے۔ تاہم  
 رضامندی اللہ تعالیٰ کے خلاف نفس اور اپنی ناموری کے خیال سے بجا خرچ کرنا  
 اسراف ہے۔ بلیت۔ خوردن برائے زلیتن و ذکر کردن است؛ تو معتقد کہ  
 زلیتن از بہر خوردن است ترجمہ۔ کہا نا واسطے زندگی اور ذکر کرنے کے  
 ہے۔ تو نے اعتقاد کیا ہے۔ کہ دنیا واسطے کہانے کے ہے۔ سوال۔ غفلت کون  
 سے عمل سے پیدا ہوتی ہے۔ جواب۔ خدا کی نافرمانی اور نفس کی اطاعت کرنے  
 سے۔ بلیت۔ بقول دشمن بیان دوست شکستی پیسین کہ باکہ بریدی و باکہ  
 پیوستی؛ ترجمہ۔ دشمن کے کہنے پر دوست کے اقرار کو توڑ اتو نے؛ دیکھ  
 کہ کس کے ساتھ ملا تو؛ اور کس سے جدا ہوا تو سوال۔ نفس کس کو کہتے ہیں۔  
 جواب۔ وہ جو خلاف حکم خداے تعالیٰ اور عقل و حکمت کے حکم کرے۔  
 اور وہ ایک قوت ہے نفسانی۔ کہ متعلق ارواح انسانی سے ہے بلیت  
 نفس اتارہ ترا دشمن بود؛ در رہ دین حقت راہ زن بود؛ ترجمہ۔ نفس اتارہ  
 تیرا دشمن ہے۔ دین کے حق کے راستہ میں تیرا رہ زن ہے سوال۔ شیطان  
 کس کو کہتے ہیں۔ جواب۔ وہ جو انسان کی رگوں میں مثل خون کے دوڑتا ہے۔  
 اور برائی کے راستہ کی طرف کھینچتا ہے۔ اور اس کو خناس اور رہزن اور  
 غزایل ہی کہتے ہیں۔ بلیت۔ شیطان ہزار مرتبہ بہتر ہے نماز؛ کو سجد پیش آدم  
 دین پیش حق نکر؛ ترجمہ۔ شیطان ہزار مرتبہ بہتر ہے بے نماز سے۔ کہ اس نے نبی  
 آدم کے آگے نہیں کیا۔ اور یہ خدا کے آگے نہیں کیا۔ سوال۔ ان تمام علوم کی  
 ابتدا کس سے ہے۔ جواب۔ آدم علیہ الصلوٰۃ سے ہے۔ کہ حضرت پروردگار

نے تمام علوم کو متعدد زبان اور مختلف الفاظ میں ان کو سکھایا۔ اور علم باطن میں اپنے اسرار سے اس قدر واقف کیا کہ اس سے فرشتوں کو کوئی حرف یا فہم نہیں تھا۔ اس لئے مسجود ملائکہ کر دیا۔ بلیت سالہا دل طلب جام جم از ما میگردد، انجہ خود داشت ز بیگانہ تمنا میگردد ترجمہ: برسوں دل سے جام جمشید ہم سے طلب کرتا تھا۔ وہ جو خود رکھتا تھا بیگانہ سے آرزو کرتا تھا سوال در میان روح اور عقل کے کیا مناسبت ہے جواب: ایسی نسبت جیسی کہ در میان میں بادشاہ اور وزیر کے ہوتی ہے سوال: روح کی سلطنت اور وزارت عقل کی کس دلیل سے ثابت ہووے جواب: دلیل ہونے سے ارکان اس سلطنت کے۔ کس واسطے کہ بدن انسان کا ایک آباد ملک ہے۔ اور دل قلعہ۔ اور روح سلطان عادل۔ اور عقل وزیر باتدبیر۔ اور اس جسمہ باطنی مثل جس مشترکہ اور تنجید۔ حافظہ اور واہمہ۔ اور متصرفہ بمصاحبان درگاہ کے ہیں۔ اور مقام ان کا دماغ میں ہے۔ اور حواس خمسہ یعنی پانچ حواس ظاہری مثل سامعہ اور باصرہ۔ اور شائتہ۔ اور ذائقہ۔ اور لامسہ۔ بمنزلہ جاسوسان۔ اور عملداران حضوری کے ہیں جو کچھ دیکھتے ہیں۔ اور سنتے ہیں۔ اور دریافت کرتے ہیں۔ بہت جلد اظہار اس کا حضور میں پادشاہ کے پہنچاتے ہیں۔ اور اعضاء و اعصاب مثل پہاڑ اور ضلعوں کے۔ اور گوشت مانند زمین ہموار کے۔ اور رگیں مانند نہروں کے خون مانند آب حیات کے اس میں جاری۔ اور روح نباتی متعلق ان اشیاء کے ہے۔ اور زبان مترجم دربار سرکار کی ہے۔ اور قلب خزانہ دار اسرار پروردگار کا۔ اور خطرات شیطانی

مانند چوروں اور مفسدوں اور راہزنوں کے۔ واسطے ضائع کرنے نقد ایمان  
 اور تاراج کرنے قافلہ نیچوں حشرات کے۔ قابو میں رہتے ہیں لیکن انتظام  
 سے عقل و دراندیش کے۔ پوشیدہ رہتے ہیں۔ اور پاسبانی سے توفیق ازلی  
 کے۔ اور نگہبانی سے خوف الہی کے غضب کئے گئے ہوتے ہیں۔ بلیت  
 اگر تہذیب و لطیف خود قدم پیش نہ شود زردوری مادہ بد پیش نہ ترجمہ۔ اگر نہ  
 رکھے ہر پانی سے اپنی قدم آگے۔ ہووے۔ اس سے دوری ہماری و ہم  
 زیادہ۔ سوال۔ تعداد اعضا فی انسانی کتنی ہیں جواب۔ دو سو اٹھائیس<sup>۲</sup> صفر تہ  
 پانی ہے سوال۔ انسان کے بدن کی کئی کتنی ہیں۔ جواب۔ تین سو اٹھائیس  
 شاخدار۔ بدن پرپٹی ہوئی ہیں۔ سوال۔ فائدہ اس سلطنت خلقت انسانی  
 سے کتنی ہیں جواب۔ بہت ہیں۔ زمین اور آسمان اور چاند و سورج جو کچھ  
 مخلوقات سے ہیں۔ واسطے خدمت انسان کے پیدا ہوئے ہیں۔ اور انسان  
 واسطے ذات معرفت الہی۔ اور عبادت الہی پیدا ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ  
 نے اس کو زمین پر خلیفہ مطلق بنایا۔ اور ابر باران واسطے تیار کرنے خوراک اُسکے  
 ستانی کرتا ہے۔ اور باد یعنی ہوا۔ مانند فراٹوں کے جلو گاہ زمین میں اس کی  
 خدمت گزاری کرتے ہیں۔ آگ اس کی باور چھانہ خاصہ کے لئے سرخ روئی  
 حاصل کئے ہوئے ہے۔ اور تارہ آسمان کے رنگا رنگ جواہرات کے معدنوں  
 کو۔ اور طرح طرح کے نفرت کو زمین میں دفنہ بناتے ہیں۔ اور تمام جانور بری او  
 بحری جان و دل سے اس کی خدمات بجالاتے ہیں۔ یہاں تک کہ نباتات عجیب  
 خاصیتوں کے ساتھ اور نادر کیفیات سے کوہ و بیابان میں اور زراعت و باغ

انتظار کام اس کے ایک پاؤں پر کھڑے ہیں اب انسان کو چاہئے کہ اپنے  
 خالق کو پہچانے اس سلطنت پنج روزہ پر مغرور نہ ہوئے تا نتیجہ حیات کا پاوے۔  
 اور زندگی کی نعمتوں سے سرفراز اور ممتاز ہوئے قطعہ سعدی۔ ابرو باد وہ  
 و خورشید و فلک در کارند تا تو نانی و کف آری و غفلت بخوری بہمہ از بہر تو گمراشتہ  
 و فرمانبردار۔ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمانبری نہ ترجمہ۔ ابرو ہوا۔ اور چار  
 و سورج در آسمان سب کام میں ہیں جب تو روٹی ہاتھ میں لیوے غفلت سے نہ کہتا  
 تمام تیرے لئے پریشان ہیں اور فرمانبردار شرط انصاف کی نہ ہووے جو  
 تو حکم نہ مانے۔ سوال۔ موت کیا چیز ہے۔ جواب۔ موت۔ خداوند غرور جل  
 کی ایک مخلوق ہے اور جو سبحانہ تعالیٰ نے اس کو ہر ایک ذی روح پر قابض  
 اور غالب فرمایا ہے۔ اور اس کو تابع ملک الموت یعنی حضرت غزرائل علیہ السلام  
 کے کیا ہے۔ اور آخرت میں اُسکو زکریٰ کی صورت میں ٹھہرے لایا جاوے گا۔  
 اور ذبح کیا جاوے گا۔ اور فرشتہ دوزخ میں ندا کرے گا کہ جہنم میں ہمیشہ اس  
 عذاب سے عذاب کئے جائے گے۔ اور موت نہ پہنچے گی۔ اور دوسرا فرشتہ بہشت  
 میں منادی کرے گا کہ اے نیکو کاران تمکو خوشخبری ہو۔ داخل ہونے میں جنت  
 کے کہ ہمیشہ اس آسائش نعمت سے شاداں و فرحاں رہو گے۔ اس میں  
 موت کو پھر نہ دیکھو گے۔ اس ندا سے اہل دوزخ کا عذاب سو ہزار چند زیادہ  
 ہوگا۔ اور خوشی اور فرحت اہل جنت کی اسی طرح زیادہ ہوگی۔ بلیت گزیدند  
 فرزندگان دست و پا کہ در طب نذند داروئے موت نہ ترجمہ۔ داناؤں  
 نے مرنا قبول کر لیا جبکہ طب کی کتابوں میں موت کی دوا نہ دیکھی سوال حیات



کیا ہے جواب۔ صفات الہی کے پر تو سے ایک پر تو ہے۔ کہ ابتدائی خلقت  
 تمام عالم کی اوس سے ہے۔ اور روزِ جزا میں اس کو گہوڑی کی صورت میں رکش  
 تمام کے ساتھ ظاہر کریں گے۔ بلیت۔ ادھر قطع کردن نخل حیات تو بیچارہ  
 دو پھنس اندر کشاکش است نہ ترجمہ۔ تیری نخل حیات کے کاٹنے کے لئے مانند  
 ارہ کے تیرے دو سانس کشاکش میں ہیں۔ سوال۔ عالم کتے ہیں جواب۔  
 دو عالم ہیں۔ عالم غیب۔ عالم شہادت۔ اور ان کو عالم ارواح اور عالم اجسام  
 بھی کہتے ہیں۔ بلیت۔ جہاں بکسر چہ ارواح و چہ اجسام بہ جو جسم معین عالمش  
 نام نہ ترجمہ۔ جہاں یکساں ہے۔ کیا عالم ارواح کیا عالم اجسام۔ ایک جسم  
 معین ہے۔ اور عالم اس کا نام ہے۔ سوال۔ عالم مثال کیا ہے۔ جواب۔  
 یہی عالم ہے۔ کہ مثل پردہ کے در میان میں غیب اور شہادت کے  
 حائل ہے۔ اور اس کو عالم برزخ کہتے ہیں۔ قطعہ۔ چہ خوش بکیش عالم غیب نہ  
 زیست نوبتی آزاد و نیم نہ بقید خاک از دست شہادت نہ قدام و منظور  
 بیشی و کم نہ بخود رانیک بشناسم خلاصم نہ وے شکل کہ من خود راندا نم نہ  
 ترجمہ۔ کیا اچھا تھا میں پیش میں عالم غیب کے بہت نوبتی سے آزاد و نیم میں  
 عالم شہادت کے ہاتھ سے مٹی کی قید میں پڑا ہوں۔ ظہور کی کمی و زیادتی میں۔  
 جب اپنے آپ کو اچھی طرح پہچانوں میں نجات پاؤں میں۔ لیکن مشکل یہ ہے  
 کہ اپنے کو نہیں جانتا ہوں میں سوال۔ موت اول ہے۔ کہ حیات جواب۔ بابت  
 وجود کے موت اول ہے۔ اور بعدہ حیات۔ اور پھر موت ثانی اور پھر حیات۔  
 ثانی یعنی موت اول ایسی ہے۔ کہ جہان میں پیدا نہیں ہوا۔ کہ جہان میں پیدا

نہیں ہوا۔ پاؤں کے صلبوں سے۔ رجموں میں ماؤں کے نہیں چنچا۔ معدوم الوجود ہے۔ اور حیات اول وہ ہے کہ عدم کے گڑھے سے ایوان شہوؤں پاؤں رکھا جلتے مستعارہ کو پہنکر عمر طبعی سو سال یا کم بیش کو بسر کیا یعنی پورا کیا۔ بعد اس کے موت ثانی دپیش آئی کہ اس قفسِ عفری کو چھوڑ کر طرث عالم تھا کے پرواز کیا۔ اور وجود اس جہان سے کالعدم ہوا۔ اور پھر حیاتِ ثانی کا پاناہ محل حساب میزان میں آئے گا، اور موافق اعمال کے مقام پائے گا۔ اور یہ

حیات ابدی ہے جو بعد میں موت نہیں کہتی ہے پس حیاتِ مستعارہ ہیں دو جہان کی درمیان دو عدم کے واقع ہوئی ہے کہ ابتدائی عدم اول اور انتہائی عدم ثانی جو سوائے کالموں کے کسی کو سلوم نہیں ہے۔ فہرہ و این دعیاں و طلبش بیخبر آئندہ کا نہ کہ خبر شد خبرش باز نیامد ترجمہ یہ مدعی لوگ اس کی طلب میں بیخبر ہیں جس کو کہ خبر ہوئی خبر اس کی پھر نہیں آئی۔ سوال۔ پردہ شالی صورت پر عالم غیب کے ہے۔ یا شہادت کے جواب۔ صورت پر عالم شہادت کے ہے کہ نہ عالم چہ چہوتوں سے۔ آگے اور پیچھے۔ سیدھے اور بائیں۔ اوپر اور نیچے جسکو شش جہت کہتے ہیں۔ مفید ہے۔ اور وہ عالم جو اوپر عرش کے ہے۔ اس پر نورِ واقع زبردی موجود ہیں جہات نہیں رکھتے۔ اور قیدہ مکان و لامکان سے پاک رہتا ہے پس انسان خود پردہ اپنا ہے جب اس کو اٹھایا۔ اس کی دل کی آنکھ نے مینائی حاصل کر لی۔ فرد نقاب چہرہ ندارد نگار دلکش من بہ تو خود حجابِ خوبی حافظ از میاں بر خیزد ترجمہ چہرہ کے نقاب نہیں رکھتا ہے عشق دلکش میرا بہ تو خود حجاب اپنا، حافظ درمیان سے نکل جا سوال علم باطن کیا ہے۔

جواب۔ سنخراسی علم ظاہر کا ہے (فرد) آیات معنی ظاہر کیفیت پر ولے ہفت  
 معنی باطن دروست پر ترجمہ آیات میں ظاہر کے معنی ایک ہے۔ لیکن معنی اس میں  
 سات ہیں سوال۔ فرق علم باطن اور ظاہر میں کیا ہے۔ جواب۔ کوئی فرق نہیں  
 ہے۔ مگر ظاہر منزلاً اسم کے ہے۔ اور باطن مانند سمی کے۔ باظاہر اجمالی ہے۔ اور  
 باطن تفصیلی۔ سوال۔ اسم سے طرف سمی کے کس طرح پہنچ سکے ہیں جواب۔ بقا  
 کرنے سے اسم کے۔ اور آنا راہی خودی کے۔ بلیت۔ اسم چوں خواندی سمی  
 راہی ہوئی پر و بد ریا گار برنا آید ز جوی پر ترجمہ جب نام لیتا ہے تو سمی کو ڈھونڈ چل  
 طرف دریا کے کام نہیں چلتا ہے نہر سے سوال مقلم معرفت آہی کا کس طریقہ سے  
 حاصل ہوتا ہے۔ جواب۔ دو طریقہ سے۔ اول کویل کے ساتھ یعنی ہر شے کے  
 نام کو اس شے کے خالق تک پہنچا دے۔ اور اس کو یقین سے جا کر تمام  
 اشیاء کو بھول جاوے۔ اور ہر وجود سے اس کی ذات کی طلب کرے۔ تا ابتداء  
 اور انتہاء حصول کو پہنچے۔ اور معلوم ہووے۔ کہ اصل تمام چیز کی اس سے  
 ہے۔ اور پھر رجوع ہونا تمام اشیاء کا طرف اس کے ہے۔ دوسرا طریقہ۔  
 مشاہدات اور آگاہی دل سے چونکہ بخیر ہونا۔ اس جہان سے نتیجہ علم باطن  
 کا ہے۔ ربّی باری۔ ہوش است سرمایہ صدور دسراست پر فارغ ہال آنکہ  
 از جہاں بے خبر است پر در بھینچی کنند مرغان فریاد۔ ہر چند کہ بھینہ از قفس  
 تنگ تر است پر ترجمہ۔ ہوش ہے سرمایہ تنو در دکا۔ فراغت وہ ہے جو جہان  
 سے بے خبر ہے۔ اندھے کے اند نہیں کرتے مرغان فریاد پر ہر چند کہ ادا قفس  
 سے زیادہ تنگ ہے۔ سوال۔ مشاہدات کس طریقہ سے حاصل ہوتے ہیں۔

جواب ۔ وہی دو طریقہ پر ہے ۔ اول کسب پر ہے ۔ جو طہارت بدن کی نجاسات سے ہے ۔ اور اول کی صفائی کے دوران سے کہ کر طرف ریاضت اور عبادت اور تقویٰ کے مشغول ہووے ۔ اور مرشد راہما کو اپنا ہادی بنا کر ایمان کا چراغ ہاتھ میں لیکر مراقبات و یاد خدا سے دل کے زنگ کو دور فرماوے ۔ اور تہصیب سے دین و مذہب کے اپنے کو چڑاوے ۔ کم کہنے کی ۔ کم کہانے کی ۔ اور کم سونے کی عادت کرے ۔ تا مقام مکاشفات کو پہنچے ۔ دوسرا مذہب ہے کہ حق تعالیٰ چراغ توفیق اس کے راستہ کے آگے رکھتا ہے ۔ تا تجلی عبادت اور روشنی ایمان کی اس کے دل پر ایسا پرتو ڈالے ۔ جو جذب اور شورش سے آشنا ہووے ۔ بدلت ۔ ہر چہ غیر از شورش و دیوانگی آپ کا نذران راہ دوری و بیگانگی است پ ترجمہ جو کچھ سوائے شورش و دیوانگی سے ہے ۔ کہ اس راستہ میں دوری و بیگانگی ہے ۔ سوال ۔ نشان مرد عارف کا کیا ہے جواب ۔ ہر چند داننا تر ہووے اپنے کو زیاد و نادان سمجھے ۔ اور نظریں کو رباطن بوالفضولوں کے مثل دیوانہ کے رہے ۔ ابیات ۔ آنکس کہ بداند و بداند کہ نہ اند نہ اسپ طرب خوش بگردوں بجا نہ و آنکس کہ بداند و بداند کہ بداند نہ او نیز خرویش بمنزل برساند نہ و آنکس کہ نہ اند و بداند کہ بداند نہ و جیل مرکب ابدالہ ہرماند نہ ترجمہ ۔ وہ شخص جو جانتا ہے ۔ اور جانے کہ نہیں جانتا ۔ اپنے خوشی کے گھوڑے کو آسمان پر دوڑاوے ۔ اور وہ شخص جو جانتا ہے اور جانے کہ جانتوں ۔ وہی اپنے گدے کو منزل پر پہنچائے گا ۔ اور وہ شخص جو نہیں جانتا ہے ۔ اور جانے کہ میں جانتا ہوں ۔ وہ نادانی میں سوار قیامت تک رہے گا محض بیوقوف رہے گا ۔ سوال ۔ دانائی کیا چیز ہے

جواب - اول کلمہ دانش و دانائی کا دامن سے ہے یعنی جاننا معنی کے علم  
 میں ہووے۔ اور اصلح میں معنی عقل کو خورد کے ہے۔ اور وہ مانند چراغ کے  
 حجرہ دماغ میں روشن ہے لیکن معرفت الہی اور پانے میں اس کے صفات  
 کے عاجز اور قاصر رہتی ہے۔ ہلیت - گر خورد در راہ اوق میں ہدے ہند نہ راں  
 شبلی و ادہم شہد بہ ترجمہ - اگر عقل اس کے راستہ میں حق میں ہوتی نہ لاکھوں  
 مثل حضرت ثعلبی و حضرت ابراہیم ادہم کے ہوتے مثل۔ روشنی عقل کی کس چیز سے  
 ہے جواب علم سے ہے۔ اور روشنی علم کی پر سیر گاری سے۔ اور طہارت سے  
 اور روشنی باطن کی معرفت الہی سے ہے۔ اور معنی سخن کے مثل ذہن کے نقاب  
 میں الفاظ کے اپنے چہرہ کو چھپائے رکھتی ہے یعنی عبادت ظاہری مانند دریا  
 کے۔ اور حروف بمنزلہ موج کے۔ اور معنی مانند صدف یعنی سیپی کے۔ اور مضمون  
 اس کا مانند موتی بے بہا کے ہے۔ ابیات - ہر سخن را معنی و مغزے بود بہ  
 لیکہ مغزے در سرت کی می شود بہ گوش خریف و روشن دیگر گوش خریفہ این سخن با ورنہ  
 گوش خریفہ ترجمہ - ہر ایک بات کے لئے معنی اور مغزہ ہووے لیکن مغز اس کا  
 تیرے سر میں کب ہوتا ہے۔ گم ہے کے کان کو فروخت کر۔ اور دوسرے کان  
 خرید کر۔ اس بات کو جو یقین نہیں کرتا ہے اس کو گمہ بابو۔ سوال عشق کیا چیز  
 ہے جواب عشق ایک آگ ہے غیبی جسوقت دل میں گرتی ہے۔ ماسو  
 مطلوب کو جلاتی ہے۔ س باغی نیم رخ تو آلت منکم بعید بہ و آن نمی  
 دگرارت غدا بی نشاید بہ برگردست نوشتہ عجی و میست بہ من بات عشق نقدات بہید

ترجمہ۔ عاشق اپنے معشوق کو کہتا ہے۔ اے پیارے تیرا اکر بارخ بشارت کو  
 رہا ہے۔ یہ کہ میں تم سے دور نہیں ہوں۔ اور دوسرا رخ تیرا اے پیارے ارشاد  
 کر رہا ہے کہ میری جدائی کا عذاب تحقیق کہ سخت ہے۔ اوپر لوں مبارک تیرے  
 اطراف لکھا ہوا ہے یہی ویت یعنی کلام کرنا معشوق کا عاشق کی زندگی ہے۔  
 پس جو شخص عشق میں معشوق حقیقی کے مرگیا پس تحقیق مرا وہ شہید یعنی شہید ہوا۔ سوال  
 بزرگوں کی صحبت کی تاثیر اور نصیحت ناصحوں کی کب اثر کرتی ہے جواب۔ راہ نجات کی  
 طلب کرنے سے۔ اور اٹھانا دل کا اپنے روش کے راستہ سے کسوٹے  
 جب تک کہ تپا پہول کے درخت پر قائم ہے پہول کی صحبت کا اس کو کچھ اثر  
 نہیں ہے جب اپنی جائے سے ٹوٹ گیا۔ اور جدا ہوا جو ہر قابل ہوا البتہ صحبت  
 گل کے اثر سے اس میں خوش ہو پیدا ہوگی۔ بلیت صحبت اندر جو ہر قابل کند  
 تاثیر دلیں نہ در نہ شاخ گل چرا از بوئے گل خوشبو نشد نہ سوال۔ سب ذہبوں  
 میں کون سا مذہب اچھا ہے۔ جواب۔ مذہب۔ در مذاہب۔ مذہب دہقان خوب است  
 مولوی ہنذہب دہقان چہ باشد۔ انچہ کاری بدر و نی۔ ترجمہ۔ مذہبوں میں مذہب  
 دہقان کا اچھا ہے۔ مولوی۔ مذہب دہقان یعنی کسان کا کیا ہو دے۔ جو  
 کچھ ہو دے۔ تو کاٹے گا۔ تو یعنی جیسا بیج ہو دے گا ویسا پھل حاصل کرے گا۔  
 سوال۔ ابتداء اور انتہا موجودات مراتب کی کیا ہے جواب۔ ابتداء مراتب  
 موجودات کی عقل اول سے ہے کہ اس کو بہن او عقل کل و معلول اول اور  
 حقیقت محمدی کہتے ہیں۔ اور بعد کے اعیان ثابت کہ عبارت صو علمہ حق اور  
 معلول ثانی ہے۔ اسی طرح حوالہ ثلاثہ تک تنزل فرمایا۔ اور انتہائے مراتب

انسان کے ساتھ ختم ہوتے ہیں کہ آخر لفظ قرآن مجید کا الناس ہے۔ اور پھر اس  
 جہان سے نقل کر کر حق سے واصل ہوں گے یعنی قدرت الہی ایک نقطہ ہے۔  
 کہ اس سے ابتدائی نفیس و اقوال و اجرام و عناصر و موالید کی پیدا ہوئی۔ پھر  
 انتہائی اس تمام موجودات کی طرف اسی کی ہوگی۔ اور جس مقام سے کہ ہے  
 روشن ہوا۔ ہر طرف اسکے رجوع لائیں گے۔ ابیات سوئے ہستی از علم  
 در ہر زماں بہست و ایم کا رواں درکارواں بہ بازائے ہستی رواں سوئے عدم  
 میر نیوایں کاروانہا دمیدم بہ جزو ہاراروی ہا سوئے کل است بہ بلبلاں راعقباز  
 با گل است بہ انجہ از دریا بدریا میرود بہ از ہانجا کا دہانجا میرود بہ ترجمہ طرف  
 ہستی کے عدم سے ہر وقت ہے دائم قافلہ پر قافلہ آ رہا بہ جزوں کی صورتیں طرف  
 کل کے ہے۔ بلبلوں کی عشقا زسی گل گل کے ساتھ ہے۔ وہ جو کچھ دریا سے  
 طرف دریا کی جاتا ہے۔ جہاں سے آیا وہیں جاتا ہے پھر ہستی سے رواں  
 طرف عدم کے۔ جاتے ہیں یہ قافلہ دمیدم سوال نقطہ علم کس کو کہتے ہیں۔  
 جواب نقطہ علم مبداء یعنی ابتداء ہر وجود کا ہے۔ جب بسبب تقاضائے ازلی  
 کے مقام وحدت سے رنج طرف کثرت کے لایا۔ اور ہزاروں نام و نشان پیدا  
 کیا۔ اور کثرت سے نام و نشان کے ایسا پوشیدہ ہوا۔ کہ جیسا کہ تھا۔ اسی طرح  
 ہے۔ اور قطرہ ہی دریائے وحدت سے کم و بیش نہیں کیا۔ بلیت ہنوز آں ابر  
 رحمت در نشان است پنجم و چنانہ بامر و نشان است بہ ترجمہ۔ ابی وہ ابر  
 رحمت در نشان ہے پنجم و چنانہ محبت اور نشان کے ساتھ ہے سوال نقطہ  
 کو جسم سے کس طرح پہچاننا چاہیے۔ جواب یہ تعلقات کے ترک کرنے سے کس

کہ جسم کو طول و عرض عتیق لازم ہے۔ اور عتیق یعنی گہرائی کو ترک کئے سطح ہوا یعنی برابر جو طول و عرض رکھتا ہے۔ اور عتیق نہیں رکھتا ہے۔ پھر عرض کو قطع کئے خط باقی رہا۔ جو طول رکھتا ہے۔ اور عتیق و عرض نہیں رکھتا ہے۔ پھر خط کو بھی قطع کئے جری رہا۔ کلا یہ تجزی یعنی ٹکڑے نہیں ہو سکتا ہے پس انسان قطع تعلقات کو مثل زردبان کے چوڑا جس طرح کہ عقل اول سے نزول کیا ہے۔ آہستگی سے عروج کرے۔ اور اس بیضہ نوبط سے باہر آکر پروبال محبت کے کہو لے، آشیانہ قدیم کو پہنچ سکتا ہے ابیات۔ دلاتا کے دریں کاخ مجازی ہے کسنی مانند طفلان خاکبازی ہے بیفشان بال و پر از آئینرش خاک ہے سپر تا کنگرہ ایوان افلاک ہے توئی آں دست پر و رمرغ گستاخ ہے کہ بودت آشیان بیروں ازیں خاک ہے چہ از آں آشیاں بیگانہ کشتی ہے چو دوناں چنڈ ازیں ویرانہ کشتی ہے ترجمہ۔ اے دل کب تک اس محل مجازی میں۔ کرے تو ٹرکوں کی مانند خاکبازی ہے جہنک بال و پر کو خاک ملی ہوئی سے ہے اڑ جا کنگرہ تک ایوان افلاک کے ہے تو وہ دست پر و رمرغ گستاخ ہے۔ کہ تہا تیرا آشیانہ باہر اس خاک سے ہے کس لئے اس آشیانہ سے بیگانہ ہوا تو۔ مانند مکینہ کے اس ویرانہ کا آٹو ہوا تو ہے سوال۔ پیدائش انسان کی اصل میں خاک سے ہے لیکن ظاہر کس چیز سے ہے جواب۔ خاک سے ہے کس واسطے کہ جو کچھ آدمی غلہ اور میوہ جات وغیرہ سے کہاتا ہے۔ اشیاء خاکی سے ہے۔ اور اس خوراک سے خون پیدا ہوتا ہے۔ اور خون سے وجود نطفہ اور حلقہ اور جنین تیار ہوتا ہے۔ پس باعتبار اصل کے تمام خاک سے ہے اور باعتبار خاک کے تمام خاک سے ہر قطعہ



آدم از خاک است و خار و گل ز خاک آمد پدید بنجامه خاک و غلہ خاک و تخت خاک  
 و جسم خاک بن خاک مبد و لحد خاک بستر خاک فرش بن خاک اندر خاک گشت و رفت  
 بیرون جان پاک بن ترجمہ - آدم خاک سے ہے - اور خار و گل خاک سے  
 ہوئے بنجامہ خاک اور غلہ خاک اور تخت خاک اور جسم خاک - خاک بھولا - لحد  
 خاک یعنی قبر - اور بستر خاک اور فرش خاک - خاک کے اندر خاک ہو گئی - اور  
 گئی جان پاک باہر - سوال - آدمی کے وجود میں ماں اور باپ سے کون سی  
 چیزیں پیدا ہوتی ہیں جواب - چار چیز باپ سے - مثل ہڈی - اور رگیں اور چربی -  
 اور اعصاب - اور چار چیز ماں سے ہیں - مثل گوشت و بال و جلد اور خون - جو  
 کالبد انسانی کی بنیاد اور پرانی چیزوں کے ہے - بلیت - لحم و جلد و شعرو  
 خون از طرف مادر شد چہار بن استخوان در گہا و چربی و اذاب ہمار بن سوال -  
 تمام آدمیوں کو آپس میں بہانی کس لئے کہتے ہیں - جواب - باعتبار اصل کے  
 کہ اولاد آدم علیہ السلام کی ہیں - اور بھی جو لڑکا ایک قطرہ سے اس جہان  
 میں پیدا ہوتا ہے - اوپر ایک راستہ کے بے گناہ اور پاکیزہ وجود پاتا ہے  
 لیکن اگر ماں باپ اس کے اگر نصرائی ہوں - تو نصرائی بناتے ہیں - اگر یہودی  
 ہوں - تو یہودی بناتے ہیں - اور اگر ثب پرست ہوں - تو ثب پرست بناتے  
 ہیں - بلیت مولانا - ہر کسی را بہر کارے ساختند بن مہر آن را در  
 ویش انداختند بن ترجمہ - ہر ایک کو ایک ایک کام کے لئے بنائے ہیں -  
 ان کی محبت کو دل میں اس کے ڈالے ہیں لیکن جب خدا کی محبت پیدا نہ کرے -  
 آدمی نہیں ہے - بلکہ بدتر حیوان سے ہے کہ واسطے کہ تمام حیوانات خالق کی

بندگی میں مشغول ہیں۔ اور اس کی محبت کو سب میں رکھتے ہیں۔ بہت شہ تر  
 چو شور و طرب در سر است نہ اگر آدمی را نباشد خراست نہ ترجمہ جب اونٹ  
 کے سر میں شور و طرب ہے۔ اگر آدمی کو نہ ہو وے گدہ ہے سوال۔ خدا  
 کی محبت کس طرح پیدا ہوتی ہے۔ جواب۔ اس کی بخششوں کو دیکھنے سے۔  
 کس لئے کہ پیدا کرنا تیرا خدا پر لازم نہیں تھا محض ارادت ازلی اور احسان  
 قدیمی سے تجھ کو عدم کی گلی سے جلوت گاہ طور میں پیدا کیا۔ اور جو کچھ چاہا  
 تھا۔ تو اسی ظاہری و باطنی سے تجھ کو بخشا۔ اور پیغمبروں کو واسطے سے ایک  
 دوسرے کے سیکھانے علم ظاہر اور علم باطن کے۔ اور تصفیہ اور تزکیہ نفس  
 کے لئے۔ اپنی کتابوں اور صحائف کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ اور جو روئے  
 اور مال دنیا کا جو زندگی کی زمیت ہے۔ تجھ کو اذانی فرمایا۔ بے تجھ کو چاہیے۔ کہ  
 خدا کی محبت اپنے مال و دولت و وزن و فرزند و گھر بار سے زیادہ کرے  
 تو۔ اور نعم حقیقی کی طرف رجوع ہو وے۔ اگر چشم بنیا اور کان سننے کے  
 قابل رکھا ہے۔ تو یہ بات خدا کی محبت پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔ ابیاء۔  
 بدان دہر من غدا و مکار نہ ذرا حق ترا دارد براں کار نہ زند بر روئے تو آں  
 پنجہ پنخوش نہ نماید نوش و نیش تو چوں نیش نہ ز انگشتان دو چشم دو و برگوش نہ  
 کیے برب نہد گوید کہ خاموش نہ دل را تا بلخ خودی نماید نہ عداوت از حق  
 بر دل فزاید نہ ترجمہ۔ جان شیطان مکار و غا با ذرا حق سے رو کتاب ہے۔ جیسے  
 اس کام پر پارتا ہے۔ تیری صورت پر وہ پنجہ اپنا دکھاتا ہے۔ شربت پیوی  
 نظر میں زہر نہ دو انگلیوں سے آنکھ پر آورد و کان پر۔ ایک اوپر اب کے

رکھے۔ کہ خاموش تیرے دل کو اپنے تابع کرتا ہے حتیٰ سے تیری عداوت  
 دل میں زیادہ کرتا ہے۔ سوال۔ اندھا کون ہے جواب۔ وہ شخص جو کسی  
 کو کفن میں دیکھے۔ اور اپنی موت سے غافل رہے یعنی نظر بند کرے۔  
 بلیت۔ اگر میر وعدہ جائے شادمانی نیست یہ کہ زندگانی مانیز جاودانی  
 نیست یہ ترجمہ۔ اگر مرگیا دشمن خوشی کی جلے نہیں ہے کہ زندگانی ہماری  
 یہی ہمیشہ نہیں ہے۔ سوال۔ بہرہ کون ہے یعنی جو اونچا سنتا ہو۔ جواب۔  
 وہ جو نصیحت کی بات سنے۔ اور اس پر عمل نہ کرے۔ بلکہ کہنے والے کو اپنے  
 سے بیگانہ کرے۔ بلیت۔ سخم قطرہ بود سنج شریف تو صدف یہ قطرہ را دولت  
 و روانہ شدن ر صدف است یہ ترجمہ۔ بات میری قطرہ ہے۔ اور کان تیرے  
 سپی۔ قطرہ کو در دانہ ہونا صدف سے ہے۔ سوال۔ گونگا کون ہے۔ جواب۔  
 وہ جو نصیحت کی یاد رکھے۔ اور کسی سے نہ کہے۔ بلیت۔ چومی بنیم کہ نابینا و چاہ  
 است یہ اگر خاموش بنشینم گناہ است یہ ترجمہ جب دیکھتا ہوں میں کہ انہما  
 اور کنواں ہے۔ اگر خاموش بیٹھوں میں گناہ ہے۔ سوال۔ دونوں جہان  
 کی نعمت کس کو حاصل ہے جواب۔ جو اپنے نفس کو تنبیہ کرے۔ اور ہمیشہ  
 اپنی خصلتوں کی طرف مشغول ہووے۔ اسلئے کہ نفس بمنزلہ نادان لڑکے کے  
 ہے۔ وقت بلوغ تک جو عہد ارت موت سے نالایق فعلوں سے اس کو سختی کہے  
 اور گوشمالی دینا چاہیے۔ اور ایک لحظہ اس سے غافل نہیں بیٹھیں سکتے۔ اگر  
 زمان بلوغ تک نیک اخلاق سے آراستہ ہوا۔ دونوں جہان کا مقصد  
 اور زندگانی کا نتیجہ اس کو حاصل ہووے۔ مگر جب لڑکا نابالغ اس جہان

سے گزر جاوے۔ بسبب غفلت اپنے۔ اور ضائع کرنے لقمہ عمر کے۔ ہزار مذمت  
 دوسو ہزار عذاب کے گرفتار ہووے۔ **ہدایت**۔ خنک نیک بختی کہ در گوشہ پناہ  
 بدست آرد از معرفت تو شہ پرتحجیہ۔ اچھا وہ نیک بخت کہ ایک کونے  
 میں حاصل کرے پرمعرفت سے کوئی تو شہ۔ سوال نفس کو کس طرح تنبیہ  
 کرنا چاہیے۔ جواب۔ اس صورت سے۔ کہ اسے نفس اگر خدا کی بندگی نہیں کرتا  
 ہے۔ تو اس کی روزی مت کہنا۔ اور اگر رضا پر اس کی راضی نہیں ہے۔ تو  
 آسمان کے نیچے سے باہر ہو جا۔ اور اگر اس کی دی ہوئی سے خوش نہیں ہوتا ہے  
 تو۔ اور زیادہ طلب کرتا ہے۔ دوسرے خدا کو طلب کر۔ تا تجھ کو روزی  
 دیوے۔ **لَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا اَللّٰهُمَّ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ** سوال کس طرح انسان  
 نفس کو ملازم کئے ہیں۔ جواب۔ از روئے حکمت ازلی کے آدمی عدم میں  
 تھے جو قلم قدرت کا ساتھ سعادت اور شقاوت بریک کے چلائے۔  
 لیکن یہاں عالم اسباب ہے نفس کے مغلوب کرنے کا راستہ عقل۔  
 اور ایمان کی روشنی سے کئے ہیں۔ اور اظہار اسی کی عداوت کا بنی  
 آدم کے کئے ہیں۔ یہاں شخص نفس کو دشمن جانتا ہے لیکن قصور رحمت سے  
 اس پر غالب نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے کاموں کو اس کی نظریں  
 اچھے دکھلاتا ہے جو شخص کہ نفس کو پہچانا۔ اور اس پر غالب ہوا۔ اور اس  
 کی اطاعت نہیں کیا نتیجہ نجات کا حاصل کیا۔ اور اسی سبب سے نیک و  
 بد آپس میں ممتاز ہوئے یعنی امتیاز کئے گئے۔ اور سعید و شقی معلوم ہو اہدیت  
 گناہ گر چہ بنو اختیار ما حافظ بن تو در طریق ادب گوش گو گناہ من است

سجدہ۔ اگرچہ لٹا کر لے کا اختیار پہلو نہ تھا۔ اسے حافظ۔ مگر تو ادب  
 کے طریقہ کو کوشش کر پڑھو میرا گناہ ہے سوال۔ دلیل راہ ایمان کی  
 کیا ہے جواب۔ تین چیز۔ اول زبان سے اقرار کرنا کہ فرمان خدا کا  
 برحق ہے۔ اور وہ وحدہ لا شریک ہے۔ دوسرے۔ دل سے اس کے  
 تئیں تصدیق کو پہنچانا۔ تیسرے۔ ڈو۔ کان کے ساتھ عمل کرنا۔ سوال  
 مواحد کون ہے۔ جواب۔ وہ جو سوائے خدا کے اس کی نظر میں نہ  
 آوے۔ بلیت کیے بین و یکے دان و یکے گوئے پیکے خواہ و یکے  
 خوان و یکے جوئے پیکے ویکہ اور ایک جان اور ایک کہہ۔ ایک  
 کو چاہ اور ایک کو پکار اور ایک کو ڈھونڈ۔ بلیت ایضاً۔ یک چراغ  
 است دریں خانہ کہ از پرتو آں بہر کجائی نگری انھنے ساخۂ اند بہ ترجمہ  
 ایک چراغ ہے اس گہر میں جو پرتو سے اس کے جہاں نہیں دیکھتا ہے۔  
 ایک محفل بنائے ہیں۔ سوال۔ توحید کیا ہے جواب۔ خدا کو جمیع وجوہ  
 وحدہ لا شریک جانتا کہ وہ واجب الوجود ہے۔ اور سوائے اس کے جو  
 مشرکان اس کو خدا جانتے ہیں۔ ممنوع الوجود ہے۔ اور تمام مخلوقات کو  
 ممکن الوجود کہتے ہیں کہ قدرت ازل کے پرتو سے ظہور پائی۔ اور وجود  
 تمام ممکنات کا وجود حق سے قائم ہے۔ سرباعی۔ حق جان جہاں است  
 و جہاں جملہ بدن بہ اجناس ملائکہ حواس این تن بہ احرام و عناصر و موالید  
 اعضاء بہ توحید ہیست و دیگر ہر اسم تن سوال۔ خدا کا دیدار کس کو حاصل ہو گا۔ جواب  
 اس کو جو جہاں پہنچاتا۔ اور ایمان لایا۔ اور دیکھا آخرت میں ہی بلا کیف

اور بلا جہت نعمت دیدار سے جو بہترین نعمت جنت سے ہے ممتاز ہوگا۔  
 اُس کو خواب میں دیکھا ہی اربابِ شرع کے نزدیک جائز ہے۔ قولہ  
 تَعَالٰی: مَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمٰی فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمٰی ۝  
 جو شخص یہاں کا اندھا ہے پس آخرت کا یہی اندھا ہے بشرِ حضرت خاموش  
 نابینا یہاں جو ہے نابینا وہاں ہی ہے دیکھائیں جو اس جا جا کرو ہاں کیا دیکھے  
 ابیات چشم بکشا کہ جلوہ دلدار تجلی است بردرد دیوار پنخن واقرب الیہ آمدہ  
 است۔ دور افتادہ تو دور نیدار نہ او پیش تو ایسا وہ چسور و سرفروہ تو نرگس  
 دار نہ آنکھ کہول کہ جلوہ دلدار تجلی ہے۔ درو دیوار پر تجن اقرب قرآن میں آیا  
 ہے۔ دور پڑا ہے تو غور خودی سے۔ وہ آگے تیرے کھڑا ہے۔ مانند سرو  
 کے۔ تو سر نیچے کیا ہے۔ نرگس کی مانند۔  
 حاتمہ

موافق حکم خیر الکلام قلّ و دلّ اسی قدر پس کرتا ہے کس واسطے کہ اگر  
 گھر میں کوئی ہے۔ ایک آواز پس ہے یعنی اگر عقلمند ہے۔ تو یک اشارہ  
 یک حرفی کافی ہے شعر۔

دانا فراموش ہو تو فقط یک اشارہ پس ناواں کو لہو و لب و اور قصہ خوانی ہے  
 نقل

ایک شخص نے ایک عقلمند سے پوچھا کہ اس عالم میں انسان کو کیا چیز بہتر  
 ہے۔ کہا۔ دولت مادر زاد۔ کہا۔ اگر نہ ہووے کہا۔ آنکھ بنیا یعنی دیکھنے  
 والی۔ کہا۔ اگر نہ ہووے کہا۔ کان شنوا یعنی سننے والے۔ کہا۔

اگر نہ ہووے کہا۔ موت بیکاری کی۔ یعنی عزت کے ساتھ مرنا بہتر ہے۔  
 ذلت کی زندگی سے۔  
 عمر گر خوش گذرد زندگی خضر کم است  
 و تلخی گذرد نیم نفس بسیار است  
 ترجمہ۔ عمر اگر اچھی گزرے۔ زندگی خضر کی ہی کم ہے۔ اور اگر تلخی  
 کے ساتھ گزرے۔ آدمی سانس ہی بہت ہے۔ فقط  
 تمام ہوئی کتاب اخلاق صابری۔ و صل اللہ تعالیٰ خیر فلقہ محمد و آلہ  
 و اصحابہ اجمعین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

— ❦ —

کتاب تہذیب کے لئے کا پیہ  
 جمیل احمد خاں حشری قصیدہ امروہہ محلہ ٹنوال  
 ضلع مراد آباد دیو۔ پی۔

# اشعارِ خاتمہ

چاہے جو دنیا و دیں کی بہتری  
 ہے یہ دستور العمل داین کا  
 اس میں سب اسرار میں عرفان کے  
 سرسبز عقل و دانش کی کلید  
 آن عوارف کے یہ ارشادات ہیں  
 اصل اور عمدہ مضامین انتخاب  
 حائقوں کے واسطے کافی ہے یہ  
 نفس مطلب اس طرح ہی چن لیا  
 فارسی سے ترجمہ اردو کیا  
 یا الہی ہو یہ مقبول آتا تم  
 ختم کراے صابری اس کو تمام

دیکھو وہ اخلاقِ حشری صابری  
 دو جہاں میں باعث امن و چین کا  
 اور ملفوظات میں ایقان کے  
 جو کرے اس پر عمل ہووے فرید  
 علم و دانش میں جو ذی درجات ہیں  
 کر کے یہ اخلاق کی لکدی کتاب  
 قلب کے امراض کو شافی ہے یہ  
 حسب طرح دریا ہو کورہ میں بھرا  
 خوش طریق و عام فہم اس کو لکھا  
 ملکہ فوں کے سب میں خیر الکلام  
 ہو ترانہ انجام بہترہ والسلام

مرقوم ۶ جمادی ۱۳۴۸ھ ہجری روزِ شنبہ  
 خادم محمد فضل الہی طاب علم  
 حشری الصابری